۴۸۶
۲۹۲

مسلمان، ئم دل ہوئے۔ انتر کی مل دل تے دھودئے
مسلمانان صفت شریعت پڑھ پڑھ کرینہ وچار
(گرو گرنتھ صاحب)

# گورو نانک ہندو نہیں تھے
# تو
# سکھ کیسے ہندو ہونگے

منجانب

(۱-۲)

فقراء مبلغین اسلام دیندار انجمن پاکستان

۸/۲۷ بی ایریا لیاقت آباد، کراچی ۱۹

مطبوعہ مطبع سعیدی قرآن محل کراچی

مسلمان موم دل ہوئے۔ انتر کی مل دل تے دھودئے
مسلمانان صفت شریعت پڑھ پڑھ کرینہ وچار

(گرو گرنتھ صاحب)

# گورو نانک ہندو نہیں تھے
# تو
# سکھ کیسے ہندو ہونگے

منجانب

فقراءِ مبلغینِ اسلام دیندار انجمن پاکستان

۲۷/۸ بی ایریا لیاقت آباد، کراچی ۱۹

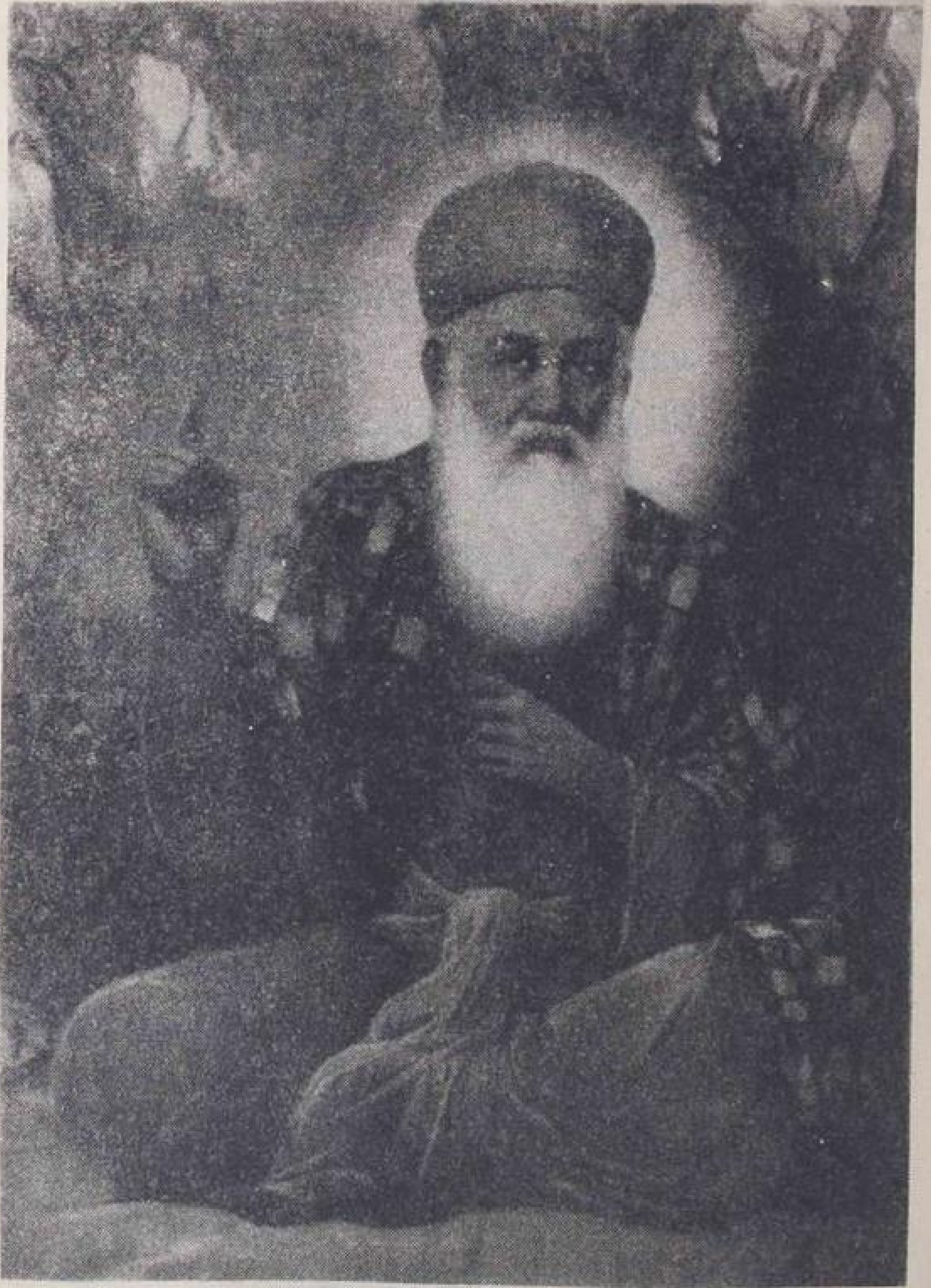
مطبوعہ مطبع سعیدی قرآن محل کراچی

"ہمارا نانک" قدیمی مصوّروں کی نظر میں



گورونانک جی کی
یہ قدیمی تصویر جالندھر
کے مشہور و معروف
سِکھ اخبار

روزنامہ "اجیت" نے
اپنے گورونانک نمبر
۱۹۶۹ء کے صفحہ
۵۹ پر شائع کی ہے



گورونانک جی کی یہ تصویر حکومت پاکستان کے محکمہ غیر مسلم اوقاف
نے پاکستان کے مشہور و معروف مصور استاد اللہ بخش صاحب سے ۱۹۶۹ء
میں تیار کروائی تھی اور مشرقی پنجاب کے سکھ اخباروں نے بھی
بخوشی اس کی اشاعت کی تھی

## غلبۂ اسلام کا دور گورو نانک کے زبانی

۱۔ آدھ پورکھ کو اللہ کھے شیخاں آئی واری

ازلی ابدی کو اللہ کہنا شروع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اب شیخوں کا دور دورہ ہے۔

۲۔ دیول دیوتیاں کر لاگا ایسی کیرت چلائی

اب دیوی دیوتاؤں کا دور ختم کر دیا گیا۔ اب ایسا رواج شروع ہو گیا ہے

۳۔ کوزہ۔ بانگ۔ نماز۔ مصلیٰ نیل روپ بنواری

کوزہ۔ بانگ۔ نماز۔ مصلیٰ لوگ اختیار کر لیا ہے۔ اب اللہ بھی نیلے رنگ کے لباس میں نظر آرہا ہے

۴۔ گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تمہاری

گھر گھر میں میاں جی میاں جی کہنا شروع کر دیا گیا۔ عام بول چال بھی تبدیل ہو گئی ہے

۵۔ جے تو میر مہیپت صاحب قدرت کون ہماری

اے خدا اگر تو نے اپنی مشیت سے ہندوستان میں مسلمانوں کا دور کر دے۔ تو ہم کون ہیں جو اس میں روک پیدا کریں۔

۶۔ چارے کونٹ سلام کریں گے گھر گھر صفت تمہاری

چاروں طرف سے لوگ ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔ اور ہر گھر میں آپ کی حمد کے گیت گائے جائینگے

۷۔ تیرتھ سمرت پن دان کچھ لاہا ملے وہاڑی

تیرتھ یاترا کرنے اور اسمرتی کے پڑھنے کا فائدہ۔ ایک پل کے ذکر الٰہی سے ملے گا۔

۸۔ نانک نام ملے وڈیائی میکا گھڑی سمائی

نانک جی کہتے ہیں انسان کی بڑائی۔ خدا کی عبادت میں ملا کرے گی۔

گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ اردو ص ۱۸۹۸

---

## سکھ کی تعریف گورو نانک کے زبانی

۱۔ گورستگور کا جو سکھ اکھائے سو بھلکے اٹھ ہر نام دھیائے

سچے گورو کا سکھ کہلاتا ہے علی الصبح اُٹھے پہلے اپنے خالق کو یاد کرے۔

۲- ادم کرے بھلکے پربھاتی اشنان کرے امرتسر نہاوے

روزانہ جسم کی صفائی اشنان کرے۔ اور امرتسر کے تالاب میں نہائے

۳- اپدیش گورو ہر ہر جپ جاپے سب کل دکھ دکھ لہہ جائے

اور گورو کے اپدیش کے مطابق ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اس طرح اس کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں

۴- پھر چڑھے دوس گوربانی گاوے بہندیاں اٹھدیاں ہرنام دھیائے

جب دن چڑھے تو وہ گوربانی کا پاٹھ کرے۔ اور اٹھتے بیٹھتے بھی خدا کو یاد کرے

۵- جو ساس گراس دھیائے میرا ہر ہر سو سکھ گورو من بھاوے

جو شخص اپنا سانس یادِ الٰہی میں گزارے وہ سکھ گورو کو بہت پسند ہے

۶- جس نوں دیال ہووے میرا سوامی تس گورسکھ اپدیش سناوے

وہ سکھ گورو کو بہت پسند ہے اور اس سے گورو کو محبت ہے یہ فضل سے حاصل ہوتا ہے

۷- جن نانک دھوڑ منگے تس گورمکھ کی جو آپ جپے اورا نام جپاوے

نانک جی کہتے ہیں میں ایسے سکھ کے پاؤں کی خاک کا متلاشی ہوں۔ جو خود بھی یادِ الٰہی کرتا ہے اور دوسروں کو تلقین کرے۔

گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۴ اردو ص ۴۵۸

---

۱- سو سکھ سکھا بندھپ ہے بھائی جے گور کے بھانے وچ آوے

وہی سکھ سچا سکھ ہے اور ہمارا قریبی رشتہ دار ہے جو اللہ کی رضا کے ماتحت چلتا ہے

۲- اپنے بھانے جو چلے بھائی وچھڑ چوٹاں کھاوے

جو لوگ اپنی مرضی کے ماتحت رہتے ہیں۔ وہ خدا سے دور ہو کر سخت دکھ اٹھاتے ہیں

۳- بن ست سکھ کدے نہ پاوے پھر پھر پھر پچھوتاوے

ستگور کی رضا کے بغیر سکھ کہیں بھی نہیں ملتا۔ وہ بھٹکتے رہتے ہیں اور افسوس کرتے رہتے ہیں

---

# مسلمان کی تعریف گورونانک کی زبانی

۱۔ مہر مسیت صدق مصلےٰ          حق حلال قران

مسجد انسان کو مہر کا سبق دیتی ہے مصلیٰ صدق کی تلقین کرتا ہے۔ حلال و حرام کا پتہ قرآن مجید سے چلتا ہے۔

۲۔ سرم سنت سیل روزہ          ہو ہو مسلمان

سنت انسان میں شرم و حیا پیدا کرتی ہے۔ روزہ صبر سکھاتا ہے۔ ان باتوں سے تو مسلمان ہو جا۔

۳۔ کرنی کعبہ سچ پیر          کلمہ کرم نماز

کعبہ نیک اعمال کی تحریک کرتا ہے۔ مرشد کامل ہدایت پر چلاتا ہے۔ کلمہ اور نماز نیک اعمال کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں۔

۴۔ تسبیح سا تس بھاوسی          نانک رکھے لاج

تسبیح ان کے لئے مفید ہوتی ہے۔ جن کی عزت کا خدا حافظ ہو۔

گوروگرنتھ صاحب۔ وار ماجھ شلوک محلہ ا، اردو ص ۱۹۱

---

۱۔ مسلمان کرے وڈیائی بن گو بیرے کو تھائے نہ پائے

۲۔ راہ وسائے اوتھے کو جائی کرنی باجھوں بہشت نہ پائے

مسلمان اللہ کی حمد بیان کرتا رہتا ہے۔ بغیر مرشدِ کامل کوئی انسان منزل تو نہیں پا سکتا۔ اور نہ بغیر نیک اعمال بجالائے بہشت کا ہی وارث ہو سکتا ہے۔

---

۱۔ مسلمان موم دل ہووے          انتر کی مل دل تے دھووے

۲۔ دنیا رنگ نہ آوے نیڑے          جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

مسلمان نرم دل ہوتا ہے اور اپنے دل سے اس نے ہر قسم کی غلاظت نکال دی ہوتی ہے۔ دنیا کی ملونی اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ وہ پھول اور ریشم کی مانند ہوتا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۰۸۳

# سکھ دھرم میں ذات پات نہیں

۱۔ ذات کا گرب نہ کریو کوئی
برہم بندے سو براہمن ہوئی

کوئی شخص اپنی ذات کا گھمنڈ نہ کرے۔ جو خدا کو شناخت کرے وہی معزز ہے۔

۲۔ ذات کا گرب نہ کر مورکھ گنوار
اس گرب تے چلے بہت وکارا

اے بے وقوف تو ذات کا گھمنڈ نہ کر۔ اس گھمنڈ کے نتیجہ میں بہت خرابی ہوگی۔

۳۔ چارے ورن آکھے سبھ کوئی
برہم بندتے سبھ اوپت ہوئی

سب لوگ چار ورن کہتے ہیں۔ مگر سب کا مالک اللہ ہے۔

۴۔ مائی ایک سگل سنسارا
بہو بدھ بھانڈے گھرے کمارا

دنیا کی پیدائش ایک ہی مٹی سے ہوئی۔ اللہ نے مختلف شکلیں دی ہیں

۵۔ پنچ تت مل دیہی کا آکارا
گھٹ ودھ کو کرے بیچارا

ہر جسم میں پانچ عنصر ہیں کون کہتا ہے کہ کسی میں کم اور زیادہ انسان یکساں ہے۔

گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرون محلہ ۳ ص ۱۱۲۸

---

۱۔ گربھ واس میں کل نہیں جاتی
برہم بندتے سبھ اتپاتی

اے پنڈت اپنی ماں کے پیٹ میں تھا ذات نہیں تھی۔ تمام لوگ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔

۲۔ کہو رے پنڈت باہمن کب کے ہوئے
باہمن کہہ کہہ جنم مت کھوئے

اے پنڈت تو ہمیں یہ تو بتا کہ تو کب سے براہمن ہے۔ ہم کب سے شودر ہیں براہمن کہہ کر زندگی خراب کر رہا ہے۔

۳۔ جو تو براہمن براہمنی جائیا
تو آن باٹ کاہے نہیں آئیا

اگر تو برہمن ہے اور ہم سے اعلیٰ ہے۔ تو پھر تو کسی اور طریق سے پیدا کیوں نہ ہوا۔

۴۔ تم کت براہمن ہم کت سود
ہم کت لوہو تم کت دود

تو کب سے برہمن ہے۔ اور ہم کب سے شودر ہیں۔

۵۔ کہو کبیر جو برہم بیچارے    سو برہمن کہت ہے ہمارے

کبیر جی کہتے ہیں ہم بر اس شخص کو براہمن کہتے ہیں جسے خدا کی معرفت حاصل ہو

گورد گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ص ۴۹۳

---

پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے    ہند کو اک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

(اقبالؔ)

---

## ہندو کی مذمت گورو نانک کی زبانی

۱۔ دھوتی کھول وچھائے ہیٹھ    گردھپ وانگوں لاہے پیٹ

دھوتی کھول کر نیچے بچھا لیتا ہے۔ اور گدھے کی طرح اپنا پیٹ بھرتا ہے۔

۲۔ بن کرتوتی مکت نہ پایئے    مکت پدارتھ نام دھیایئے

بغیر نیک اعمال کے نجات نہیں ہو سکتی۔ مکتی تو خدا کی عبادت کرنے سے مل سکتی ہے

۳۔ پوجا تلک کرت اسنانا    چھری کاڈھ لیوے ہتھ دانا

بتوں کی پوجا کرتا ہے قشقہ لگاتا ہے۔ تیرتھوں پر اشنان کرتا ہے چھری نکال کر زور سے دان لیتا ہے

۴۔ بید پڑھے مکھ میٹھی بانی    جیاں کہت نہ سنگے پرانی

منہ سے تو ویدوں کی میٹھی بانی پڑھتا ہے۔ لیکن لوگوں کو ذبح کرنے سے نہیں شرماتا۔

۵۔ کہہ نانک جس کرپا دھارے    ہردا شدھ برہم بیچارے

نانک جی کہتے ہیں جس پر اللہ کا فضل ہو۔ اسی کا تزکیہ نفس ہوتا ہے اور خدا کی شناخت کرتا ہے

گورد گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۸۷

---

## ہندو دھرم سے نفرت کی وجہ

گورو جی کو اپنے آبائی مذہب ہندو دھرم سے اتنی شدت سے نفرت کیوں ہوئی۔ اور کیوں انہوں نے ویدک دھرم کے ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک رسم کا کھلے بندوں رد کیا۔ اس کی ایک

ہی اور صرف ایک ہی وجہ ہے کہ چونکہ آپ کے اتالیق مسلمان بزرگ تھے اور انہوں نے بڑی محبت اور پیار سے آپ کو تعلیم دی اور دینی اور دنیاوی علوم سکھائے۔ جن کا آپ کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور وہ اثر آپ کی تمام زندگی پر حاوی رہا۔ چنانچہ سیر المتاخرین میں مرقوم ہے کہ

نانک شاہ کا باپ بقال کھتری سے تعلق رکھتا تھا۔ کچھ جوانی میں یہ شخص اپنے حسن کردار اور حسین چہرہ کی وجہ سے بہت مشہور ہوا۔ ان ہی دنوں سید حسن نامی درویش گزرا ہے۔ جس کی فصاحت و بلاغت اور مال و زر کا بہت چرچا تھا وہ چونکہ لاولد تھا اس لئے وہ نانک کی خوبصورتی سے اتنا مسحور ہوا کہ اس نے اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اس کی تربیت کرنے لگا۔ اس درویش کے فیض سے اس نے شعور و دانش حاصل کیا۔ معارف و حقائق کا گہرا مطالعہ کیا اور وہ بس علم سے اتنا متاثر ہوا کہ وہ صوفیوں کے ان اقوال کو پنجابی میں ترجمہ کرنے لگا جس کو پڑھ کر وہ جھوم جاتا تھا اس کے ذہن میں اپنے بزرگوں کی طرح تعصب نہ تھا وہ اس عیب سے بالکل مبرا اور پاک تھا۔

سیر المتاخرین اردو ترجمہ صـ۲۷

---

## ویدوں کو فتنہ کہا

گورو صاحب نے ویدوں کو فتنہ پھیلانے والے، باپ کی تلقین کرنے والے، ترگن روپ، دنیاوی لالچوں کا بھنڈار اور خدا تعالےٰ سے دور بتا کران کا رد کیا ہے۔ اور ان کے پیروکاروں کو من مکھ، جاہل، گمراہ اور موت کے فرشتوں سے سزا پانے والے جھوٹے بیان کیا ہے۔

کھڑک خالصہ صـ۱۱۸

---

سکھ قانون صـ۲۵۷

گوربانی میں سب سے زیادہ ہندو مذہب کا رد ہے۔ ہندوؤں کے وہمات اور رسومات کی لاگ سے بچانے کے لئے بہت اپدیش ہے۔

---

# گورونانک جی کی پیدائش

بھائی پیڑا موکھا لکھنے لگا سمت ۱۵۲۶ کارتک کی پورنماشی کو گورونانک جی نے جنم لیا۔ آدھی رات کو ایک گھڑی بعد اندرا دہا کچھتر تھا اس وقت شبھ مہورت کے ساتھ رائے بھوئے بھٹی کی تلونڈی کالو دیدی کے گھر ماتا ترپتا کے بطن سے جنم لیا۔

جنم ساکھی بھائی بالے والی ص ۱۳

جب پانچ سال کے ہوئے تو تعلیمی دور شروع ہوا۔ سمت ۱۵۳۳ مگھر شدی سمتی کو گورونانک جی پنڈت گوپال جی کو کھری کھری سنایا پنڈت جی سب پڑھنا سننا فضول ہے پڑھائی یہی ٹھیک ہے جو سنسار کی پڑھائی ہے یہ تو ایسی ہے یعنی سیاہی دیئے کی۔ کاغذ سن کا قلم کالے کی من لکھنے والا۔ لکھا تو کیا لکھا۔ مایا کا جنجال لکھا۔

جنم ساکھی بھائی بالے والی اُردو ص ۱۷

---

## ایک مولانا سے تعلیمی سلسلہ

رائے بلار نے سنا کہ گورونانک جی اداس رہتے ہیں اور لڑکے کی فکر کر کے کالو جی بھی دکھی رہتے ہیں۔ تب رائے بلار نے کالو جی کو بلا کر کہا اے کالو آپ فکر نہ کریں۔ آپ اپنے لڑکے کو ملاؤں کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھا دیں۔ جب فارسی پڑھیں گے تو خود بخود عقلمند ہو جائیں گے۔

جنم ساکھی بھائی بالے والی ص ۲۹

گورو جی نے کچھ دن کے لئے خاموشی اختیار کی کالو نے پریشانی کے عالم میں مولانا سے کہا تو مولانا نے گورو جی سے کہا آپ کے نہ بولنے سے لوگ پریشان ہیں اس لئے کچھ فرمایئے تو آپ نے راگ تلنگ میں کہا۔

یک عرض گفتم پیش تو در گوش کن کرتار ۔۔۔۔ حقا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار

اے صاحب تیرے پاس میری ایک عرض ہے۔ آپ ذرا غور کر کے سنیں آپ سب کچھ کرنے والے ہیں اور یہ بندہ گناہوں اور عیبوں سے بھرا ہوا ہے اور آپ بے عیب ہیں۔

دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی ۔۔۔۔ مم سر موئے عزرائیل گرفتہ ہیچ نادانی

دنیا فانی ہے میں نے تحقیق کے ساتھ دیکھی ہے۔ فرشتے سر کے بالوں سے پکڑا ہوا ہے اس کو جلدی لے جائیگا۔

زن پسر پدر برادران کس نیست دستگیر — آخر بیافتم کس ندارد چوں شود تکبیر

زن پسر پدر برادر کوئی دستگیری نہیں کر سکیں گے۔ جب ہمارا آخری وقت ہو گا تو اس وقت ہماری نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ اصہ ۱۳۴ ؎

بدبخت ہمچو بخیل غافل بے نظر بے باک — نانک بگوید من ترا تیرے چاکراں پا خاک

یہ بندہ چغلی کرتا ہے بخیل ہے غافل ہے نڈر بے باک۔ نانک نے کہا تیرے جو بندے ہیں ان کے پیروں کی خاک ہوں۔

جنم ساکھی اردو صہ ۳۳

## گورو جی نے نو برس کی عمر میں ہندو مذہب کو ترک کر دیا

گورو نانک جی نو برس کے ہوئے تو کالو جی نے ہردیال پنڈت کو سری گورو نانک جی کو جنیو کی رسم کے لئے بلوایا۔ گورو جی نے کہا پنڈت جی اس جنیو کے پہننے سے کیا کیا فائدے ہیں اور اس کے پہننے کا کیا دھرم ہے اس کے پہننے سے کون سی پدوی یعنی رتبہ ملتا ہے۔ اس کے نہ پہننے سے کون سا نقصان ہوتا ہے۔ ذرا مجھے سمجھا کر کہیے۔

جنم ساکھی صہ ۳۴

## گورو نانک اور جنیو

۱۔ دیا کپاہ۔ سنتوکھ سوت۔ جت گنڈھیں۔ ست وٹ

رحم کی کپاس بنا، صبر کا سوت۔ جت کی گانٹھیں حق کے رسے سے بٹ دو۔

۲۔ ایہہ جنیو جی کا ہئی تاں پانڈے گھت

اے پنڈت یہ روحانی زنار ہے تو بے شک لوں گا۔

۳۔ نہ ایہہ تُوٹے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے

نہ کبھی ٹوٹے نہ کبھی غلیظ ہوئے نہ کبھی جلے نہ ضائع ہو۔

۴. دھن سو مانس نازکا جو گل چلے پائے

اور وہ لوگ بہت ہی مبارک ہیں جو اسے پہنتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا صـ ۴۷۱

گورمت مار تنڈ صـ ۵۰۰

گورو کا سکھ زنار نہ پہنے اور تلک نہ لگائے۔

گورومت سدھاکر صـ ۴۷۵

تلک تاگہ (زنار) کاٹھ کی مالا اختیار کرے سو تنخواہ دیا۔ قابلِ سزا ہے۔

۱. گو ساڈے نے تے دھوتیاں تہرے پاٹن تگ

ساڑھے تین تین گز کی دھوتیاں تین تار دل والے تاگے زنار پہنتے ہیں

۲. گلن جناں جپ مالیاں لوٹے ہتھ نہ بگ

گلوں میں تسبیح لٹکائے اور ہاتھوں میں اچھی طرح صاف کئے لوٹے لئے پھرتے ہیں۔

۳. اوئے ہر کے سنت نہ آکھیے بانارس کے ٹھگ

یہ اللہ کے سنت اور بھگت نہیں ہیں بلکہ بنارس کے ٹھگ ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر صـ ۴۷۶

بید پڑھے سمپورنا تت سار نہ پیکھنگ — تلک کڈھے اشنان کر انتر کالی کھنگ

تمام وید پڑھنے سے بھی انسان کی اصلیت کا پتہ نہیں چلتا۔ تلک لگانے اور اشنان کرنے سے اندر کی سیاہی نہیں دھل سکتی۔

بھیکھی پربھو نہ لبھئی دن سچی سکھنگ

اس قسم کی ریاکاری سے خدا نہیں مل سکتا سچی تعلیم سے ملتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صـ ۱۳۵۶

## گوروجی کی ابتدائی تعلیم

گورو نانک جی کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں رائے بھوئے کی تلونڈی میں ہی حاصل کی تھی اور مولوی

واؤ۔ ے۔ ہمزہ۔ الف۔ بے۔ تب۔ ایہہ تختی پہلی گورو نانک جی لگا پڑھنے جے کچھ ملاں آکھے ایک بار سو گورو بابا حرف ضبط کرے۔ جت صنعت ملاں تختی لکھ پڑھ سنائے تتے صنعت گورو بابا نانک جی تختی کرے۔ ملاں بھی حیران ہو گیا۔ جے سبحان رب العلمین تورکی دا پڑھنا۔۔ حرف جھنگ دے سکھ لیندا ہے تب ملاں حیران ہو کر کہا۔ جے سبحان یارب العلمین ایا فہم میں کے کاناہیں دیکھیا۔ ایس دے تائیں وڈی عنایت رب العلمین دی ہے۔ نانک جی دے تائیں۔ جے ایس جہاں وچ ایوں کوئی ناہیں پڑھ سکدا۔ جے سن کر ضبط کرے۔ یہ کوئی ولی ہے جے سندیاں سار ضبط کر لیندا ہے۔

جنم ساکھی گرو نانک جی ص ۱۶

سوڈھی مہربان جی نے پھر فرمایا ہے۔

تب ہندو، مسلمان، قاضی، ملاں جے کوئی گورو بابے نانک جی کے پاس آئے۔ تس دے تائیں گورو بابا نانک نصیحت دیوے دین دی جہان سب صنتاں کرنے لگا۔ جے بڑا خدا دا پیارا ہے۔ نانک بیدی کالو بیدی دا پتر گورو بابا مسلمانی وچ مسلماناں دی منشا کرن۔

جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۱۶

ڈاکٹر کالا سنگھ جی بیدی نے فرمایا۔

۱۵۳۹ سمہ بکرمی میں مولوی قطب الدین کے پاس فارسی پڑھنے کے لئے بٹھائے گئے گورو نانک جی کی عقل اتنی تیز تھی اور حافظہ اتنا اچھا تھا کہ تھوڑے سے وقت میں ہی آپ نے کافی تعلیم حاصل کر لی۔

اخبار فتح گورو نانک نمبر ۱۹۷۱ء

## ہندو کوئی مذہب نہیں ہے

ہندوستان کے رہنے والوں کو ہندو کہا جاتا ہے۔ عربستان کے رہنے والوں کو عرب کہا جاتا ہے۔ سندھ کے رہنے والوں کو سندھی کہا جاتا ہے۔ ہندو، عرب، سندھی کوئی مذہب نہیں ہے۔ ہندوستان کے بت پرستوں نے گائے کو خدا اور بھینس کو خدا اور رملگ کو مذہب بنا لیا ہے۔ ہندوؤں کے چار وید چھ ساسنز اٹھارہ پران

میں کہیں یہ نہیں لکھا ہے کہ ہندو کوئی مذہب ہے بلکہ یہ بُت پرست اپنے ملک کے نام کو مذہب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ منوجی نے چاروں فرقوں کو ہندو نام پر تقسیم نہیں کیا۔ بلکہ براہمن، چھتری، ویش، شودر کے نام رکھا الغرض وید پڑھنے والا براہمن، سپاہ گری کرنے والا چھتری، تجارت کرنے والا ویش، مزدوری کرنے والا شودر نہ رامچندر جی نے اپنے کو اور اپنے ماننے والوں کو ہندو کہا نہ سری کرشن جی نے اپنے اور اپنے ماننے والوں کو ہندو کہا نہ گورو نانک نے اپنے ماننے والوں کو ہندو کہا بلکہ ہندوؤں کو یہ کہا۔

ہندو موے بھولے بھٹکی جاہی      ناردا کہیا پوج کراہی

ہندو لوگ شروع سے خسارے میں ہیں۔ وہ نارد (شیطان) کی تلقین کی بنا پر بُت پرستی میں مبتلا ہیں

اندھے گونگے اندھ اندھار      پاتھرے پوجھینہ مگدھ گوار

وہ اندھے اور گونگے ہیں نہ دیکھتے نہ سمجھتے ہیں۔ بے وقوف پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔

اوہ جا آپ ڈبے تم کہا ترن ہار

پتھر پانی میں خود ڈوب جاتے ہیں وہ دوسروں کو [illegible] ے کیا لگا سکتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلا اردو ص ۸۹۳

---

گورو نانک کو گزرے ہوئے ۵۰۰ سال ہوئے ہیں آپ نے جس مذہب کی بنیاد ڈالی اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی وہ خود چھتری قوم سے تھے نہ چھتریوں کا لباس رہا نہ ان کی تہذیب نہ تمدن بلکہ ہندو قوم کے برخلاف نہ پیشانی پر ٹکہ نہ سر میں چوٹی نہ جسم پر دھوتی۔

---

گورو جی نے کہا ہے۔

متھے ٹکا تیڑی دھوتی ککھائی      ہتھ چھری جگت قصائی

ماتھے پر قشقہ لگا ہوا ہے اور دھوتی پہنی ہوئی ہے لیکن ہاتھ میں چھری ہے دنیا کو قتل کرنے کے منصوبے ہیں۔

گورو کا سکھ زنار نہ پہنے اور تلک نہ لگائے۔

رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ منقول از خالصہ دھرم شاستر ص ۱۶۷

---

تلک دھاگہ (زنار) کاٹھ کی مالا اختیار کرے وہ تنخواہیا (قابل سزا) ہے۔

خالصہ دھرم شاستر ص ۱۶۸

---

# گورونانک کے ساتھی یہ تھے

گورونانک کی عمر بائیس برس کی ہوئی تو سلطان پور میں دولت خاں لودھی کا مودی خانہ چلاتے رہے بابا نانک کو یہ گیان مارگ یہ وردیگ جو ملا وہ بغیر استاد کے نہیں ملا۔ ان کے مربی میر حسن صاحب قبلہ، پیر جلال، میاں مٹھا، پیر عبد الرحمان، پیر سید حسن اور بابا بڈھن شاہ، شیخ ابراہیم، شیخ فرید ثانی جیسے برگزیدہ ہستیوں سے ملا جس کا گواہ خود گورو گرنتھ ہے۔ جس میں فرید ثانی کا بہت سا کلام موجود ہے۔ ان بزرگوں کی صحبت سے علم قرآن ملا۔ صوفیائے کرام کے سلسلے میں بیعت کی عربی، فارسی، ترکی زبان سیکھی جب سے ہندو دھرم کو ترک کیا۔ آخری دم تک مسلمان ہی ساتھ رہے۔ جب وصال کا وقت آیا تو قوم کی غیرت میں ہندوؤں نے جنازہ پر جھگڑا کیا۔

جب ہندو دھرم کو نجات سے خالی پایا تو چھتری دھرم کی بنیاد جنیو تھا نو سال کی عمر میں نکال پھینکا دھوتی اور ٹیکا ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا تاکہ یہ شرک کے نشانات پھر کبھی قریب نہ آنے پائیں۔ ایسی صورت میں ہندو آپ کے ساتھ کیسے ہو سکتے تھے۔ آپ نے تو ہندوؤں کے بت کدہ پر کلہاڑا مارا۔

پادری ہیوز کی رائے:۔ ڈکشنری آف اسلام صہ ۵۸۳-۵۹۱ میں کہا ہے جب نانک اور شیخ فرید نے سفر میں مرافقت اختیار کی تو لکھا ہے کہ ایک گاؤں بسیار نام میں پہنچے اور جہاں بیٹھے تو ان کے اٹھ جانے کے بعد وہاں کے ہندو لوگ جگہ کو گائے کے گوبر سے لیپ کر پاک کرتے اس کا باعث صاف یہی ہے کہ سخت پابند مذہب ہندو ان دونوں رفیقوں کی نشست گاہوں کو ناپاک خیال کرتے تھے۔ اگر نانک مذہب کے لحاظ سے ہندو رہتا تو ایسی باتیں اس کی نسبت کبھی مذکور نہ ہوتیں۔

سکھوں کے گروں کی تعلیمات میں ہم صاف صاف تصوف کی آمیزش پاتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ پہلے گورو فقراء کے لباس اور وضع میں زندگی بسر کرتے تھے اور اس طریق سے صاف ظاہر کرتے تھے کہ مسلمانوں کے فرقہ صوفیاء سے ہمارا تعلق ہے۔ تصاویر میں انہیں ایسا دکھایا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے گلدستے ان کے ہاتھوں میں ہیں (جیسے مسلمانوں کا طریق تھا) اور طریق ذکر کے ادا کرنے پر آمادہ ہیں۔ نانک کی نسبت جو روایات جنم ساکھی میں محفوظ ہیں پوری شہادت دیتی ہیں کہ اسلام سے اس کا تعلق تھا۔ مذکور الصدر نواب دولت خاں لودھی قاضی اور نانک کی گفتگو سے صاف پایا جاتا ہے کہ نانک کے پہلے بلا فصل خلفاً

یقین رکھتے تھے کہ نانک اسلام سے بہت قریب ہو گیا تھا اور ہمیں خود اس وقت کی تحریروں کو دیکھ کر اس امر کی تصدیق ہوتی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں رہتا اور حقیقت اور بہت سی شہادتیں اور خود نانک کا مذہب بھی اس شک کو باقی رہنے نہیں دیتا۔

پروفیسر جوگندر سنگھ نے فرمایا ہے :۔ ایک فقیر نے گورو جی کے والد کو آپ کی پیدائش کی بشارت دی تھی۔

پادری ہیوز نے کہا ہے :۔ نانک کے مقالات میں اس سے منقول ہے کہ اس نے کہا۔ اگرچہ وہ مرد ہیں مگر حقیقت میں عورتیں ہیں جو محمد مصطفیٰ اور کتاب اللہ (قرآن) کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ نانک اسلام کے نبی محمد کی شفاعت کا اعتراف کرتا ہے اور بھنگ شراب وغیرہ اشیاء کے استعمال سے منع کرتا ہے۔ دوزخ، بہشت کا اقرار کرتا ہے اور انسان کے حشر اور یوم الجزا کا قائل ہے۔

سو لاریب یہ اقوال جو نانک کی طرف منسوب ہیں صاف کرتے ہیں کہ وہ اسلام کا قائل اور معتقد تھا۔

بھائی کبیر سنگھ چھیبر نے کہا ہے :۔ مسلمانوں نے گورو جی کی آخری یادگار کے طور پر ایک مسجد تعمیر کرائی اور کنواں کھدوایا یہ مسجد اور کنواں گورو جی مہاراج نے خود جا کر دیکھا۔ کنویں کا پانی پیا اور غسل بھی کیا۔

ٹی ایل وسوانی جی شیخ فرید ثانی اور گورو جی کی دوستی کے بارے لکھتے ہیں :۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورو نانک جی کا مذہب ملاپ اور ایکتا تھا انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم نظر آتا تھا۔ گورو جی کو مسلمانوں سے میل جول پیدا کرتے وقت خوشی محسوس ہوتی تھی شیخ فرید ثانی دس سال تک گورو کے ساتھ مل کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ بتاتے رہے۔

اخبار امرت سر ۸ جنوری ۱۹۳۱ء

گیانی گیان سنگھ جی نے کہا :۔ وہاں (بغداد میں) عموماً لوگ ان کو مسلمان پیر خیال کرتے تھے۔

تواریخ گورو، اردو ایڈیشن اول ص ۱۴۹

ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی نے کہا :۔ گورو نانک بیدیوں میں سے ہے ۔ ۔ ۔ ۔ پہلے وہ دولت خاں لودھی کا ۔ ۔ ۔ ۔ مودی تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک دن ایک درویش اس کے پاس آیا اور اس کے دل کو اس طرح کھینچ لیا۔

ترجمہ از کھگ پورانن سکھ اتہاس پتر ے ص ۴۲

گورمت درشن ص ۱۴۷

اسلامی صوفی فقیروں نے گورو نانک جی کے دل پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔۔۔صوفی جیوں اور سکھی مارگ میں متعدد باتیں مشترک ہیں۔۔۔۔گورو نانک جی کی تعلیم اور صوفی مذہب ایک ہی شکل میں ہیں۔

پوراتن اتہاسک جیونیاں ص ۳

اس میں کوئی شک نہیں کہ گورو نانک جی کے دل میں مسلمان صوفیا کے لئے بہت عزت اور احترام تھا۔گوروجی اس احترام کے پیشِ نظر ہی اپنے محترم والدصاحب سے تجارت کے لئے حاصل کردہ رقم بقول پرنسپل بیر سنگھ جی ابدال فقیروں کو کھانا کھلانے پر صرف کر دی تھی۔

ڈاکٹر تاراچند جی کا بیان

یہ حقیقت واضح ہے گورو نانک صاحب حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسلام سے بے حد متاثر تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو اس رنگ میں پورے طور پر رنگین کر لیا تھا۔

ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن کا بیان

گورو نانک جی اسلام مذہب کے مسئلہ توحید سے بے حد متاثر تھے اور انہوں نے بت پرستوں کو بہت پھٹکارا۔خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے اور وہ انصاف بھرا پیار کرنے والا ہے اور نیک ہے غیر مجسم ہے اور غیر محدود ہے۔نیز عالم کائنات کا خالق ہے اور پیار اور نیکی کی پرستش چاہتا ہے۔ دریا کاری اسے پسند نہیں) یہی عقیدہ سکھ دھرم میں مقدم ہے۔

ایک سکھ وددان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا کہ

گوربانی میں ہم۔۔۔مسلمانوں کے۔۔۔۔پیغمبروں، نمازوں۔۔۔۔روزوں وغیرہ کی مخالفت کم ہی دیکھتے ہیں۔اکثر جگہ تو ان کی تعریف کی گئی ہے اور عزت سے یاد کیا گیا ہے۔

ترجمہ رسالت سنت سپاہی امرتسر جنوری ۱۹۶۴ء

ایک اور سکھ وددان رقمطراز ہے کہ

ست گورو نانک دیو جی کے بدیشوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے۔۔۔

اسلام مذہب کے خلاف کہیں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ ۔ ۔ روزے رکھنے یا نماز پڑھنے کو آپ نے بُرا نہیں کہا۔ مگر یہ بات ضرور ہے کہ ہر نمازی کو نماز پڑھتے وقت رُوحانی حالت میں ہونا چاہیئے اور اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ نماز پڑھنے کا اصل مقصد کیا ہے۔

ترجمہ رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۹ء

گوردوارہ ٹرپونل کے ایک فاضل جج نے ایک مرتبہ اپنے ایک فیصلہ میں لکھا تھا۔

یہ پختہ بات ہے کہ اس نے (یعنی گورونانک جی) نے خود کو اسلام کے خلاف ظاہر نہیں کیا۔

خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۹ء

تواریخ گورو خالصہ میں لکھا ہے۔ اُردو صہ ۱۳۹

اکثر راست گو حجاج کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ یہاں پر (بغداد میں) ایک مکان بھی گورو نانک صاحب کی یادگار میں بنا ہوا ہے جس کو نانک پیر کے نام سے پکارتے ہیں اور وہاں پر عموماً لوگ ان کو مسلمان پیر خیال کرتے ہیں۔

ایک ہندو دوان نے یہ بیان کیا ہے

گورو نانک مسلمان بھاؤں سے پریا پت پربھاوت معلوم ہوتے ہیں۔

ہمارا ہندی ساہت اور بھاشا پرور صہ ۸۴

یعنی نانک کا مسلمانوں کی اور ادھک جھکاؤ تھا۔ ۔ ۔ لیکن کہیں کہیں تو نانک قرآن میں شبدوں کا پریوگ کر بیٹھتے ہیں جیسا کہ پرماتما کا دوسرا ساکھتی نہیں ہے۔

(ایضاً صہ ۸۵)

## گورونانک جی کی وفات

جب آپ کی وفات ہوئی تو مسلمانوں نے آپ کو اپنا بزرگ تصور کرکے آپ کی تجہیز و تکفین اسلامی طریق پر کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایک سکھ ودوان سردار سردول سنگھ کولیشر نے کہا ہے۔

اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ گورونانک جی کی وفات کے وقت کسی کو

پتہ نہ تھا کہ گورو جی کا کیا مذہب ہے۔۔۔ مسلمان چاہتے تھے کہ شریعت کے مطابق انہیں دفن کیا جائے۔۔۔ آج کل بھی جو لوگ گورو صاحب کے اپدیش پڑھتے ہیں وہ یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ گورو جی کا کیا مذہب تھا۔

کلتارک گورو صہ ۳۳

لالہ کنہیا لال جی بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے گورو جی کی تجہیز و تکفین اسلامی طریق پر کرنے کا مطالبہ بدیں وجہ کیا تھا کہ ان کے نزدیک گورو جی کی بانی میں قرآن شریف کی آیات اور احادیث بنویہ کے مضامین میں بیان کئے گئے ہیں۔

بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اس پر سخت تنازعہ برپا ہوا کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے اقوال کے مطابق آیت قرآن وحدیث پیغمبر کے ہیں۔ جلا دینا ایسے معقول شخص کا سراسر بے ادبی ہے۔

تاریخ پنجاب صہ ۱۱ ایڈیشن اول

## گورو نانک کی پرورش، تعلیم، سوداگری، رشد و ہدایت کا تعلق مسلمانوں کیساتھ رہا

سمت ۱۵۳۶ بیساکھ کے مہینہ میں آپ جانور چرا رہے تھے اس وقت سانپ آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ تلونڈی کا مالک رائے بلار گھوڑے سے اتر کر پوچھا یہ کون چرواہا سویا پڑا ہے۔ ان آدمیوں نے بغور دیکھ کر جواب دیا کہ جناب یہ تو آپ کے پٹواری کا لڑکا ہے۔ رائے بلار نے ان آدمیوں کو کہا کہ اس کو جگاؤ۔ جب آدمی ذرا نزدیک گئے تو سانپ تو کہیں غائب ہو گیا۔ لوگوں نے گورو نانک جی کو جگایا۔ گورو جی اٹھ بیٹھے۔ انہوں نے اٹھ کر دیکھا کہ سامنے رائے بلار گھوڑے پر سوار ہے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر گورو نانک جی رائے بلار کو سلام کیا۔ رائے بلار گھوڑے سے اتر پڑا اور گورو نانک جی کو گلے لگا لیا۔

جنم ساکھی بھائی بھالے صہ ۴

**سچا سودا:** گورو نانک کے والد کالو نے تجارت کے لئے بیس روپے دیئے اور کہا کوئی کھرا سودا کریں تو آپ نے فقراء کو بیس روپے کھلا کر واپس تلونڈی گاؤں کے باہر چھپ کر بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھی بھائی بالانے

مہتہ کالو کو وہیں لے گئے جہاں کہ نانک جی بیٹھے تھے۔ گورو نانک جی کو وہاں بیٹھے دیکھ کر کالو جی کو بہت غصہ آیا اور پوچھنے لگے کہ بیس روپے کہاں ہیں۔ مگر گورو نانک جی چپ رہے۔ کالو جی کو اور بھی غصہ آگیا اور دو[۲] تھپڑ دائیں ہاتھ سے بائیں گال پر اور دو تھپڑ بائیں ہاتھ سے دائیں گال پر لگا دیئے اتنے میں بی بی نانکی بھی آگئیں آکر پتاجی کو نمرتا پورک کہا۔ پتاجی بخشش دیجئے۔ دیکھو نانک جی کے گالوں پر نیل پڑ گئے ہیں گورو نانک جی چپ چاپ کھڑے رہے اور آنکھوں سے نیر بہنے لگا۔

اتنے میں کسی آدمی نے جاکر رائے بلار کو خبر کردی کہ مہتہ کالو جی نے اپنے بیٹے کو بڑا پیٹا ہے اور بی بی نانکی جی نے بڑی منت سماجت کر کے چھڑایا ہے۔ یہ سن کر رائے بلار نے مہتہ کالو جی کو بلانے کیلئے ایک آدمی بھیجا۔ وہ آدمی مہتہ کالو اور گورو نانک جی کو ساتھ لے کر رائے بلار کے دربار میں حاضر ہوا۔ رائے بلار کا گورو نانک جی کو دیکھ کر بیراگ چھوٹ گیا۔ اور سری گورو نانک جی کو اپنی بغل میں لے لیا، ماتھا چوما، کالو جی کو دیکھ کر رائے بلار جی بہت غصے ہوئے۔ کہنے لگے میں نے آپ کو پہلے بھی ہدایت کی تھی کہ گورو نانک جی پر غصے مت ہوا کریں مگر الٹا آپ نے گورو نانک دیو جی کو ایسی مار ماری ہے کہ لوگ سن کر ہائے ہائے کرتے اور دکھی ہو رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ مہتہ کالو جی آپ کو دھن کا لالچ ہے جو کچھ خرچ گورو نانک جی کا ہو وہ آپ مجھ سے لے لیا کریں۔ اتنا کہہ کر رائے بلار نے اپنے نوکر جس کا نام اُمیدا تھا بلایا اور کہا کہ میرے گھر سے بیس روپے آؤ۔ وہ نوکر رائے بلار کی رانی جس کی ذات کھوکھران ہے سے جاکر بیس روپے لے آیا اور لاکر مہتہ کالو کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ کالو جی نے لینے سے انکار کر دیا مگر رائے بلار نے اصرار کیا کہ آپ روپے ضرور لے لیں تاکہ آپ کے من کو شانتی ہو جائے۔

جنم ساکھی بھائی بالا ص۵۳

# دولت خان لودھی کا مودی خانہ

گورو نانک جی جب بائیس سال کے ہوئے تو سلطان پورہ میں دولت خاں لودھی کی دکانداری کرتے تھے۔ انہی دنوں میں آپ کے گھر دو لڑکے پیدا ہوئے جن کا نام سری چند۔ دوسرے کا نام لکھمی داس تھا۔ ۔ ۔ ۔ تب مُولا چونا نواب کے پاس جاکر فریاد کرنے لگا۔ نواب دولت خان نے کہا ارے یار خاں یہ کون ہے اور کس کے اوپر فریاد کر رہا ہے۔ تب مولا نے کہا میں نانک آپ کے مودی کا سسر ہوں اور

نانک پر فریادی ہوں۔ نواب نے کہا ارے یار خاں، اس کو آگے لے آؤ۔ یار خاں مولے کو نواب کے نزدیک لے گیا۔ نواب نے کہا آپ نانک پر کیا فریاد چاہتے ہیں۔ مولانے کہا نواب سلامت، سات سو ساٹھ روپے جو حساب سے نانک کے آپ کی طرف نکلتے ہیں وہ آپ نانک کے قبیلہ کو دے دیں۔ تب نواب نے کہا ارے مولا نانک نے تو کہہ دیا ہے کہ وہ روپیہ فقیروں کو دے دو۔ تب پھر مولانے کہا۔ جی نانک کا آپ کیا ذکر کرتے ہیں ذرا آپ ہی انصاف کی نگاہ سے دیکھیں۔ تب نواب نے کہا ارے یار خاں حق تو ٹھیک ان کا ہی ہے مگر نانک کہے تو۔ مولا جاکر پھر نانک جی سے جھگڑنے لگا اگر کما کر نہیں لاتے تو پھر یہ کمایا ہوا فقیروں کو کیوں دیتے ہو میری بھی کا تو کچھ خیال کرو۔

## دولت خاں لودھی کے ساتھ نماز پڑھنا

نانک جی، نواب بہت غصے ہو رہا ہے۔ لہٰذا آپ کا جانا ہی بہتر ہے۔ یہ بات سن کر نانک جی اٹھ کھڑے ہوئے اور نواب کے پاس آئے۔ مگر سلام نہ کیا۔ تب نواب نے کہا ارے نانک آپ کیوں نہیں آتے تھے۔ نانک جی نے کہا۔ نواب صاحب جب میں آپ کا نوکر تھا تو آپ کا تابعدار بنا ہوا تھا اور آپ کے پاس بھی آتا جاتا تھا۔ اب ہم آپ کے نوکر نہیں ہیں۔ اب تو ایشور کے چاکر ہو گئے ہیں۔ تب نواب نے کہا اچھا اگر ایسا ہی ہے تو چلئے ہمارے ساتھ نماز گزاریئے۔ آج جمعہ کا روز ہے۔ نانک کہنے لگے چلئے۔ جتنے لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے سب کہنے لگے یہ عجیب معاملہ ہے کہ گورو نانک جی نماز گزارنے آئے ہیں ادھر جتنے مہاجن لوگ سلطان پور میں رہتے تھے سب میں یہ شور و غل مچ گیا کہ نانک جی مسجد میں نماز گزارنے چلے گئے۔ بھائی جیرام (بہنوئی) بھی بہت رنجیدہ ہو کر گھر لوٹے۔ نانکی جی (بہن) سمجھ گئی اور کہنے لگی کہ آپ اتنے دلگیر کس وجہ سے ہیں۔ بھائی جیرام جی نے جواب دیا۔ آج آپ کے بھائی نانک نے کیا کیا۔ نانکی جی نے کہا کیوں کیا بات ہے تب جیرام جی نے کہا نانک جی نواب کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں چلے گئے۔ اور سارے شہر کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں اس بات کا عام چرچا ہے کہ

"آج نانک ترک ہو گیا ہے۔"

جنم ساکھی ص ۸۹

---

دولت خاں کے ساتھ نماز پڑھنے کی تصدیق:- ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء میں سردار سیوا سنگھ سپرنٹنڈنٹ

مدرسہ خالصہ بہادر امرت سر نے ایک خط میں درج ذیل عبارت درج کی تھی۔

سلطان پورہ میں نواب دولت خان لودھی اور قاضی صاحب کے ساتھ نانک صاحب کا نماز پڑھنا۔ ان دونوں کی حضوری نہ ہونے سے نیت سے علیحدہ ہونا۔ نواب دولت خان نے سبب پوچھا کہ آپ نے نماز کیوں توڑا۔ نانک صاحب نے فرمایا۔ اس وقت آپ کابل میں گھوڑے خریدتے پھرتے تھے۔ قاضی کو تبلایا کہ ان کی گھوڑی بیاہی تھی صحن میں گڑھا تھا اندیشہ ہوا کہیں اس میں بچھڑا نہ گر پڑے۔ دونوں صاحبوں نے قبول کیا کہ ٹھیک نماز کے وقت ہمارے خیال ٹھکانے نہ تھے۔

منہا ٹھوکے زمین پر من اڑے آسمان گھوڑے قندہار خرید کرے دولت خان پٹھان

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۹

---

سرگوکل چند نے گورو جی کو نمازی کہا:۔ آریہ سماج کا سکریٹری سرگوکل چند نارنگ نے انٹرڈکٹیشن آف سکھ ازم میں کہا ہے۔

:کہ جن ہندو یوگیوں کے پاس جاتے ان کی تردید کرتے۔ چنانچہ یوگیوں سے اپنی کامیاب گفتگو کے بعد گرو نے مکہ معظمہ کی زیارت کا تصفیہ کیا جو مسلمانوں کا کعبہ ہے۔ انہوں نے مسلمان حاجیوں کا آسمانی لباس پہنا فقر کا عصا ہاتھ میں لیا۔ اور اپنی کتاب مناجاتوں کا مجموعہ کو بغل میں دبایا۔ انہوں نے اپنے ساتھ مسلمان منتی کے انداز میں ایک لوٹا اور نماز کے لئے مصلّی لیا جس پر نماز ادا کرسکیں۔ اور جب وقت ہوا انہوں نے دیگر کٹر مسلمانوں کی طرح جو پیغمبر عربی کے پیرو ہیں نماز کے لئے اذان کہی۔

---

خالصہ پارلیمنٹ گزٹ نے کہا ہے:۔

ست گرونانک۔ دیوجی کے اپدیشوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے آپ نے ۔۔۔ سلام مذہب کے خلاف کہیں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔۔۔ روزہ رکھنے یا نماز پڑھنے کو آپ نے برا نہیں کہا مگر یہ بات ضروری ہے کہ نمازی کو نماز پڑھتے وقت روحانی حالت میں ہونا چاہیئے۔ از رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۹ء

# مسلم ممالک میں گوروجی کی یادگاریں

۱۔ بغداد میں گوروجی کی ایک یادگار کو ایک پاکستانی تاجر شریف حسین نے نئے سرے سے تعمیر کرایا ہے۔

رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۶۲ء

اس سے قبل بھی اس کی تعمیر میں کاظم پاشا نے بھی دلچسپی لی تھی جو ۱۳۱۶ھ میں ہوئی تھی۔

گورسندیش مارچ ۱۹۶۲ء

۲۔ ڈاکٹر کرتار سنگھ جی کا بیان ہے کہ افغانستان میں گورو نانک جی کی ایک یادگار زیارت شاہ ولی کے نام پر ہے۔

سفرنامہ کرتار سنگھ گیانی

۳۔ قندھار میں جنوب مغرب کی طرف ۳۰-۲۵ میل دور آٹھ مربع فٹ ایک چبوترہ سا ہے۔ یہ بھی گوروجی کی یادگار ہے وہاں کا مسلمان محافظ کسی بھی شخص کو نہائے بغیر اندر نہیں جانے دیتا۔

شیر پنجاب شہدی نمبر ۱۹۴۰ء

۴۔ جلال آباد افغانستان میں گوروجی کا ایک یادگاری چشمہ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ وہاں کی حکومت کے قبضہ میں ہے۔ بساکھی کے دن وہاں دیوان کیا جاتا ہے حکومت کے بہت سے افسر سکھوں کی دلجوئی کے لئے اس دیوان اور جلوس میں شامل ہوتے ہیں۔

افغانستان میں اک مہینہ صـ۸۸

۵۔ جنوبی ہند میں گوروجی کی ایک یادگار نانک جھیرا کے نام سے مسلمانوں نے قائم کی ہے (خورشید خالصہ ۲۱۹ گوردوارے درشن صـ۳۷) اس کے ساتھ ریاست حیدرآباد کی طرف سے بھی جاگیر لگائی گئی تھی۔

گوردوارے درشن صـ۴۹

۶۔ ملتان میں مسلمانوں نے گوروجی کی ایک یادگار بنائی تھی (گوردوارہ درشن صـ۵۱) پر ایک پنجہ کا نشان تھا جو بھائی دیر سنگھ جی کے بقول مسلمانوں نے اکالی سکھوں کے خوف سے کہ وہ کہیں اس جگہ پر بھی قبضہ نہ جمالیں مٹا دیا۔

نانک تی پرکاش مہادت صـ۱۰۷۳

۷۔ سرسہ ضلع حصار میں بھی ایک استھان ایک پریمی مسلمان نے گورو جی کی یادگار میں تعمیر کروایا تھا۔

گوردوارے درشن صہ۴۴ و خورشید خالصہ صہ۲۱۹

---

۸۔ گورو جی کی یادگار میں ایک اور استھان جسے عام طور پر گردوارہ ننگاہا صاحب کہا جاتا ہے مسلمانوں نے تعمیر کروایا ہوا ہے۔

خورشید خالصہ صہ۲۲۲

---

۹۔ بالاکوٹ میں بھی گورو جی کی یاد میں ایک استھان وہاں کے مسلمانوں نے تعمیر کروایا ہوا ہے۔

گوردھام سنگرہ صہ۱۳۸

---

۱۰۔ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں گورو جی کی ایک یادگار روڑی صاحب ہے اس کی تعمیر محمد شاہ غازی نے کروائی تھی۔

گوردھام سنگرہ صہ۲۸

---

۱۱۔ گوردوارہ پنجہ صاحب سے متعلق بھی سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ اس میں جو حوض اور بارہ دری وغیرہ ہے اس کی تعمیر خود شمس الدین نے کروائی تھی۔

گوردھام سنگرہ صہ۳۴

---

۱۲۔ گوردوارہ قلات کے ساتھ خان قلات نے جاگیر لگادی تھی۔

گوردوارے درشن صہ۵۷

---

۱۳۔ گوردوارہ بیر صاحب کے مہنت کے نام محمد شاہ بادشاہ نے یہ لکھ دیا تھا کہ اسے شاہی خزانہ سے روزانہ دو آنے دیئے جایا کریں۔

گوردھام دیدار صہ۲۸

---

۱۴۔ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب اورنگ زیب بادشاہ آسام کی مہم فتح کر کے واپس آیا تو راجہ بشن سنگھ کے کہنے پر اس کی فوج کے تمام سپاہیوں نے مٹی کی پانچ پانچ ٹوکریاں گورو نانک جی کی یادگار بنانے کے لئے ڈالی تھیں۔

تواریخ گورو خالصہ صہ۱۴۳۷

---

۱۵۔ گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے گورو جی کی جتنی بھی یادگاریں عموماً ان کی شکلیں مساجد کی مانند ہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ

جہاں جہاں ادہر (اسلامی ممالک میں) گورو جی گئے وہاں وہاں بابا جی کے مکان مساجد کی شکل میں بنے ہوئے ہیں اور انہیں ولی ہند کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تواریخ گورو خالصہ صہ۴۳۵

---

۱۶۔ گورو نانک جی کی یاد میں ایک گوردوارہ بیر صاحب بنایا گیا ہے اس بارہ میں ایک سکھ ودوان

نے بیان کیا ہے کہ ایک اور روایت کے مطابق گوردوارہ بیر صاحب والے مقام پر ایک مسلمان اللہ دتہ رہا کرتا تھا۔ ندی کی طرف جاتے ہوئے گورو نانک جی روزانہ اس فقیر سے مل کر جاتے تھے۔ . . . ایک دن، شاہ صاحب نے گورو صاحب سے کہا کہ میں مہمان کی اب مزید خدمت نہیں کرسکتا۔ اس لئے میں اب اپنا مکان ہی مہمان کو پیش کرتا ہوں۔

رسالہ سیس گنج دہلی۔ نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء

## گوروجی کی یادگاریں جو مسلمانوں نے تعمیر کیں

سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے گوروجی کی یاد میں صرف کرتارپور میں ہی مسجد نہیں بنائی تھی اور کنواں نہیں کھدوایا تھا بلکہ اور مقامات پر بھی ان سے اپنا تعلق ثابت کرنے کی غرض سے ان کی یادگاریں تعمیر کی تھیں چنانچہ سکھ تاریخ میں مرقوم ہے۔ (رائے بلار ننکانہ صاحب کا رئیس مسلمان راجپوت تھا)

۱۔ (ننکانہ صاحب) نانک سرکا دد تالاب جو رائے بلار نے گورو نانک کے نام پر بنوایا تھا۔

مہان کرشن صہ ۲۰۷۳۔ جنم ساکھی چھوٹی صہ ۹۹

۲۔ (ننکانہ صاحب) بال لیلا۔ . . . گوردوارے کی جانب شرق ایک تالاب ہے جو گورو صاحب کے نام پر رائے بلار نے بنوایا تھا۔

مہان کرشن صہ ۲۰۷۶

رائے بلار نے بہت سی زمین بھی دے دی تھی۔

ملاحظہ ہو گوردھام دیدار صہ ۱۳۶

۳۔ چنانچہ جنم استھان (ننکانہ صاحب) کے ساتھ ۲۴۷ مربع زمین رائے بلار نے لگائی

گوردھام دیدار صہ ۱۳۶۔ گورمت امرت سر جون ۱۹۵۷ء

۴۔ (ننکانہ صاحب) گوردوارہ بال لیلا کے ساتھ ۱۲۰ مربع زمین اکیتس روپے سالانہ جاگیر۔

(ننکانہ صاحب) گوردوارہ بال جی صاحب کے ساتھ ۱۹ مربع زمین اور پچاس روپے سالانہ جاگیر۔

(ننکانہ صاحب) گوردوارہ کیارہ صاحب کے ساتھ ۴۵ مربع زمین۔

گوردھام دیدار صہ ۱۲۷-۲۸ رسالہ گورمت امرت سر جون و جولائی ۱۹۵۷ء

## گوروجی نے مسجد بنائی اور امام مسجد مقرر کیا

اپنی زندگی کے آخری حصہ میں دریائے راوی کے کنارے کرتارپور کا ایک قصبہ آباد کیا تھا جو آجکل

تحصیل شکر گڑھ میں دربار صاحب کرتار پور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس شہر کو آباد کرنے کے لئے ایک مسلمان ایک رئیس مالک نے کافی زمین بھینٹ کی تھی۔ سکھ اتہاس ص ۷۶

---

گورو جی نے جب یہ نصبہ آباد کیا تھا تو اپنے گھر کے متصل ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تھی اور اس میں نماز پڑھانے کے لئے ایک امام مقرر کیا تھا۔ گورو جی کی وفات پر مسلمانوں نے یہ بات بھی گورو جی کے اسلام اور مسلمانوں سے تعلق کے ثبوت میں پیش کی تھی۔ ملاحظہ ہو عبرت نامہ ص ۴۱

---

## گورو جی کی یاد میں مسجد

مشہور سکھ بھائی کیسر سنگھ جی چھبر کا بیان ہے کہ مسلمانوں نے گورو جی کی وفات کے بعد ان کی یادگار کے طور پر ایک مسجد بنوائی تھی اور ایک کنواں بھی لگوایا تھا۔ چھبر صاحب نے ان دونوں چیزوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ

دو پٹ لیتے ترکاں جوڑ — ترکاں لے کے کیتی گور
جا گا کھودتا کھوہ کیتا — انہاں پاس بنائے مکتبہ لینا
کھے میت بجے کوپ براجا — اوہ پڑھدے کلمہ اتے نواجا
سنگھ کیسر ایہہ کہتا سنائی — میت کو آن دونوں ڈے جائی

بنساولی نامہ چرن دوجا

---

## گورو جی نے بے نمازی کو لعنتی کہا

ل:۔ لعنت بر سر تنہا جو ترک نماز کریں

کفوڑا بہت کھٹیا ہتھو ہتھ گوین

ترجمہ:۔ ان لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کریں

جو کچھ کفوڑا بہت عمل کیا تھا اس کو بھی دست بدست ضائع کیا

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۸۴

---

پنج وقت نماز گزرے — پڑھے کتیب قرانا

نانک آکھے گورسد یہی رہیو پینا کھانا

اے قاضی دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ گرد نانک کہتے ہیں کہ اے لوگو۔ تمہیں قبر بلا رہی ہے یہ کھانا پینا یونہی رہ جائے گا۔

گرو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ اردو ص ۲۲

۱۔ سوئی قاضی جن آپ تجیا ایک اک نام کیا ادھارد

قاضی وہ ہے جو خودی خودردی مٹا دیتا ہے۔ صرف اللہ کو ہی اپنا سہارا بناتا ہے۔

۲۔ ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی سچا سرجن ہارد

خدا موجود ہے غیر فانی ہے آئندہ بھی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے اور ہر چیز کا خالق مالک ہے۔

۳۔ پنج وقت نماز گزارے پڑھے کتب قرانا

قاضی دن میں پانچ وقت نماز ادا کرے۔ اور قرآن پڑھتا ہے۔

۴۔ نانک آکھے گورسد یہی رہیو پینا کھانا

نانک جی کہتے ہیں لوگو قبر تمہیں آواز دے رہی ہے۔ یہ کھانا پینا یہیں رہ جائے گا۔

سوڈھیر بان جی بیان کرتے ہیں کہ

۱۔ گورونانک صاحب نے فرمایا کہ پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے سو یہ اس کے گواہ ہیں۔ یہ تیس روزے اس کے محافظ ہیں۔ پانچ وقت نماز کے ساتھ اگر ثابت قدم رہے اور تیس روزے رکھے تو اس کا مول ثابت رہے تو اس کی جڑ شیطان کاٹ نہ سکے گا۔ اگر ان پر شاکر رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ کی یہ ابتدا ہے۔

جنم ساکھی سری گورونانک جی ص ۱۶

۲۔ نماز پڑھے، روزے رکھے اور جھوٹ پر قدم نہ مارے۔ دوسروں کا حق نہ کھائے تو یہ نماز روزہ ہیں مصالحے ہیں۔ اگر حلال میں یہ مصالحے ڈالے جائیں تو کھانا سنور جائے گا۔ اور لذت بھی ہوگی۔ اگر نماز روزہ کے بعد دوسروں کا حق کھائے گا تو لونگ، الائچیاں، مرچیاں، سونڈھ، جاپھل، کیسر حرام میں ڈالا گیا۔ یہ مصالحے پڑنے سے مصالحے بھی گئے۔ حرام کھانے میں اور حرام ہو گئے اور کھانا بھی ضائع ہوگیا۔

جنم ساکھی سری گورو نانک جی ص ۹۵

---

# نمازِ با جماعت اور گورو نانک جی

۳۔ ج ۔ جماعت جمع کر پنج نماز گزار

باجھوں یاد خدائے دے ہوسیں بہت خوار

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۹۷ و جنم ساکھی چھاپہ پتھر ۱۸۷۱ء ص۲۴

تاریخ گورو خالصہ ص۹۹

۴۔ ج ۔ جمع کر نام دی پنج نماز گزار

باجھوں یاد خدائے دے ہوسیں بہت خوار

# شلوک فریدا میں نماز کا حکم

۵۔ فریدا بے نماز کتیا ایہہ نہ بھلی ریت

ترجمہ:۔ اے فرید بے نمازی کتا ہے۔ یہ طریقہ غلط ہے۔

۶۔ کبھی چل نہ آیا پنج وقت میت

کبھی پانچ وقت مسجد میں۔ چل کر نہ آیا۔

۷۔ اُٹھ فریدا وضو ساج صبح نماز گزار

اے فرید اُٹھ وضو کر۔ صبح نماز پڑھ

۸۔ جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار

جو سر اللہ کے سامنے نہ جھکے۔ اس سر کو کاٹ دے۔

۹۔ جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجئے کائیں

جو سر اللہ کے سامنے نہ جھکے۔ وہ سر بیکار ہے۔

۱۰۔ کنے ہیٹھ جلائیے بالن سنڈے تھائیں

ایسے سر کو چولھے میں ہنڈیا کے نیچے۔ ایندھن کے طور پر استعمال کرو۔

گورو گرنتھ، شلوک فریدا، اردو ص۲۱۹۹

۱۔ پنج نمازاں وقت پنج پنجے پنجا ناؤں

پانچ نمازیں ہیں۔ ان کے پانچ اوقات ہیں۔

۲۔ پہلا سچ حلال دوئے تیجا خیر خدائے

سچ کہنا حلال کھانا۔ ہر ایک کے لئے خیر کی خواہش کرنا۔

۳۔ چوتھی نیت راس من پنجویں صفت ثنائے

چوتھی نیت درست کرنا۔ پانچویں حمد بیان کرنا۔

۴۔ کرنی کلمہ آکھ کے تا مسلماں سدائے

کلمہ اپنے عمل کے ذریعہ پڑھو۔ پھر مسلما کہلائے۔

۵۔ نانک جیتے کوڑ یار کوڑے کوڑی پائے

نانک کہتے ہیں کہ جس قدر لوگ جھوٹے ہیں۔ جھوٹ کو پائیں گے۔

گورو گرنتھ دار ماجھ شلوک محلہ ۱۔ اردو صـ ۱۹۱

---

## نماز ترک کرنے والوں کو یہ کہا ہے

حضرت جو فرمایا فتوی بیچ کتاب
بے نمازاں تے سگ بھلے جو راتیں رہن سنجاگ
دتی بانگ نہ جاگنی ستے رہن بھناگ
سنت فرض نہ منتی نہ منتی امر کتاب
دوزخ اندر ساڑتیں جیوں سیخیں چاڑ کتاب

جنم ساکھی ولایت والی صـ ۲۵۰

---

جنم ساکھی بھائی بالا صـ ۱۳۲ میں ہے

بابا اٹھ کھڑا ہویا اور اٹھ کر وضو کرنے لگا اتے نیلے دل کھڑا ہویا۔

---

اکالی ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۸ء

ست گورو نانک دیو جی نے ان بھرموں سے نکالنے کے لئے جنم لیا۔۔۔ آپ

مکہ، مدینہ، مصر، چین اور کابل بھی گئے اور مسلمانوں سے مل کر نمازیں پڑھ کر صرف سچائی کا پرچار کیا۔

## کرتارپور میں مکان سے متصل مسجد بنوائی

سبب کشیدگی و باعث مخاصمہ اہلِ اسلام ایں بود کہ بابا مشار الیہ متصل مکان سکونہ مسجد بنا کردہ امام برائے مسجد مقرر نمود۔ و چوں مسلمان برائے نماز مشغول می شود۔

عبرت نامہ ص ۱۴۲

## دولت خاں لودھی کے ساتھ نماز کا واقعہ

نیز ریاکاری کے رد سے حقیقت کار مراد نہیں لیا جا سکتا کیونکہ سلطان پور کی روایت یوں بیان کی جاتی ہے کہ گوروجی وہاں نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گئے اور نماز میں شامل ہوئے۔ جب نصف نماز ادا ہو گئی تو گوروجی کو کشفی طور پر معلوم ہو گیا کہ یہ نماز ریاکاری کی ہے۔ تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۲

گیانی گیان سنگھ جی نے لکھا ہے

ستادہ ہوئے جبکہ نصف نماز ‌ ‌ ‌ کیا قلب نواب کا کشف راز

## سلطان پور میں نماز ادا کی تھی

ایک سکھ ودوان نے کہا۔

کیا یہ حیرانی کی بات نہیں کہ لودھی سلطان دولت خان اور اس کے قاضی کو گورو نانک مونہہ پر کہے کہ تم مسلمان نہیں ہو اور جو کچھ کرتے ہو وہ اسلام کے خلاف ہے اور نہ یہ دعوی کرے کہ میں اصل اور سچے اسلام کا پابند ہوں اور ان کے یہ کہنے پر اگر تم مسلمان ہو تو ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ گورو نانک نے نماز پڑھی اور ان سے اقبال کرائے کہ دراصل وہ نماز نہیں پڑھ رہے تھے۔ بلکہ اپنی خود غرضیوں

یں مبتلا تھے اور اسلام کی ہدایت پر عمل پیرا نہ تھے۔

اخبار شیر پنجاب، ر نومبر ۱۹۳۸ء

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۴۱

آپ نے نماز کے پانچ نام رکھے یعنی (۱) نمازِ صبح (۲) نمازِ پیشی (۳) نمازِ دیگر (۴) نمازِ شام (۵) نمازِ خفتن۔

رسالہ سنت سپاہی امرتسر جنوری ۱۹۶۲ء

گوربانی میں ہم ... مسلمانوں کے ... پیغمبروں نماز دل ... روزہ وغیرہ کی مخالفت کم ہی دیکھتے ہیں۔ اکثر جگہ تو ان کی تعریف ہی کی گئی ہے اور عزت سے یاد کیا گیا ہے۔

آسا کبیر ص ۴۸۰

ہم مسکین خدائی بندے تمرا جس من بھاوے
اللہ اول دین کو صاحب زور نہیں فرماوے
قاضی بولیا بن نہیں آوے
روزہ دھرے نماز گزارے کلمہ بہشت نہ ہوئی
ستر کعبہ گھٹ ہی بھیتر جے کر جانے کوئی
نماز سوئی جو نیائیں بیچارے کلمہ اکلہ جانے
پانچوں مُس مصلے بچھاوے تب تو دین پچھانے
خصم پچھان ترس کر جیاں میں مار مٹی کر بھیکی
آپ جنائے اور کو جانے تب ہوئے بہشت شریکی
ماٹی ایک بھیکھ دھرنا نا میں برہم پچھانا
کہے کبیر بہشت چھوڑ کر دوزخ سیوں من مانا

## اذان - بانگ

ایک سکھ وددان رقمطراز ہیں کہ

۱۔ اذان نماز کے لئے پکار، جو مسجد کے مینار پر یا مسجد میں کھڑے ہو کر اونچی آواز سے بلند کی جاتی ہے۔ جب سنکر نمازی جمع ہو جائیں اس کا نام بانگ بھی ہے۔ اذان دینے والے کا نام موذن ہے۔۔۔ اذان کا رواج حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے سے شروع ہوا۔ اذان مکے کی طرف منہ کرکے اور کانوں میں انگلیاں ڈال کر دینے کا حکم ہے۔ گونگے، شرابی اور عورت کو اذان دینے کا حق نہیں ہے۔

مہان کوش ص۱۴۰

---

بھائی گورداس جی نے بیان کیا کہ

۲۔ آپ اذانیں (بانگیں) بھی دیا کرتے تھے کہ گورو جی مکہ معظمہ جب تشریف لے گئے تھے تو آپ سفر میں اذانیں دیتے تھے۔

۳۔ بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بن داری
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلی دھاری

وار پہلی پوڑی

---

مسٹر میکالف نے بھی گواہی دی ہے۔

۴۔ جب کبھی موقعہ آیا گورو نانک جی نے عرب کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننے والے مسلمانوں کی طرح بانگ بھی دی۔

میکالف اتہاس حصہ اول ص۱۴۷

---

۵۔ کن انگلیاں پائے تب نانک دتی بانگ
جتنی امت جمع سی سن ہوئی سن کرچانگ

جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۰۳

---

## بغداد شریف میں اذان دینا

۶۔ بابا گیا بغداد نوں باہر جا کے کیا استھانا
اک بابا اکال روپ دوجا ربابی مردانہ

دتی بانگ نماز کر سن سماں بھیا جہانا

دار یحم پوڑی ص۳۵

---

## بغداد میں اذان

۷. گورو جی ان لوگوں کے دلوں کی سیاہی کو جانتے تھے اور انہیں سمجھانے کی پوری طاقت رکھتے تھے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کانوں پر ہاتھ لئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر بالکل اسی طرح اور اسی سُر میں آپ نے اللہ اکبر بھی کہا۔ لا الہ الا اللہ۔ حی علی الفلاح بھی کہا لیکن محمد رسول اللہ نہ کہا اور بانگ کے آخری میں پنجابی کے یہ جملے بول کر اذان ختم کر دی۔

گور برا کال — ست سری اکال

چت چرن نام — گھر گھر پرنام

پر بھو کرپال — جو سر نگ جیوال

خدا تعالیٰ کو بڑا کہنا۔ اُسے یہ کہنا کہ کوئی اور اللہ نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ نیکی کے لئے کھڑے ہو جاؤ خدا کے آگے جھکنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ کہنا گورو جی کے اپنے عقیدے کے خلاف نہ تھا۔

گورو نانک چمتکار ص ۲۱۵

---

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۵

ملاں بانگ نماز کر اہ لس کریں پکار

خلقت لوک سنا ئندے لہے نہ اپنی سار

---

## منشیات اور گورو نانک جی

سکھ مذہب میں عقل کو برباد کرنے والے نشے . . . ممنوع ہیں۔

گورومت پربھاکر ص ۲۶۲

---

سکھ ودوان ڈاکٹر دیر سنگھ جی کا بیان

نہ افیون نہ بھنگ نہ شراب گور گھر میں کوئی بھی نشہ جائز نہیں ہے۔

گورو[illegible] ۱۴۲ ۳۰۱

---

واہگوروجی کا خالصہ شراب سے پرہیز کرے یہ تمام گناہوں کی ماں ہے۔۔۔ بھنگ افیون۔۔۔ وغیرہ نشوں کا استعمال کبیرہ گناہ ہے۔

رہت ناموں کا سار ص۴۶

---

خالصہ دھرم شاستر میں مرقوم ہے۔

شراب سارے پاپاں دی ماں ہے۔ خالصہ دھرم شاستر ص۴۱

---

گوروجی کا ارشاد ہے۔

گھنی خواری تن کو جو پینیدے بھنگ شراب۔

جنم ساکھی ولایت والی ص۲۵۲

---

اور ایک جگہ پر

نانک آکھے رکن دین لکھا وچ کتاب ۔ درگاہ اندر ماریں جو پینیدے بھنگ شراب

جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۵۷

---

ایک اور مقام پر

چرس افیمی پوستی چلماں چھکن پیشاب ۔ کھاں معجوناں تلیاں سیخیں لائے کباب

پینیدے بھنگ ترکا ٹیکے ظہوری نال رلائے ۔ دنیا مانٹن مستیاں درگا ملتن سزائے

جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۵۷

---

اور ایک مقام پر

بھانگ دھتورہ سرآپاں اترجائے پربھات ۔ نام خوماری نانکا چڑھی رہے دن رات

اتہاس گورو خالصہ ص۱۵۶

---

اور ایک مقام پر

درمت مدجو پیوتے بچھلی مت کھلی ۔ رام رسائن جو رتے نانک سچ عملی

آسا محلہ د ص۳۷۹

---

اور ایک مقام پر

کبیر بھانگ ماچھلی سرآپاں جو پرانی کھاہیں ۔ تیرتھ برت نیم کئے تے سب رسائل جاہیں

جو لوگ شراب وغیرہ نشے استعمال میں لاتے ہیں ان کی عقل ماری جاتی ہے اور ان کے ادا کردہ تمام مذہبی فرائض بھی رائیگاں جاتے ہیں۔ شلوک کبیر ص ۱۳۷۷

الغرض نشہ والی اشیاء کے متعلق بھی گورو نانک جی کا وہی نظریہ تھا جو اسلام نے پیش کیا ہے۔

---

## رشد و ہدایت کہاں سے حاصل کیا؟

۱۔ شمس تبریزی سبزواری ملتان شریف شمس تبریز کے روضہ کے جانب میں وہ مکان ہے جو پیر نانک کہلاتا ہے روضہ کی دیوار جنوبی میں ایک وہ مکان ہے محراب نما دروازوں کی شکل بنا ہوا ہے اس پر "یا اللہ" اور نیچے نانک صاحب کا پنجہ بنا ہوا ہے حضرت جمیس شاہ صاحب رئیس ملتان سجادہ نشین شمس تبریز سبزواری کا بیان کہ بادا صاحب گورو نانک صاحب کے والد کھائی کالو اور ان کے دادا مسمیٰ بھائی سوکھا بھی اسی سلسلہ کا مرید تھا خدا کی صفت "ہُو" ہے۔ حضرت شمس تبریزی کا ورد تھا۔ بادا صاحب کا بھی وہی ورد رہا۔

بجز یا ہُو مَن ہو دگر چیزے نمی دانم

سوڈھی مہربان جی گوروجی کے ملتان جانے کی ساکھی بیان کیا ہے۔

تب گورو نانک ملتان شہر پیر بہاؤ الدین کی درگاہ میں جائے وڈیا تب درگاہ میں خبر ہوئی پیرزادیاں کو کہ نانک دیدی ڈیرہ لٹا نکر فقیر ہوئے نکلیا ہے سے پیر بہاؤ دین دی تربت اوپر آج حجرے وچ وڑیا۔ تربت کول کو رلس دجھک کر سلام کیتی ہیں۔ از فقیر طبع ہے۔ از مرد خوب دیدار قدار۔ قد آور عجب دیدار ہے دیکھیا ہی بن آدے پیرجی عجب فقر سنی دا ہے سے آیا ہے۔ جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۱۳۷

اس سے واضح ہے کہ گوروجی ملتان کے مشہور بزرگ حضرت پیر بہاؤ الدین کے مزار پر بڑی عقیدت سے گئے تھے۔

---

۲۔ بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور مرشدی و مولائی حضرت مراد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلہ کیا۔ شہر کے باہر جانب جنوب مغرب ایک قبرستان سے ملحقہ چار دیواری ہے

اس کے اندر کھلا کمرہ ہے کونے میں ایک چبوترہ ہے اس پر بیٹھ کر چلہ کیا کرتے تھے ۹۲۷ھ میں حضرت بہلول دانا کے خلیفہ حضرت مراد کے ہاتھ پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی اور ان کے وصال کے بعد آپ نے اپنے مرشد کا بغداد میں مزار بنایا مزار کے مغربی دیوار پر یہ کتبہ لکھ کر لگوایا۔

گورو (مرشد) مراد وفات پا گئے بابا نانک فقیر نے اس عمارت کی تعمیر میں ہاتھ بٹایا جو ایک نیک مرید کی طرف سے اظہار عقیدت کے طور پر تھا۔

تاریخ ۹۲۷ھ

---

۳- حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاک پٹن شریف پر چلہ کیا۔ شیخ ابراہیم شیخ فرید ثانی جن کا کلام گورو گرنتھ میں اکثر و بیشتر ہے گورو جی اور حضرت فرید ثانی کے ساتھ دس سال تک پورے پنجاب کا دورہ کیا اور مخلوق کو خالق کا رشتہ بتایا۔

---

۴- حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اجمیری پر چالیس دن چلہ کیا۔

---

۵- گیانی گیان سنگھ کا بیان ہے کہ گورو جی سرسہ میں خواجہ صاحب کے مزار پر چاروں کونوں میں چار چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں ہیں اور وہاں کے مسلمان مجاور راوی ہیں کہ شمال مغرب کی جانب کوٹھری میں بابا نانک شاہ شیخ فرید وغیرہ چار درویشوں کے ہمراہ چلے میں بیٹھے تھے۔

تواریخ گورو خالصہ صہ ۳۶

یہاں (سرسہ شہر) میں خواجہ جعفر، بادا فرید، سائیں شیر شاہ وغیرہ چلہ کشی کرتے تھے۔ گورو جی نے بغیر کھانے پینے کے چلہ کشی کی۔ گوردھام سنگرہ صہ ۱۵۹

بمقام سرسہ شاہ عبدالشکور صاحب کی خانقاہ پر چالیس دن چلہ کیا اس خلوت خانہ کا نام چلہ بادا نانک ہے۔

---

۶- بادا ولی قندھاری حسن ابدال پر چلہ کیا حسن ابدال کی پہاڑی پر آپ کا چلہ ہے۔ آپ کا مزار قندھار میں ہے حسن ابدال کی پہاڑی پر چلہ کی زیارت کو ہر سکھ مرد عورت، بچہ بوڑھا، اس عظیم پہاڑی پر جا کر سلامی دیتے ہیں۔

---

## بغداد والے بہلول دانا کے منولی کا بیان

سید یوسف بن سید عیسیٰ بن عبداللطیف بن موسیٰ رحمۃ اللہ جو گزشتہ ۱۶۰ سال سے

بہلولؒ دانا کے مقبرے کے متولی چلے آتے ہیں ہم سے پہلے سو برسوں سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ تقریباً ساڑھے چار سو سال پہلے ایک ہندی درویش مکہ سے واپس آتے ہوئے بغداد پہنچے اور پہلے دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے والی آبادی رصافہ میں ٹھہری جہاں کہ شیخ عبدالقادر گیلانی کا مزار ہے اس کے بعد مغربی کنارے کی آبادی الکرخ میں (شیخ معروف الکرخی) بہلولؒ کی مسجد کے ساتھ والے حجرہ میں ٹھہر کر چلہ کشی کرنے لگے اس مسجد میں بہلول کا مقبرہ ہے اور یہ مسجد بغداد سے تقریباً ڈیڑھ میل ہے۔ بہلول دانا کے مقبرہ کے ساتھ والے حجرے میں جس کا رقبہ تقریباً ۳۰ + ۱۸ فٹ مربع ہے اس جگہ میں ½ ۱ + ۴ + ۴ فٹ چوکور بیٹھک بنی ہوئی ہے اور پشت پر محراب کے اندر ترکوں کے زمانے کا قدیمی ترکی کا یہ کتبہ لگا ہوا ہے۔

---

## گوروجی اسلام سے کس قدر متاثر تھے

۱۔ گورو صاحب نے عام میل جول میں برت برتاؤ میں نیز کھانے پینے میں ذات پات، کا کوئی خیال نہیں رکھا اسلامی سکوروں میں گئے اور مسلمانوں کے گھروں سے کھانا کھاتے رہے۔

گورومت درشن صفحہ ۱۱۶

---

۲۔ پروفیسر صاحب سنگھ جی نے کہا ہے۔

تیسری اداسی میں عرب، ایران، افغانستان وغیرہ اسلامی ملکوں میں ست گوروجی نے تقریباً تین سال گزارے ہیں۔ تین سال کی روٹیاں ہندوستان سے پکا کر ساتھ نہیں لے جا سکتے تھے۔

دھرم تے سدا چار صفحہ ۶۱

---

۳۔ سودھی مہربان جی نے کہا ہے۔

مسلمان گوروجی کو ان کے بچپن سے ہی پیار اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے چنانچہ ان کا بیان ہے کہ جب ان کے والدین نے ان کے علاج وغیرہ کے لئے ایک مسلمان سیانے کو بلایا تو اس نے گورو جی کے بارے میں فرمایا۔

رکھ پیراں دی ہودے تو کو قدرت مرشدے

علی دی ہودے تو کو پناہ خدائے دی بندے

توکو مدح حضرت رسول دی ہووے توکو نانک،
توبخشیا درح خدائے داحق تعلےٰ توبخشیا ہیں

جنم ساکھی گورو نانک جی صہ۱۷

۴۔ پادری ہیوز نے کہا ہے۔

جنم ساکھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل عمر میں نانک (بانیٔ ہندو تھا) صوفیاں کی تاثیر سے سخت متاثر ہوا اور ان صوفیوں کی پاک صاف طرز زندگی نے جوان دنوں بکثرت شمالی ہند اور پنجاب میں منتشر تھے، بڑا گہرا اثر اس پر کیا۔ اس بات سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ جس ہندو پر اہل اسلام کی تاثیر ہوگی اس کے کوائف میں تصوف کے نشان پائے جائیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ سکھوں کے گروں کی تعلیمات میں ہم صاف صاف تصوف کی آمیزش پاتے ہیں۔

ڈکشنری آف اسلام صہ ۵۸۳-۵۹۱

۵۔ ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے۔

سکھ فرقہ اسلام سے زیادہ قریب اور ہندو مت کی شرک پرستی سے بہت دور ہے۔ فرقہ کے بانی گورو نانک صوفی مشرب بزرگ تھے اور اللہ کو واحد مانتے تھے اور حضرت محمدؐ صاحب کو خدا کا نبی تصور کرتے تھے لیکن بعض مسلمان بادشاہوں کے سیاسی اقدامات کی وجہ سے یہ فرقہ اسلام سے دور ہوتا چلا گیا۔ ہندوؤں نے بڑی چالاکی سے انہیں گلے لگا لیا۔

ایرانی علماء سے مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ ایشیا میں مسلمانوں کا مستقبل بہت شاندار ہے افریقہ اور ایشیا کی سیاست میں مسلمان بہت اہم کردار ادا کرنے والے ہیں۔ ۱۳ر جنوری ۱۹۶۶ء اخبار جنگ کراچی

گورو نانک جی کو اولیاء اللہ اور ان کے خلفاء کی صحبت نے اس قدر موحد اور عاشق رسول بنا دیا کہ ہندوؤں کی شرک پرستی ہمیشہ کے لئے قوم سکھ سے دور ہوگئی اب اس قوم میں کبھی بت پرستی نہیں آئے گی۔ گورو نانک کہتے ہیں۔

۱۔ "گورو کا سکھ زنار نہ پہنے اور تلک نہ لگائے۔"

رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ منقول از خالصہ دھرم شاستر صہ۱۶۷

۲۔ "تلک دھاگہ (زنار) کاٹھ کی مالا اختیار کرے وہ تنخواہیا (قابلِ سزا ہے)"

خالصہ دھرم شاستر ص ۱۶۸

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرَةِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

## ویدوں میں توحید کی تعلیم

(۱) امنت باللہ (۲) ویدوں میں توحید کی تعلیم۔

۱۔ الف۔ اللہ کویا ذکر غفلت منوں وِسار
سانس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۸۴

بید کیتی بھید نہ جانا
نہ تس مات پتا ست بھرانا

ترجمہ:۔ ویدوں اور دوسری کتابوں نے اللہ کے رشتہ کو نہیں پایا۔ وہ ماں باپ اور بھائی بندر شتوں سے پاک ہے۔

سگلے سبل آپائے سمائے الکھ نہ لکھنا جائی ہے

وہ خود ہر ایک چیز کا کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے اور وہی ورا اوری ہے۔

گورو گرنتھ راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۶۳۸

کبیر کو سوامی ایسا ٹھاکر
جاکو مائی نہ باپو رے

ترجمہ:۔ کبیر نے کہا ہمارا مالک (خالق) ایسا معبود ہے جس کی نہ کوئی ماں ہے نہ باپ

## گورو گرنتھ میں توحید باری تعالےٰ

۱۔ صاحب میرا ایکو ہے
ایکو ہے بھائی ایکو ہے

ترجمہ:۔ میرا مالک ایک ہے۔ ہاں ہاں بھائی وہ ایک ہے

۲۔ آپے مارے آپے چھوڑے
آپے لیو — دیئے

وہی مارنے والا اور زندہ کرنے والا۔ وہی دے کر خوش ہوتا ہے

۳۔ آپے دیکھے وگسے
آپے ندر کرےئے

وہی جس پر چاہتا ہے۔ اپنے فضلوں کی بارش کرتا ہے۔

۴۔ جو کچھ کرنا سو کر رہیا اور نہ کرنا جائی

وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے بغیر اور کوئی نہیں۔

۵۔ جیبا در تے تیسو کہیئے سب تیری وڈیائی

جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے ہم وہی بیان کرتے ہر چیز اس کی حمد بجا کر رہی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب اُردو ص ۵۳۲

---

## گورونانک جی اور کلمہ طیبہ

۱۔ کلمہ یاد کر نفع اور کت بات

نفس ہوائی رکن دین تس سیوں ہو نہ مات

اے رکن الدین کلمہ طیبہ کو ہمیشہ یاد کرتے رہو اس سے بڑھ کر نفع مند کوئی بات نہیں حرص و ہوا کے پیچھے پڑھنے سے انسان ماند ہو جاتا ہے۔

ولایت والی جنم ساکھی ص ۲۳۶ جنم ساکھی بھالا ص ۲۳۱

---

۲۔ پیغمبر کلمہ آکھیا الو اک خدائے

سبھنا اندر اک ہے گھٹ ودھ کہی نہ جائے

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۹۷

---

۳۔ پاک پڑھیوس کلمہ ہکس دا محمد نال ملائے

ہویا معشوق خدائے دا ہو یا نیں ابے

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۱

---

۴۔ منہ تے کلمہ آکھ کے دوئی دروغ کمائے

آگے محمد مصطفٰے اسکے نہ تنہا چھڑائے

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۳

---

۵۔ کلمہ آکھیا ایہہ گن ہوتے گناہوں پاک،

آگے کرے گناہ پھیر بہشتوں ملے طلاق

کوئی انسان کلمہ پڑھنے کے بعد پھر گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو ایسا شخص بہشت کا وارث نہ نہ ہو سکے گا۔

جنم ساکھی بھائی بالا صـ ۱۷۸

۶ کرنی کلمہ آکھ کے تاں مسلماں سدائے

وار ماجھ سلوک محلہ ۱ صـ ۱۴۱

۷۔ مکہ معظمہ جانے والے لوگوں سے راستہ میں ایک پہاڑ پر کلمہ پڑھایا جاتا ہے۔

مکے دے راہ وچ اک بڑا آدمی ہے اوہ دستوں اسیں پہاڑاں تے چڑھدے

ہاں سو اوہدے ہتھ نال کلمہ پڑھالواندے ہاں جس نال پہاڑ چاڑھدے ہن۔

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ ۳۰۴

۸۔ گورو گرنتھ کوش میں کلمہ کے متعلق یہ مرقوم ہے۔

کلمہ مسلمانوں کا مول منتر جو اس طرح ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی کوئی نہیں ہے قابلِ پرستش سوائے اللہ کے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں

گورو گرنتھ کوش صـ ۲۶۷

۹۔ جنم ساکھی میں یہ لکھا ہے۔

سوئی کلمے پاک جو منّے رب کلام

کلمہ اس شخص کو پاک کر سکتا ہے جو خدا تعالےٰ کے کلام پر ایمان لانے والا ہو۔

جنم ساکھی بھائی بالا صـ ۱۸۳

## گورو نانک جی اور ہستی باری تعالیٰ

گورو جی نے بغداد کے مسلمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے خود ہی اپنا تعلق اسلام کی بیان کردہ توحید سے ظاہر کیا تھا جیسا کہ پروفیسر کرتار سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے وہاں کے مسلمانوں کے سامنے یہ بیان کیا تھا۔

صرف اس وجہ سے کہ میں اس خدائے واحد کا پرستار ہوں۔ اس جلسا ...

جس کے برابر اور کوئی نہیں اس خدائے واحد کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرانے کے سبب سے میں مسلمان کہلانے والوں سے زیادہ اسلام کی خالص توحید کے قریب ہوں۔

جیون کتھا گورو نانک جی ص ۳۲۲

ایک مشہور فارسی مصنف محسن فانی نے گورو نانک جی کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ

نانک قائل توحید باری بود باموریکہ مسطوق شرع محمدیست

دبستان مذاہب ص ۲۲۳

رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء

نانک رب دی ایکتا دا قائل سی تے اوہناں گلاں نوں مندا سی جو شرع محمد دے انوکول ہیں۔

۱۔ صاحب میرا ایک ہے اور نہیں بھائی ۔ کرپا تے سکھ بابا ساچے پر تائی

ترجمہ:۔ میرا خالق اور مالک ایک ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اس کے فضل سے ہی انسان سکھ اور آرام پا سکتا ہے۔

۲۔ کہہ نانک گر کھوئے بھرم ۔ ایکو الہ پار برہم

اے نانک اعلان کر دے کہ مرشد نے تمام بھرم دور کر دیئے۔ اللہ ایک ہے اور پار برہم ہے۔

گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ص ۱۱۳۶

## عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ ہے

۱۔ ایکو جپ ایکو صالاح ۔ ایک سمرا ایکو من آہ

ترجمہ:۔ خدائے واحد کی پرستش کرتے رہنا۔ اپنا دل بھی اس سے لگائے رکھنا چاہیئے۔

۲۔ ایکس کے گن گاؤ اننت ۔ من تن جاپ ایک بھگونت

حقیقی تعریف و عبادت کے لائق۔ تن من سے اس کی عبادت کرنی چاہیئے

۳۔ ایکو ایک ایک ہر آپ ۔ پورن پور رہیو پربھو بیاپ

وہ ہر جگہ موجود ہے۔ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں ہے۔

۴۔ انک بستھار بک نے بھجے ایک ارادھ پرا چھنت گئے

تمام کائنات اسی کی قدرت کا مظہر ہے اس کی عبادت سے کسی کی حاجت نہیں رہتی۔

۵۔ من تن انتر ایک پربھ راتی گرد پرساد نانک اک جاتا

ہمارے تن من میں وہی سمایا ہوا ہے۔ نانک جی گرو کی رحمت سے شناخت کر لیا ہے۔

گوڑی سکھمنی محلہ ۱ صفحہ ۲۳۰

## سکھ دھرم میں بت پرستی کے خلاف

۱۔ گھر میں ٹھاکر نندر نہ آوے گل میں پاہن لے لٹکاوے

ترجمہ۔ خدا اپنے اندر موجود ہے مگر انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ گلے میں مورتیاں لٹکائے پھرتے ہیں۔

۲۔ بھرمے بولا ساکت پھرتا نیر بروکے کھپ کھپ مرتا

ایسے شخص بھرم میں مبتلا ہیں۔ پانی کو بلو کر اپنا وقت خراب کرتے ہیں

۳۔ جس پاہن کو ٹھاکر کہتا اوہ پاہن لے اس کو ڈوبتا

لوگ پتھر کی مورتیوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ مورتیاں لے ڈوبتی ہیں۔

۴۔ گناہ گار ون حرامی پاہن ناؤ نہ پار گرامی

وہ گناہ گار اور نمک حرام ہیں۔ ایسے لوگ کنارے کو پا نہیں سکتے۔

۵۔ گور مل نانک ٹھاکر جاتا جل تھل مہیل پورن بدھاتا

سچے گورو کے ذریعہ سے اللہ کو پا لیا۔ وہ بحر و بر میں موجود ہے اس سے کوئی جگہ خالی نہیں۔

راگ سوہی محلہ ۵ صفحہ ۱۱۶۳

## پتھر کی مورتیوں کو خدا کہنے سے اعمال ضائع ہوتے ہیں

۱۔ جو پاتھر کو کہتے ہیں دیو تاکی برتھا ہووے سیو

جو مورتیوں کو پوجا کرتے ہیں۔ ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

۲۔ جو پاتھر کی پائیں پائے تس کی گھال اجائیں جائے

جو لوگ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی محنت برباد ہو جاتی ہے۔

۳۔ ٹھاکر ہمرا سدا بولتا سرب جیا کو پربھ دان دیتا

ہمارا خدا تو ہمیشہ بولتا ہے۔ تمام کو بخشش کرتا ہے۔

۴۔ انتر دیو نہ جانے اندھ بھرم کا موہیا پاوے پھند

اندر اللہ ہے اندھے نہیں جانتے۔ بھرم کے مارے جال میں پھنس رہتے ہیں۔

۵۔ نہ پاتھر بولے نہ کچھ دیئے پھوکٹ کرم نہپھل ہے سیو

پتھر کی مورتی نہ بولتی ہے نہ دے سکتی ہے۔ اس کی پرستش پھوکٹ ہے۔

۶۔ جے مرتک کو چندن چڑھاوے اس تے کہو کون پھل پاوے

مردہ کو صندل کی آگ میں جلا دے۔ اس سے اس کو کیا فائدہ ہووے۔

۷۔ جے مرتک کو بشٹا ماہ رلائی تاں مرتک کا کیا گھٹ جائی

مردے کو کوڑے کرکٹ میں پھینک دیں۔ اس مردے کا کیا گھٹ گیا۔

۸۔ کہت کبیر ہوں کہوں پکار سمجھ دیکھ ساکت گاوار

کبیر پکار پکار کر کہتے ہیں۔ اے بیوقوف لوگوں سوچو سمجھو دیکھو

۹۔ دوجے بھائے بہت گھر گالے رام بھگت ہے سدا سکھالے

مشرک گھر بہت تباہ ہو گئے۔ رام بھگت ہی ہمیشہ سکھ چین سے ہیں۔

گورو گرنتھ راگ بھیروں محلہ ۵ اردو صہ ۱۸۵۱

۱۔ اندھے گونگے اندھ اندھار پاتھرے پوجہنہ مگدھ گوار

ترجمہ:۔ مشرک اندھے اور گونگے ہیں ظلمت کا شکار ہیں۔ بہت بیوقوف جن پتھروں کو پوجتے ہیں۔

۲۔ اوہ جان آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار

وہ خود پانی میں ڈوبے ہیں تم کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب وار بہاگڑا شلوک محلہ ا ص ۸۶۳

۱۔ دیوا دیوی پوجیئے بھائی کیا مانگو کیا دیہہ

اے بھائی دیوی دیوتاؤں سے کیا مانگو یہ کیا دے سکتے ہیں

۲۔ پاہن نیر پکھاریئے بھائی جل مینہ بوڈ ہیہ تیہہ

ان بتوں کو پانی میں دھونے کی کوشش کی جائے تو ڈوب جاتے ہیں۔

گورو گرنتھ راگ سورٹھ محلہ ا۔ اردو ص ۹۹۹

۱۔ مائی کے کر دیوی دیوا تس آگے جیو دیہی

مٹی کے دیوی دیوتا بنا کر رگ ان کی پرستش کرتے ہیں اور جاندار چیزیں بھینٹ چڑھاتے ہیں۔

۲۔ ایسے پیتر تمہارے کہیے آپن کہیا نہ لیہی

ایسے بزرگ ہیں جو خود اپنے منہ سے کچھ مانگ کر بھی نہیں لے سکتے۔

۳۔ سرجیو کاٹے نرجیو پوجے انت کال کو بھاری

جاندار کو کاٹتے ہیں اور بے جان کی پوجا کرتے ہیں۔

۴۔ رام نام کی گت نہیں جانی بھے ڈوبے سنساری

خدا سے دور اور ان کا انجام ہلاکت ہوگا۔

۵۔ دیوی دیوا پوجہیہ ڈولینہ پار برہم نہیں جانا

وہ دیوی دیوتاؤں کی پوجا میں بھٹک رہے ہیں خدا کی معرفت نہیں جانتے۔

۶۔ کہت کبیر اکل نہیں چیتیا بکھیا سیدل پٹانا

کبیر جی کہتے ہیں کہ ایسے لوگ خدا کی پرستش نہیں کرتے اور زہر سے چمٹ رہے ہیں ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ص ۵۰۵

منم کشتنم کوہیاں پر فتن
کہ اُن بت پرستند و من بت شکن

میں فساد سے بھرے ہوئے پہاڑوں کو مارنے والا ہوں کیوں وہ بت پرست ہیں اور میں بت شکن ہوں۔

دسیم گرنتھ ص ۱۲۵

## (۲) ملائکہ

دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان میں توحید کے ساتھ ملائکہ کا وجود ضرور قرار دیا ہے۔ ملائکہ کا کام لوگوں کے دلوں میں نیکی کی تحریک پیدا کرنا ہے فرشتہ اللہ اور بندوں کے درمیان ایک لطیف واسطہ

یں گرنتھ صاحب میں ملائکہ کا وجود از بس ضروری قرار دیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے۔

۱۔ صدق صبوری صادقاں صبر توشہ ملائیکاں
دیدار پورے پائساں تھاؤں ناہی کھائیکاں

ترجمہ:۔ ملائکہ اللہ کا وجود ایسا ہے۔ جنھیں کھانے پینے کی احتیاج نہیں۔ اور ان کی خوراک صبر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ وار شلوک محلہ ا ص ۱۰۵

۲۔ دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی
یں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر کے جان لی ہے کہ یہ دنیا مقام فانی ہے اور میرے سر کے بال عزرائیل فرشتہ نے پکڑے ہوئے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ا ص ۱۱۳۴

ولی نعمت برادران دربار ملک خانائے
جب عزرائیل بستنی تب چکارے بدائے

تیرے صدقہ وخیرات کرنے والے سرپرست بھائی دربار جائداد اور مکانات کس کام آئیں گے جبکہ موت کا فرشتہ عزرائیل تجھے آکر باندھ لے گا۔

گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ ص ۱۱۳۸

عزرائیل یار بندے جس تیرا آدھار
گناہ اس کے سگل عفو تیرے جن دیکھن دیدار

اے خدا جس شخص کو تیرا سہارا ہے موت کا فرشتہ عزرائیل اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے جملہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تیرے بھگت تیرے دیدار کے ہی خواہشمند رہتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ ص ۱۱۴۰

پاپ کریند رسر پر مٹھے عزرائیل پھڑے پھڑ کٹھے
دوزخ پائے سرجنہارے لیکھا منگے بانیاں

گناہ کرنے والے لوگوں کو عزرائیل فرشتہ بہت سزا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں گرائے گا اور ان سے حساب لے گا۔ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص 1635

حق حلال بجور دکھانا دل دریاؤ دھوئہ ہو میل
پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوزخ ٹھیلا

جو لوگ حق حلال کی کمائی کھائیں گے۔ وہ اپنے دل کی تمام میل کو دھو ڈالیں گے۔ اور وہی پیر کو پہچانیں گے ایسے لوگوں کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ عزرائیل انہیں دوزخ میں نہ دھکیل سکے گا۔

گورد گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۰۲۹

---

ساڑھے ترے من دیہوری چلے پانی ان
آئیو بندہ دنی وچ وت آسونی بن
ملک الموت جان آوسی سب دروازے بھن
تنہاں پیاریاں بھائیاں اگے دتا بن
دیکھو بندا چلیا چہو جیناں دے کن
فریدا عمل جے کیتے دنی وچ درگاہ آئے کم

ساڑھے تین من وزنی جسم پانی اور اناج کے سہارے پر چل رہا ہے۔ جب ملک الموت تمام دروازے توڑ کر آجائے گا تب پیارے بھائی اور دوسرے عزیز رشتہ دار اسے کفن میں لپیٹ لیں گے اور پھر اُسے چار آدمی اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ فرید جی کہتے ہیں کہ دنیا میں کئے گئے نیک اعمال ہی آخرت میں انسان کے کام آئیں گے۔

گورد گرنتھ صاحب شلوک فریدا ص ۱۳۸۰

---

اسرائیل جبرائیل میکائیل پچھان
عزرائیل فرشتہ چار موکل جان
چاروں وارث تخت دے حکمی بندے چار
سدا حضوری تس رہن جو کیتو اوتار

جنم ساکھی اردو ص ۲۴۱

---

## (۳) کتبہ

# گرنتھ میں قرآن شریف کا ذکر

گورو گرنتھ صاحب میں قرآن کریم کا بھی ذکر موجود ہے اور بیان کیا گیا کہ یہ کل یگ کے زمانے کے لئے قابلِ عمل کتاب ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔

۱. کل پروان کتب قرآن — پوتھی پنڈت رہے پوران

کل یگ کے زمانے کے لئے، صرف قرآن کریم ہی منظور شدہ کتاب ہے

۲. نانک ناؤ بھیا رحمان — کرکرتا تو ایکو جان

صفت رحمانیت جلوہ گر ہے۔ کرتا پرکھ اور رحمن ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ا ص ۱۴۴۵

کل میں وید اتھربن ہوا ناؤں خدائی اللہ بھیا

نیل بستر کپڑے پہرے ترک پٹھان عمل کیا

کل یگ کے زمانے میں وید اتھربن منظور شدہ کتاب ہے کہ خدائے تعالیٰ کا نام اللہ بیان کر رہی ہے اور رحمن جس پر نیلے رنگ کے کپڑے پہننے والے ترک اور پٹھان عمل کر رہے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب دار آسا شلوک محلہ ا ص ۴۲۹

لکھیا وچ قرآن دے اکو پاک الاہ — دو جا نور محمدی بھیا رسول خدائے

بنا رسول خدائے دے نجا ہوا نہ کوئے — ہوئے جو مسلمان کو کہے نصیب سوئے

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۱۳

پڑھے پکار قرآن بوہ خاطر جمع نہ ہوئے

جو راہ شیطانی گم تھئے پہنچیا جان نہ کوئے

قرآن کریم کو بہت پڑھتے ہیں مگر جمعیت باطنی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا یہ سبب ہے کہ جو لوگ شیطان کی راہ میں گم ہو گئے ہیں در اصل قرآن سے منہ پھیرے ہیں۔

ساکھی بھائی بالے والی وڈی

سوئی قاضی جن آپ تجیا　　　　اک نام کیا ادھارو
ہے بھی سوئی جلے نہ جاسی　　　　سچا سر جن ہارو
پنج وقت نماز گزارے　　　　پڑھے کیتب قرآنا
نانک آکھے گور سد یہی　　　　رہیو پینا کھانا

قاضی وہ ہے جو خودی خود پسندی کو مٹا دیتا ہے۔ صرف اللہ کو ہی اپنا سہارا بناتا ہے۔ خدا موجود ہے آئندہ بھی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے ہر چیز کا خالق ہے۔ قاضی دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے۔ اور قرآن پڑھتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ تم کو قبر بلا رہی ہے یہ کھانا پینا یہیں رہ جائیگا۔

گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱۔ اردو ص ۳۲

ترہی حرف قرآن دے تیہی سپارے کہیں　　　　تس وچ بہت نصیحتاں سنکر کرو یقین

قرآن کریم کے تین حروف اور تیس ہی سپارے کئے گئے ہیں اور اس میں بہت نصیحتیں ہیں تم سنکر یقین کرو۔

ساکھی بھائی بھالا دالی وڈی ص ۴۲

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۸

۱۔ چار کیتبیں اک ہے، چاروں قول خدائے
چاروں قدم ثواب دے قاضی دل وچ لائے

۲۔ سنو سید کریم دین چاروں من کتاب
چاروں قول خدائے دے ردیاں چڑھن عذاب

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۶۶

۳۔ م۔ مرشد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچائی دربار

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۳۲

۴۔ گورو جی نے خود بھی ان چاروں کتب کے نام بیان کئے ہیں۔
دیکھ توریت انجیل نوں زبور ے فرقان
ایہو چار کتب ہیں پڑھ کے دیکھ قرآن

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۹

گوروجی نے اپنے متعلق بیان کیا ہے

انساں نوں حکم پاک خدائے دا ہویا ہے جو چاروں کیتباں اوپر عمل کرد۔ اب پڑھے گڑھے ثواب ناہیں عمل کرنا ثواب ہے۔ ہور پڑھنا گڑھنا درکار ناہیں۔ خاصہ مطلب عمل کرنا ہے۔ خداوند نے فرمایا ہے۔ اس آخری زمانہ میں بغیر بندگی اتنے نیک عملاں باجھ خلاصی ناہیں۔

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۷

---

# قرآن کریم اور گورو نانک جی

۱۔ کل پروان کتب قرآن — پوتھی پنڈت رہے پوران
نانک ناؤں بھیا رحمان — کر کرتا تو ایکو جان

رام کلی محلہ ا ص ۹۰۳

---

اس کے معنی سوڈھی مہربان جی کے نزدیک گورو نانک جی نے اس کی تشریح خود ہی کی ہے۔

کل کے لکھے کیتب قرآن پروان ہیں نہ پوتھی ہی چلتی ہے اور نہ پوران ہی چلتا ہے اور یہ سب رہے ان کا امر رہیا۔ سب رہے کل وچ امر ہو دکلیوگ ہیں حکم کیتب کا قرآن کا۔ اے نانک جس کو تم رام کہتا ہے۔ تس کا نام رحمان بھیا۔ تو کاہے کو زور کرتا ہے تو رام کو اور رحیم کو ایکو جان۔ جیسے کرتا پورکھ ایکو ہے دوئے نہیں۔

جنم ساکھی گورو نانک جی ص ۲۳۵

---

۲۔ گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک گورو نانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

را — رام رحیم پورا قرآن — مطلب ایکو دوئے زبان

تواریخ گورو خالصہ ص ۸۸۵

---

۳۔ ذال — ذلیل نہ ہوئے تو جپے منن حق فرمان
سوئی سب پستک کہن سوئی کہے قرآن

جنم ساکھی ۱۸۷۱ء والی ص ۲۴

---

۴- قرآن کیتب کمائیے کھبوڈی ات تن لائیے
سچ بوجھن آن جلائیے بن تیل دیوا ایویں بلے
کرپا ن صاحب ایویں ملے

ولایت دالی جنم ساکھی ص۱۶۹ جنم ساکھی بھائی بالا ص۳۰۳

گورو نانک جی اپنے اس ارشاد کی خود ہی یوں تشریح کی ہے۔

شیخ جی قرآن جو کہتاہے اس پر عمل کرو اور خداتعالےٰ سے ڈرو۔ ڈرتے ڈرتے صراط مستقیم پر چلو۔ قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرو۔ اور یہ خوف اس میں بتی بناؤ۔ اور قرآن شریف پر جو عمل ہوگا وہ اس میں تیل ہوگا۔ یہ دیا بتی ہوگا۔ اور خداتعالیٰ کا سچا نام اُسے آگ کی مانند ہوگا۔ اور اس طرح جوت جگ اُٹھے گی۔ اور چراغ روشن ہوجائے گا۔ پھر دل منور ہوجائے گا۔ اور اس طرح اس عالم کائنات کا مالک اس کے دل میں بس جائے گا۔ اس کی نظر بہت وسیع ہوجائے گی۔ اس طرح بغیر تیل کے چراغ روشن ہوجائے گا۔ اور پھر اُسے اللہ تعالےٰ مل جائے گا۔

جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی ص۲۷۵

۵- جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۷۴

تریئے کونڈاں بھالیا تریئے سودھے بھید
توریت انجیل زبور ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا قرآن کیتبھرے کل جگ میں پروان

یعنی۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طرف ڈھونڈ کی اور بہت تحقیق سے کام لیا۔ میں نے توریت انجیل اور زبور تینوں کتب کی چھان بین کی ہے اور دیدوں کو بھی خوب پڑھا سنا اور دیکھاہے۔ میری اس تمام تحقیق اور چھان بین کا نتیجہ یہی ہے کہ موجودہ زمانہ کے لئے قرآن شریف ہی منظور شدہ کتاب ہے۔

۶- صاحب دا فرمایا لکھیا وچ قرآن
بناں عبادت بندگی ہور عمل شیطان

تواریخ گورو خالصہ ص۳۰۶

## گوروجی قرآن کی قسم کو ناپسند کرتے تھے

۷۔ کھادن قسم قرآن دی کارن دنی حرام

آتش اندر ساڑئیں آکھے بنی کلام

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۹

یعنی۔ گوروجی کے نزدیک قرآن کریم تو عمل کرنے کے لئے ہے جھوٹی سچی قسمیں کھانے کے لئے نہیں۔

---

## آپ نے مکہ معظمہ کے سفر میں قرآن کریم رکھا تھا

۸۔ جب آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو آپ کے پاس قرآن کریم بھی تھا۔

جنم ساکھی اردو ص ۱۴۹

---

## آپ کا قرآن کریم

۹۔ گوروہر سہائے (ضلع فیروزپور) میں ایک قرآن شریف رکھا ہوا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یہ قرآن شریف ہے جسے گورونانک جی مکہ (معظمہ) اور مدینہ کے سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

اخبار خالصہ سماچار امرتسر ۸ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

اب معلوم ہوا ہے کہ یہ قرآن شریف ضائع کردیا گیا ہے۔

۱۰۔ مہربان مولا توہی ایک پیر پیغمبر شیخ

دلاں کا مالک کرے ہاک قرآن کتیب تے پاک

اے مولا! حقیقی مہربان تو ہی ایک ہے تمام پیر اور پیغمبر اور شیخ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ قرآن کریم تمام کتب سماویہ سے مقدس ہے۔

گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ص ۱۰۸۳

## (۴) رسول

## گورو گرنتھ میں رسول کریم کا تذکرہ

۱۔ اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈرے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول

جن لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت نہیں۔ وہ اس دنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے اور مرنے کے بعد بھی ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

---

۲۔ جے نور محمدی ڈٹھے بنی رسول
نانک قدرت دیکھ خودی گیو سب بھول

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے کئی انبیا کو پیدا ہوتے دیکھا۔ اے نانک خدا کی قدرت دیکھ کر اپنی خودی بھول گیا۔

جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۷۷

---

۳۔ م ۔ محمد من تو من کتیباں چار
من تو اک خدائے نوں خاصا جس دربار

رسول اللہ صلعم کو مان اور چار کتابوں کو مان اور ایک خدا کو مان جس کا دربار خاص ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۸۵

---

لو نام چراچر کا چو گنا کر دتا — دو ملا کر پانچ گن کا ٹو بیس بنا
جو باقی رہے سو نو گن دو نو ہور ملا — نانک اسس بدبر کے نام محمدؐ نو بنا

احمدؐ

ا۔ح۔م۔د

۱۶ = ۴×۴

۱۸ = ۲ + ۱۶

۹۰ = ۵×۱۸

۲۰) ۹۰ (۴

۸۰

۱۰

۹۲ = ۲ + ۹ ×۱۰

محمدؐ کے ۹۲ ابجد

حیّ ۔ح ی ی ۳ حرف

۱۲ = ۳ ×۴

۱۴ = ۲ ×۱۲

۷۰ = ۵ ×۱۴

۲۰) ۷۰ (۳

۶۰

۹۰=۹×۱۰

۹۲ = ۲ + ۹۰

محمد کے ابجد ۹۲

محمدؐ کے ابجد

م = ۴۰

ح = ۸

م = ۴۰

د = ۴

۹۲ محمد کے ابجد

ابجد کا حساب

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
| ا | ب | ج | د | ہ | و | ز |
| ۸ | ۹ | ۱۰ | ۲۰ | ۳۰ | ۴۰ | |
| خ | ط | ی | ک | ل | م | |
| ۵۰ | ۶۰ | ۷۰ | ۸۰ | ۹۰ | | |
| ن | س | ع | ف | ص | | |
| ۱۰۰ | ۲۰۰ | ۳۰۰ | ۴۰۰ | ۶۰۰ | | |
| ق | ر | س | ت | خ | | |
| ۷۰۰ | ۸۰۰ | ۹۰۰ | ۱۰۰۰ | | | |
| ذ | ض | ظ | غ | | | |

ربّ ۲ حرف

۸ = ۲×۴

۱۰ = ۲+۸

۵۰ = ۵×۱۰

۲۰) ۵۰ (۲

۴۰

۹۲=۲+۹×۱۰

محمد کے ۹۲ ابجد

حبیب اللہ کے ۸ حروف

۳۴ = ۲ + ۳۲ = ۸×۴

۱۷۰ = ۵ ×۳۴

۲۰) ۱۷۰ (۸

۱۶۰

۲+۹×۱۰

۹۲ محمدؐ کے ابجد ۹۲

# جنم ساکھی میں رسول کریم اور چاروں صحابہ کا ذکر

۴۔ حمد ثنائی رب نوں دوئم نبی رسول
سوئم چاروں یار ہوں پڑھ کلمہ پوے قبول
لکھیا دُھر درگاہ دے اِکو پاک الائے
اُپر کلمہ نبی دا پڑھیا ہوئے پاک اورائے
تد قاضی ہوسی آپ رب منتی نبی رسول
پچھسی کھول کتاب نوں نیک بداں سب مول
سب چھڈ پچھسی امتی جناں کے سوال عذاب
حضرت کا فرمایا لکھیا وچ کتاب
تس روز محشر جیہڑے ہوسن سوئی خراب
جو دتی بانگ نہ جاگدے سُتے پئے ناپاک
عزرائیل فرشتہ آکر کرے خراب
سور شراب حرام ہے بیجا بھنگ گنا

جنم ساکھی بھائی بالے والی اردو صـ ۱۷۳

۵. آکھے قاضی رکن دین سُن نانک درویش
ایتھوں کلمے پاک جو سو اللہ دے درویش
اول نائے خدائے دا دوئم نبی رسول
نانک کلمہ یاد کر درگا پوے قبول
لکھیا دھر درگاہ دے اکس باجھ نہ کوئے
کے محمد امتی کلمہ پاک بگوئے
صاحب کا فرمایا لکھیا وچہ کتاب
دوزخ جلائے نہ پون جو پڑھدے کلمہ پاک
نہ بیسے روزے جو رکھن پنج وقت نماز
بہشت تناں کو جو وڈی لھتے سب عذاب
آتش دوزخ حاویہ کا فرنت جلن
مسلماں مسلمی جیسے خاکوں سنگ ملن
قائم ہوئے قیامتی دُت نہ اُوں جان
وکنل روح امانتی جیسے ثابت رکھے ایمان

جنم ساکھی بھائی بالے والی اردو صـ ۱۷۷

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ ۱۱۴

۶۔ پیغمبر اُسے کہتے ہیں جو پیغام لانے والا ہو اور تمہارا جو رسول ہے ، وہ خدا تعالےٰ کا پیغام لایا ہے۔ اگر تم لوگ بندگی کروگے تو جنت کے وارث ہوگے اور اگر دشمنی اور عداوت کروگے تو جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہوگا۔

---

## گورو جی نے رسول کریم پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے

۷۔ ص۔ صلاحیت محمدی مکھ ہی آکھونت

خاصہ بندہ سجیاں سرمتراں ہوں مت

رسول کریم کو "سرمتراں ہوں مت" حضور تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۲۶

## ختم المرسلین اور خاتم النبین کی شہادت دی ہے

۸۔ میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ صاحب اس سے قبل آپ نے خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ کو دنیا میں بھیجا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص ۱۵۱۔ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۴

۹۔ پھیر حکم رب دا ایس رونس ہویا ہے جو جب پیغمبران دا ختم محمد مصطفےٰ دنیا وچ بیڑا چائے گیا ہے۔

آنحضرت خاتم النبین کی غلامی اور ان کی پیروی انسانی نجات ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۶

## گورو جی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی

۱۰۔ اول آدم لبش ہوئے دو جا برہما ہوئے

تیجا آدم مہاند یو محمد کہیں سب کوئے

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۰۶

۱۱۔ یہ بھی آپ کا ارشاد ہے۔

لے پیغمبری آیا اس دنیا دے ماہے

ناؤں محمد مصطفےٰ ہوا بے پرواہ ہے

جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۱

۱۱۔ اول ناؤں خدائے دا دردواں رسول
شیخاںبنت راس کرتاں درگاہ پویں قبول

جنم ساکھی ولایت والی صہ ۱۶۸

## محمد صلعم کی صورت اللہ کی صورت

۱۳۔ خدائے دا فرمان ہویا کہ میں تیری شبیہہ نہیں توں میری شبیہہ ہیں۔ جیسے اپنے سروپ دی خاص صورت ہر جگہ ہے۔ پر صاف شیشے وچ صاف صورت نظر آؤندی ہے تیسے ہی میں سبھناں وچ ہاں۔ پر تیرا صاف آئینہ ہے۔ سو تیرے وچ میری شبیہہ نظر آوندی ہے۔

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صہ ۶۵۔ جنم ساکھی بھائی بالا صہ ۱/۵۶ اردو صہ ۶۳

## آنحضرت کا دین عالمگیر دین ہو گا

۱۴۔ بابے کیہا تساڈے پیغمبر نے مکے وچ تپ کیتا سی سو اوتھوں اکاش بانی ہوئی۔ جو کچھ درمنگ تاں اوس کیہا کہ میرا ایہ پنتھ چلے جو سب مذہب اوس وچ رل جاون تاں اوسدی عرض قبول ہیں۔

جنم ساکھی منی سنگھ صہ ۴۵۲

## حضور کی بعثت کی غرض

۱۵۔ کل جگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا تاں مہاراج نے اپنی شکتی کو محمدؐ میں پائے کر عرب دیش کا پیغمبر اُتپت کیا پیدا کیا۔ جاں بیتے پنتھ کل جگ میں ورت گئے۔ تاں محمدؐ پیغمبر کو پاپ کے مٹاون واسطے اور نام کے جپاون واسطے اور اپاسنا کے درڑھ کرنے کے واسطے اپتت کیا پر اگیاناں جیاں نے تس کا اپدیش نہ مینا۔

جنم ساکھی منی سنگھ پھارہ پتھر صہ ۳۵ - ۳۴

## مسلمان کی تعریف گوروجی کی زبانی

(۱) مہر مسیت صدق مصلیٰ حق حلال قرآن

مسجد انسان کو مہر سکھاتی ہے۔ مصلیٰ صدق سکھاتا ہے۔ حلال و حرام کا پتہ قرآن سے لگتا ہے

(۲) شرم سنت سیل روزہ ہو ہو مسلمان

سنت پر عمل سے شرم و حیا۔ روزہ صبر سکھاتا ہے۔ ان باتوں سے مسلمان ہو جاؤ

(۳) کرنی کعبہ سچ پیر کلمہ کرم نماز

کعبہ نیک اعمال کی تحریک کرتا ہے۔ مرشد راستی پر چلاتا ہے کلمہ اور نماز نیک اعمال کی راہ نمائی کرتی ہے۔

(۴) تسبیح سا تس بھاوسی نانک رکھے لاج

تسبیح ان لوگوں ہی کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ جن کی عزت کا خدا اللہ محافظ ہے۔

گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلا ۱۔ اردو ص ۱۹۱

---

مسلمان کہاون مشکل جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے

اول اول دین کر میٹھا مشکل مانا مال مساوے

ہوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکاوے

رب کی رضائے منے سر اوپر کرتا منے آپ گواوے

تو نانک سرب جہاں محرمت ہو کے تاں مسلمان کہاوے

مسلمان کہلانا آسان نہیں بلکہ یہ بہت کٹھن منزل ہے۔ اگر ہو سکے تو مسلمان ہی کہلاؤ۔ ایک سچا مسلمان سب سے پہلے اولیا اللہ کے دین اور طریق کو میٹھا سمجھتا ہے اور اختیار کرتا ہے۔ اسے دین کے رستہ میں جو بھی دکھ یا تکلیف آتی ہے اسے خوشی خوشی برداشت کرتا ہے اور اس میں لذت محسوس کرتا ہے اور اپنا سب مال و متاع اپنے رب العزت کے لئے لٹا دینے میں دریغ نہیں کرتا۔ مسلمان دین کما لاتا ہے اور موت حیات کے بھرم کو دور کر دیتا ہے۔ اسے نہ تو مرنے کا کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ جینے کا لالچ وہ اللہ کی رضا میں ہی دن رات راضی رہتا ہے گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ جس شخص کے یہ خصائل ہیں وہی

مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔ اور شریعت کا پابند ہوتا ہے۔

گورو گرنتھ وار ماجھ شلوک محلہ ا [illegible]

---

گورو جی کا ارشاد ہے کہ

ایہہ نشانی مسلماناں دی کہندے ہن کہ کسے نال جھوٹھ نہیں بولنا ارمتھاں نال چوری نہیں کرنی اور پیران نال کسنک ولی نہیں جانا - ار اندری نال پرائی استری سانھو سنگ نہیں کرنا اور سرجو مندے ہن - سو آپ نوں سر منیا غلام جاننا۔ پر جو مسلمان سنت کرکے بدفعلیاں کر دے ہن اور جو گور پیر راہ دسدے ہن سو تلا راہ اوپر نہیں۔

نہیں چلاے سو اڑو بہشت نوں پراپت نہیں ہوندے

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ [illegible]

---

مسلمان ساوے آپ — صدق صبوری کلمے پاک

کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ چائے — سو مسلماں بہشت کو جائے

جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹

---

عمل ہندوآن دا گھٹ گیا — ودھ گے مسلمان

جنم ساکھی بھائی بالا [illegible]

---

مسلمان سو ہوندا ہے جو گیاں کی اگن کر بخشتہ ہووے

جنم ساکھی بھائی بالا [illegible]

---

## ہند ومنسوخ

ہندو ہوئے منسوخ سب - جب آئے مسلمان

جنم ساکھی بھائی بالا ۲۰۶

---

مسلمان موم دل ہووے　　　　انترکی مل دل تے دھووے

دنیا رنگ نہ آوے نیڑے　　　　جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

مسلمان رحم دل ہوتا ہے اور اپنے دل کی تمام میل کچیل اور کدورت دور کر دیتا ہے اس کے نزدیک بھی دنیا کی ملونی نہیں آتی - اور وہ پھول اور ریشم کی مانند پاک وصاف ہوتا ہے کسی قسم کی بھی غلاظت اس کے قریب نہیں آتی ۔　　راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۱۲۹

---

مسلماناں صفت شریعت پڑھ پڑھ کرینہ و یچار ۔ سے جسے بودینہ وچ بندی دیکھن کو دیدار

مسلمان کی صفت شریعت ہے یعنی وہ سراپا شریعت ہوتا ہے جو کچھ بھی پڑھتا ہے اس پر غور و فکر کرتا ہے ۔ خدا کی رضا مقصود ہے ۔　　دار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۶۵

---

## سکھ تاریخ میں چولہ کی حقیقت

گورو بابا نانک نے اپنے پیچھے اپنے متقدین کے لئے کوئی قابل احترام اور تاریخی چیز چھوڑی ہے وہ عربی آیتوں والا چولہ ہے ایک خدا کا بندہ قصبہ تلونڈی زنکانہ صاحب) میں ماتا ترپتا باپ بھائی کالو جی ۔ بہنوئی جیرام جی ۔ چچا لالو جی چھتری کے خاندان میں سخت بت پرستوں کے گھرانے میں پیدا ہو کر پنجاب کی زمین کو خدا کے نور سے منور کر کے ایک تاریخی یادگار قرآنی آیتوں والا چولہ چھوڑا ہے ۔

یہ چولہ صاحب بمقام ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور پنجاب بمکان کابلی مل کی اولاد جو بابا صاحب کی نسل سے ہیں ان کے پاس ہے سکھوں میں اس سے بڑھ کر قابل احترام اور کوئی چیز نہیں ہے یہ چولہ ایک سوتی کپڑا ہے جو کہ خاکی رنگ ۔ اور بعض کناروں پر کچھ سرخی نما بھی ہے ( یہ تعصب کے زمانے میں سرخی ڈالی گئی ) جو انگد کی جنم ساکھی میں لکھا ہے کہ اس پر تیس سیپارہ قرآن کریم لکھا ہے ۔ اور نیز وہ تمام اسمار الہٰی بھی اس میں لکھے ہوئے ہیں ۔ بعض جنم ساکھیوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ چولہ پر عربی ۔ ترکی ۔ فارسی ۔ ہندی ۔ سنسکرت پانچ زبانوں میں لکھی ہے ۔ یہ تحریف کے سوا کسی اور زبان کا کچھ بھی لکھا ہو تو دینداران انجمن ثابت کرنے والے کو پانچ ہزار روپے بطور انعام دینے کے لئے تیار ہے ۔

گرو نانک کی پانچ سو سالہ برسی پر راقم الحروف عبد الرؤف مبلغ اسلام دیندار انجمن نے ۲۳ نومبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ننکانہ صاحب شرومنی اکالی دل کمیٹی امرتسر کی عاملہ کے رکن گیانی بھوپندر سنگھ کے ساتھ ڈیرہ نانک کے متولی سردار بلونت سنگھ صاحب جنکا سلسلہ گرو نانک کے چوتھی پشت سے ملتا ہے اور کئی سکھ سردار موجود تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ چولہ آپکی نگران میں ہے آپ سچ سچ بتائیں اسپر عربی آیتوں کے سوا کسی اور زبان کا لفظ موجود ہے تو انھوں نے ان سارے سکھ سرداروں کے سامنے اقرار کیا کہ نہیں سوائے عربی کے اور کوئی حروف نہیں ہے آج بھی میں اس بات کی قسم کھانے کو تیار ہوں پارٹی لیڈر بھوپندر سنگھ پارلیمنٹ ممبر دہلی کے سامنے کی بات ہے۔

## ضلع گورداسپور کے جغرافیہ میں چولہ کا خاکہ

چوہدری کرتار سنگھ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے اپنے جغرافیہ ضلع گورداسپور کے صفحہ ۱۰۶ پر اس کا ایک خاکہ بھی شائع کیا تھا۔ یہ جغرافیہ ان دنوں ۱۹۳۵ء میں ضلع گورداسپور کے پرائمری اسکولوں میں نصاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹر شدہ تھا اس کے پبلشر لالہ لکھ راج وگل کتب فروش تھے۔

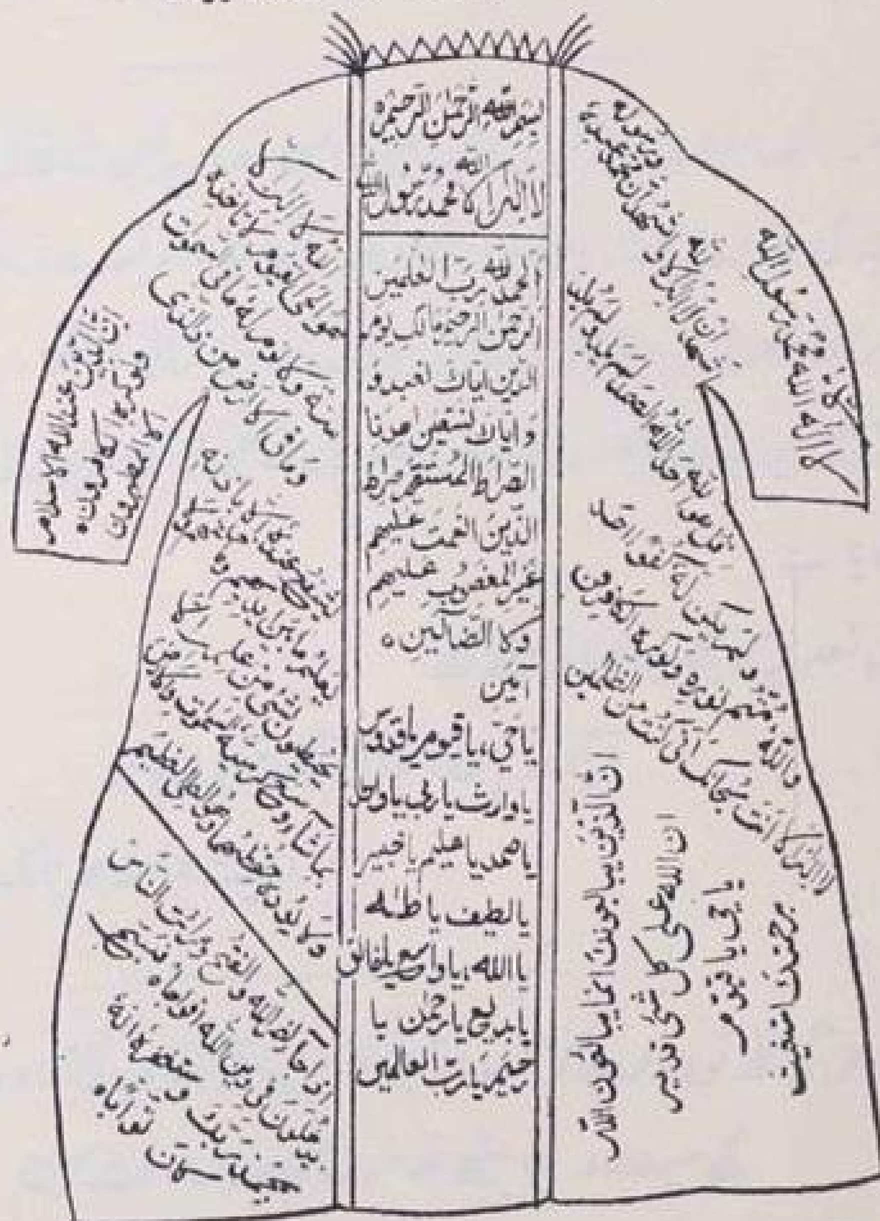
---

۱۹۶۹ء میں گورو نانک جی کا پانصد سالہ یوم ولادت تھا۔ اس وقت ننکانہ صاحب میں بھارت کے سکھ آئے تھے۔ ان میں سکھ لیڈر گیانی کرتار سنگھ جی بھی تھے اور انھوں نے کہا تھا کہ گورو نانک جی کے قرآن شریف کی آیات والے دو چولے سکھوں کے پاس ہیں۔ ایک چولہ تو ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں ہے اور دوسرا موضع چولہ ضلع امرتسر میں ہے۔ گیانی جی نے بتایا تھا کہ اس گاؤں کا نام چولہ گورو جی کے اس قرآن شریف کی آیات والے چولہ صاحب کی وجہ سے ہی ہے۔ گیانی جی نے اس موقع پر چولہ امرتسر والے چولہ صاحب سے متعلق اپنی عینی شہادت پیش کی تھی اور بتایا تھا کہ انھوں نے اسے خود دیکھا ہے۔

---

پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے بیان کیا ہے کہ گورو جی کو دین میں شامل کرتے وقت قرآن کریم

# بابانانک کا چولہ



گورونانک جی کو بغداد سے حاصل ہوا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ تواریخ گوروخالصہ ص ۲۸۶، گوروسنگرہ ص ۶۵

پنتھ پرکاش نواس ۹ صفحہ ۵۳ تواریخ گورسری گوروخالصہ صفحہ ۲۳۲ گورونانک دیو جی صفحہ ۲ جیون کتھا گورونانک جی صفحہ ۲۲۳ تواریخ گوروخالصہ پنتھ صفحہ ۱۵۲ اخبار شیر پنجاب پورن ماشی ۱۹۵۶ء

---

ایک سکھ وِدوان نے لکھا ہے۔

عراق کے دارالسلطنت بغداد میں ..... بہلول اور اس کے بیٹے نے ... آیتوں والا چولہ بھینٹ کیا جو کہ ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔

رسالہ گورمت پرکاش فروری ۱۹۴۰ء

---

چولہ گورونانک صاحب جشن ولایت میں دین میں شامل کرنے کے لئے ایک بادشاہ نے گوروصاحب کو پہنایا تھا جواب تک گورونانک جی کے ڈیرے ہلواکابلا سنگھ جی کے گھر میں ہے

ترجمہ گوروتیرتھ سنگرہ گورمکھی صفحہ ۲۳۲

---

وارن بھائی گورداس وار یکم پوڑی ۳۷

قرآن شریف کی آیات والا یہ چولہ اس وقت آپ کے زیب تن تھا۔

ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۹۴ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۵ رسالہ سنت سپاہی نومبر ۱۹۵۶ء

---

کے مسیت وچ بیٹھے کے سورۃ کلام دی صفت کرن

جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۱

---

## گورونانک صاحب کا مکہ معظمہ جانا

جو صدق دل سے آکر حج کرے اس کے پچھلے تمام گناہ دور ہوجاتے ہیں اور وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ بےگناہ پیدا ہوتا ہے ... جو کراہت سے آکر زیارت کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا چور ہے مردانہ خوب یاد رکھ

جو مکہ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ خواہ کوئی ہو۔

جنم ساکھی اردو شائع کردہ دیا سنگھ کتب فروش مطبوعہ ۱۹۰۲ء صـ۱۷۷

---

وارن بھائی گورداس مطبوعہ مصطفائی لاہور صـ۱۲

بابا پھر مکہ میں گیا۔ نیلے کپڑے پہن کرولی بنکر ہاتھ میں کتاب بغل میں کوزہ اور مصلی اور بانگ دی نماز کے لئے اذان کہی اور مسجد میں جا کر بیٹھے جہاں حاجی لوگ حج گزارتے ہیں

---

## حاجیوں کی شکل بنا کر مکہ معظمہ کو چلے

پھر مکہ کے نزدیک آ کر گورونانک جی نے حاجیوں کا لباس پہن لیا۔ ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح پکڑی سر پر مصلہ بنا اور بغل میں کتاب لی۔ اس طرح پورے حاجی کی شکل بنا کر مکہ کے حج کو چلے۔ مسجد میں جا کر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی سوائے کلام اللہ کی صفت کرنے لگے اس طرح دن وہیں گزرا۔ اور رات کو بھی اسی مسجد میں پاؤں مکہ کی طرف اور ترکی طرف کرکے سو رہے جب پہر ڈیڑھ پہر رات باقی تھی تو ملا جیوں جو کہ مسجد کا جھاڑو کش تھا آیا۔ چراغ جب کہ روشن کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ باقی تمام حاجی ٹھیک طرح سوئے پڑے ہیں مگر جو حاجی درویش کل آیا ہے وہ غلط طریقہ پر یعنی قبلے کی طرف پاؤں کرکے سویا پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر جیوں قاضی دل ہی دل میں پیچ وتاب کھانے لگا۔ اور کہنے لگا یہ مومن ہے یا کہ کافر جو خدا کی طرف پاؤں کرکے سویا ہوا ہے۔ تب قاضی نے غصہ کھا کر گورونانک جی کی پیٹھ میں ایک لات ماری اور کہنے لگا او بندے خدا کے تم کون ہو ہندو یا کہ مسلمان تم خدا کے گھر کی طرف پاؤں کرکے سوئے ہوئے ہو۔ تب گورو نانک جی نے کہا جیوں جی ہم بھول گئے

جنم ساکھی بھائی بالے اردو صـ۱۶۷

---

(۱) ایہہ مکان وڈیاں بزرگاں دا ہے۔

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ۱۵۴

---

(۲) جنم ساکھی اردو مطبوعہ ۱۹۰۲ء صـ ۱۷۷

گوروجی نے کہا مردانہ ۔ ۔ ۔ ۔ جو کراہت سے آکر زیارت کرے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا چور ہے ۔ مردانہ خوب یاد رکھ جو مکہ شریف کو نہ مانے وہ کافر ہے خواہ کون ہو ۔

---

(۳) جنم ساکھی گورونانک جی صـ ۲۵۳

مکے دا دیدار اساں کو رزق ہے ۔ تاں صاحب دیسی ۔ ۔ ۔ بابا نانک بارہ مہینے مکے میں رہیا

---

(۴) وارن بھائی گورداس دا پہلی پوڑی صـ ۳۲

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر دھارے بن واری

عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلی دھاری

بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گزاری

---

(۵) بابے جی مرانہ نے کہا چل اسیں بھی دیدار حج مکے کا کران

مہا پرکاش قلمی صـ ۹۳

---

(۶) ایک ودوان نے کہا ۔

گورونانک جی کی چوتھی اداسی ۱۵۱۶ء تا ۱۵۲۶ء تک مغرب کی طرف اسلامی ملکوں میں تھی اس مرتبہ مردانہ گوروجی کے ساتھ تھا گوروصاحب کا پہراوا اس بار حج کرنے جانے والے حاجیوں کا ساتھا انھوں نے نیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے ۔ ان کے ایک ہاتھ میں کتاب ۔ دوسرے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا اور نماز پڑھنے کے لئے ایک مصلیٰ بغل میں تھا ۔ گورونانک جیون یگ اتے اپدیش صـ ۵۲

---

(٧) ایک تصویر سری گورونانک جی کی مکے کے حاجی بن کر جانے والی بھی ان تصویروں میں ہے
روگ مالا منڈہ ص۱۱۳

---

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گوروجی نے مکہ معظمہ کے قریب جاکر احرام بھی باندھا تھا۔ جیسے سکھ کتب میں گوروجی کا حاجیوں والا بانا اختیار کرنا بیان کیا ہے۔

(۸) گوروجی نے مکہ معظمہ کے نزدیک پہنچ کر حاجیوں کی صورت بنائی۔ نیلے کپڑے پہنے ایک ہاتھ میں تسبیح پکڑی۔ سر پر مصلیٰ اٹھایا۔ بغل میں قرآن دبایا۔ فقیر حاجی بن کر مکہ کی مسجد میں جا بیٹھے اور کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے اور حمد الٰہی گانے لگے
جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص۱۴۹

---

## (۹) گورونانک جی کے دل میں مکہ معظمہ اور حج کا احترام

ایک ہندو مورخ لالہ سوہن لال جی کا بیان۔

در مکہ معظمہ تشریف آوردند۔ زیارت آں مکاں تلطف نشاں۔ وانواع انواع انبساط واصناف اصناف نشاط دگوناں گوں فرحت والاف الاف مسرت حاصل ساختند۔ باسکنان آنجا مباحثہ ومناظرہ درباب معرفت و وحدانیت بدلائل وبراہیں ایں منصلہ موافق قانون ایں فیۂ عالیہ علمایان بظہور آمدند
عمدۃ التواریخ دفتر اول ص۱۲

## تواریخ گورو خالصہ ص۱۶۴

ان حاجیوں کو جانے دو اگر کعبہ کا حج ہمارے نصیب میں ہے تو ہم بھی پہنچ جائیں گے۔ اس راہ میں۔ مہر۔ محبت اور خدمت کرتے جائیں توفیض پا سکتے ہیں اور جب ہنسی مذاق اور رنج کرتے جائیں کو حاجی نہیں ہوسکتے۔ اور نہ حج کا ثواب مل

سکتا ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۰ اردو صفحہ ۱۴۵

---

گورونانک جی نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ایک سال قیام کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۳۱ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۲ جنم ساکھی گورونانک جی سوڈھی مہربان والی صفحہ ۴۵۳

---

سردار من جیت سنگھ بی اے ایل ایل بی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کعبہ (مکہ) بیت اللہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ مغرب کی طرف مسلمانوں کا قابل احترام مکہ اور کعبہ ہے اس لئے اس رخ کا عام ادب کرنا ان کے لئے بڑی بات نہیں۔ گورو جی کا مقصد کسی اسلامی طریق کو توڑنا نہیں تھا اور نہ کسی کا دل دکھانا مقصد تھا۔ ۔ ۔ گورو جی نے پورے ادب اور احترام کے ساتھ مکہ معظمہ کا حج کیا۔ ۔ ۔ ۔ حج شروع کرنے سے لے کر ہی آپ نے حاجیوں کا سا طریق اختیار کیا۔ جس کا ذکر بھائی گورداس جی نے اپنی واروں میں کیا ہے

رسالہ سنت سپاہی امرتسر اکتوبر ۱۹۶۱ء

---

گورو جی مکہ معظمہ کے بعد مدینہ شریف بھی گئے تھے۔

جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۳

---

گورو جی نے خود ہی فرمایا ہے۔

ہمن تاں اسیں مدینے کی حج کو آئے ہیں

جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۱۳

---

# ایک غلطی کا ازالہ

(۱) بعض جنم ساکھیوں میں بابا نانک پر یہ اتہام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی کسی مذہبی مقام کی بے ادبی کرنا پرلے درجہ کی کمینگی اور بری حرکت ہے۔ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا کوئی بہادری نہیں بلکہ پرلے درجہ کی بزدلی اور کمینہ حرکت ہے۔

خالصہ پارلیمنٹ گزٹ فروری ۱۹۵۸ء

---

(۲) یہ جنم ساکھی مکہ والی جھوٹ ہے اور بہتان۔ یہ کوئی تاریخی واقعہ نہیں ہے۔

جنم ساکھی اردو حاشیہ ص ۱۲۴

---

(۳) گورونانک جی کا مطلب کسی اسلامی مریادہ (شریعت) کو توڑنا نہ تھا۔ اور نہ کسی کا دل دکھانا تھا۔ . . . گورو جی نے پورے ادب و احترام کے ساتھ مکہ کا حج کیا حج شروع کرنے کے وقت سے لیکر ہی آپ نے حاجیوں والی مریادہ پر مکمل عمل کردیا تھا۔ رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۶۱ء

---

(۴) ہماری کیا مجال ہے کہ اپنے خدا کے گھر کی بے عزتی کریں۔

جنم ساکھی اردو ص ۱۷۷

---

(۵) میں اس ساکھی کو گورونانک جی کے خلاف تصور کرتا ہوں۔

پریت لڑی مارچ ۱۹۵۲ء

---

(۶) میں اس ساکھی کی اس لئے مذمت نہیں کرتا کہ یہ مسلمانوں کی دل دکھاتی ہے

بلکہ اپنی کرتا ہوں کہ یہ لوگوں کے محبوب نانک کے اخلاقی حسن سے انصاف نہیں کرتی ۔
پریت لڑی مئی ۱۹۵۲ء

---

(۷) اگر گورو جی مکہ معظمہ جاکر کعبہ کی طرف پاؤں کرکے سوجاتے تو وہاں سے ان کا جان بچاکر آنا محال تھا وہ ضرور مار دیئے جاتے ۔

رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۴ء

---

## بغداد کا پہلا کتبہ

چنانچہ اس ضمن میں سکھ ودوان پروفیسر صاحب سنگھ جی سابق دھارمک پچار خالصہ کالج امرتسر لکھتے ہیں کہ

میری بیز جی نے بغداد کے کسی کتبہ کا حوالہ دے کر اپنی کتاب ریولیوشن آف دی خالصہ میں لکھا ہے کہ ست گورو نانک دیو جی کا گورو ایک مسلمان فقیر تھا جس کا نام مراد تھا

دھرم تے سداچار صلا خالصہ ایڈوکیٹ امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء

---

پروفیسر صاحب سنگھ جی نے اپنے مندرجہ بالا مضمون میں بیز جی کی جس نوشت کا حوالہ دیا ہے اس کی اصل عبارت یہ ہے ۔

حال ہی میں بغداد میں نیا انکشاف ہوا ہے اس سے کسی حد تک دبستان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ سکھ کمانڈروں میں ایک شخص جنگ عظیم کے دوران عراق گیا تھا اس نے جنوری ۱۹۱۶ء میں "سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور" کے نام ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں بیان کیا ہے کہ اس نے وہ جگہ دیکھی ہے جو گورو نانک جی کے بغداد آنے کی یادگار کہلاتی ہے شہر کے باہر جانب جنوب مغرب ایک قبرستان سے ملحقہ ایک چار دیواری ہے۔ اس کے اندر کھلا کمرہ ہے۔ اس کمرے کے ایک کونہ میں ایک چبوترہ پر بیٹھ کر شاہ بہلول سے تبادلہ خیالات کیا تھا جب کہ وہ اس کے مقابل دوسرے کونے میں ایک چبوترہ پر بیٹھے تھے اس جگہ

مسٹر بینرجی نے اس کتبہ کا یہ ترجمہ کیا ہے -

"Guru Murad died. Baba Nanak Fakir helped in constructing this building which is an act of grace from a virtuous follower, 927 A. H.

بغداد کا کتبہ

گورو مراد وفات پا گئے بابا نانک فقیر نے اس عمارت کی تعمیر میں ہاتھ بٹایا جو ایک نیک مرید کی طرف سے اظہار عقیدت کے طور پر تھا — تاریخ ۹۲۷ ہجری

اور پہلے دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے والی آبادی رصافہ میں ٹھہرے۔ جہاں کہ شیخ عبدالقادر گیلانی کا مزار ہے اس کے بعد مغربی کنارے کی آبادی الکرخ میں بہلول کی مسجد کے ساتھ والے حجرہ میں ٹھہر کر چلہ کشی کرنے لگے۔ اس مسجد میں بہلول کا مقبرہ ہے اور یہ مسجد بغداد سے تقریباً ڈیڑھ میل دور پرانے قبرستان میں حضرت یوشع نبی کے مقبرہ کے سامنے ہے بابا نانک بہلول کے حجرہ کے ساتھ والی کوٹھری میں چلہ کشی کرنے لگے اور بغداد کے دونوں حصوں یعنی کرخ اور رصافہ میں ہندی درویش کے نام پر شہرت پائی اور اس زمانہ کے والیٔ بغداد کے مہمان رہے۔ یہ روایات نسلاً بعد نسلاً سویدیوں سے قدسیوں کو ملی۔

بابا نانک کی بیٹھک نبی یوشع کے مقبرہ کے مقابل بہلول دانا کے مقبرہ کے ساتھ والے حجرہ میں ہے جس کا رقبہ تقریباً ۳۰ × ۱۸ فٹ مربع ہے اس جگہ میں ۱½ × ۴ × ۴ فٹ ایک چوکور بیٹھک بنی ہے اور پشت پر محراب کے اندر ترکوں کے زمانہ کا قدیمی ترکی کتبہ لگا ہے۔

عباسی خاندان کے بہلول دانا جو ہارون الرشید کے زمانہ میں گزرے ہیں ان کی قبر کرخ میں بتلائی جاتی ہے ..... چونکہ بابا نانک فقیرانہ خیال کے صوفی تھے۔ لہٰذا طبع انسانی کے بموجب انھوں نے اپنی مرضی کے مطابق بزرگوں سے فیض روحانی حاصل کرنے کے لئے ان کے مزار پر چلہ کشی شروع کی وہ بغداد کے رصافہ نامی حصہ میں رہتے تھے۔ لیکن شیخ عبدالقادر جیلانی کے فقیہوں کے خاندان میں کسی شخص کے ساتھ مسلہ میں اختلاف ہونے کی وجہ سے وہ رصافہ سے دریا پار کر کے دوسرے حصہ کرخ میں حضرت جنید بغدادی کے قبرستان میں بہلول نامی بزرگ کے مزار پر چلے گئے اور وہاں چلہ کشی کرتے رہے اور بغداد کے دونوں حصوں میں ہندی درویش کے نام سے مشہور ہوئے

---

مشہور سکھ مورخ گیان گیان سنگھ جی نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ بغداد کے لوگ گورو نانک کو ایک مسلمان پیر خیال کرتے ہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے۔

اکثر راست گو حجاج کی زبان معلوم ہوا ہے کہ یہاں پر (بغداد میں) ایک مکان بھی گورونانک صاحب کی یادگار میں بنا ہوا ہے جس کو نانک پیر کے نام سے پکارتے ہیں اور وہاں پر عموماً لوگ ان کو مسلمان پیر خیال کرتے ہیں۔ تواریخ گورو خالصہ ایڈیشن اردو۔ اول صفحہ ۱۴۹

---

# بغداد کا دوسرا کتبہ

سکھ ودوانوں نے بغداد کا ایک اور کتبہ شائع کیا ہے اس کتبہ میں کسی بہلول کا ذکر نہیں البتہ گورو نانک جی اور مراد کے نام ضرور درج ہیں اس کتبہ کی عبارت سے گورو نانک جی کا مراد کا مرید ہونا ثابت ہے اور خود سکھوں میں ایسے وِدوان موجود ہیں جو اس کتبہ کی بنا پر حضرت مراد کو گورو نانک جی کا گورو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ سرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی طرف سے شائع شدہ کتاب چھوت چھات سمبندھی گورمت سدھانت کے صلا۱۲ پر اس کتبہ کی مندرجہ ذیل عبارت ہے ۔

گورو مراد ایلدی حضرت رب المجید بابا نانک فقیر اولہ تاکہ
عمارت جدید بدید امداد اید دب کلدی تاریخنہ یا یدی ثواب
اجرائیدہ انی مرید سعید۔ ۱۹۱۷ء

گورپرتاپ سورج گرنتھ سمپادت صلا۱۰۵۴

---

اس کتبہ کے متعلق پروفیسر صاحب سنگھ جی سابق دھارمک لیکچرار خالصہ کالج امرتسر نے کہا ہے۔

میرے دانت جڑ گئے ایک سکھ پروفیسر کے منہ سے یہ سن کر کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ ایک سکھ فوجی نے اس کتبہ کا فوٹو حاصل کر لیا ہے اس کتبہ کی بنا پر یہ بات ثابت ہے کہ گورو نانک جی کا گورو مسلمان فقیر مراد تھا۔ اس سکھ پروفیسر نے بڑے فخر و وثوق اور یقین سے مجھے یہ عالمانہ تحقیق سنائی اور اس سچائی کے سنانے میں وہ اپنا حق خیال کرتا تھا کیونکہ وہ صاحب ایک کالج میں پروفیسر تھے۔

ترجمہ دھرم تے سداچار صلا۱۳۲ خالصہ ایڈووکیٹ امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

---

سری اندو بھوشن بنرجی یم اے کے مندرجہ بالا اقتباس سے یہ ثابت ہے کہ گورو نانک جی مرد

کے مرید ہونے کی نشاندہی خود سکھ صاحبان نے کی ہے۔ جنہوں نے بغداد میں لگے ہوئے کتبہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اس کے علاوہ بیر جی کے اس اقتباس کے آخر میں گرونانک جی کو مراد کا مرید ظاہر کرتے ہوئے محسن فانی کی تحریر کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ بیر جی کے اس بیان کے پیش نظر محسن فانی کی مشہور معروف کتاب دبستان مذاہب کی ورق گردانی کرتے ہیں تو اس کی تحریر ہمارے سامنے آتی ہے۔

محسن فانی کا مندرجہ بالا بیان اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ بابا نانک صاحب کا ایک بزرگ درویش سے ملاپ ہوا تھا اس نے ان کے دل پر تصرف کر لیا تھا جس کے نتیجہ میں گورونانک جی نے درویشی اختیار کر لی تھی۔ وہ درویش کون تھا بیر جی کے نزدیک یہ بعید از قیاس نہیں کہ وہ مراد جی ہی ہوں۔

جنم ساکھیوں سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ ایک خدا رسیدہ مسلمان گورونانک جی سے ملا تھا۔ جس نے انہیں تارک الدنیا ہونے کی تلقین کی تھی اور گورو جی نے اس کے اپدیش پر ہی درویشی اختیار کی تھی چنانچہ

اک دن اک گوبند لوک آئے ملیا تر کی جامے وچ بامے جی
در وڈا آدر کیتا تاں اس گوبند لوک نے آکھیا۔ انت میں تم نانک
نرنکاری ہو نرنکار کا نام پر سدھ کرو کہ توشخانہ اٹھا دتے رہو گے
اتنا کہہ کرا و چلدا رہا۔

---

## گورونانک جی کے کیس (بال) نہیں تھے

گورونانک جی کے زمانہ میں سکھوں کے سر پر موجودہ سکھوں کی طرح بال نہ تھے۔
سکھ دھرم کے بانی گورونانک جی کیس نہیں رکھتے تھے۔

بر بیت لڑی ستمبر ۱۹۶۲ء

---

چنانچہ گورو رام داس جی کے بڑے پوتے سوڈھی مہربان کے بقول گورو جی کا بچپن میں منڈن ہوا تھا جو ان کے والدین نے خوب دھوم دھام سے کروایا تھا۔

جب تین برس کا ہوا تب بھدن ہوا (منڈن) ہوا۔ تب
لوگ اور رشتہ دار آئے دادا کالو جی کے گھر میں ہوا۔

جنم ساکھی گورو نانک جی شائع کردہ خالصہ کالج امرتسر صلہ

---

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بھائی شیہے ایپ کے لڑکے کا منڈن سنسکار گورو انگد جی نے اپنے سامنے کروایا تھا۔ گور پرتاپ سورج راس یکم النو ۲۶

---

گورو ارجن جی نے اپنے لڑکے گورو ہرگوبند جی کا بھی منڈن سنسکار کیا تھا

ریتی سگل کرائی آہر سیوں پڑ لائی
بھدن اینت کرایا گورگیان جیائی

پراچین بیڑاں صـ۱۹۹

---

سردار جی بی سنگھ جی نے تسلیم کیا ہے کہ اس شبھ میں گورو ارجن جی کا اپنے گورو ہرگوبند جی کا منڈن سنسکار کروانا اور دوسری رسومات ادا کرنا مذکور ہے۔ پراچین بیڑاں صـ۶۶

---

سکھ کتب سے یہ ثابت ہے کہ گورو جی مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اب ظاہر ہے کہ جب کوئی مصور آپ کی تصویر بنائے گا تو آپ کو مسلمانوں کے لباس میں مکہ معظمہ کا حج پر جانا ظاہر کرے گا۔
گورو جی کو ایک مسلمان اور حاجی کی شکل میں دکھایا جائے گا۔ نہ کہ کھنڈے کے امرت دھاری اور پانچ کسکار اختیار کرنے والے گورمکھ کے روپ میں ایسی تصاویر کو فرضی یا جعلی قرار دیا جاتا ہے

---

ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ
میں نے ایک تصویر دیکھی ہے جس وچ گورو نانک دے سر تے ٹوپی دکھائی گئی ہے۔
خالصہ پارلیمنٹ گزٹ جولائی اگست ۱۹۶۳ء

---

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ گورونانک جی کا ٹوپی پہننا سکھ کتب سے ثابت ہے
زبل پنتھ پردیپ کا صفحہ ۱۵ پوراتن جنم ساکھی صفحہ ۲۹-۳۲

---

سکھ مورخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو ہرگوبند جی تک، سکھ گورو صاحباں کو گورو گدی ملنے کی رسم ادا کرتے وقت سیلی ٹوپی پہنائی جاتی تھی۔

گورمت لیکچر صفحہ ۲۲۱ سکھ اتہاس صفحہ ۲۳۱

---

گورونانک جی پگڑی کے مقابلہ میں ٹوپی کو پسند کرتے تھے۔
جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۳۰۱ گورونانک سورج ودے جنم ساکھی صفحہ ۳۱۳

---

## پردہ اور گورونانک جی

(۱) روپ کامے دوستی بھوکے سادے گنڈھ

شہوت کا زینت (بے پردگی) سے اور بھوک کا مزہ سے تعلق ہے۔
گرنتھ صاحب راگ ملا رمحلہ ۱ صفحہ ۱۲۸۸

---

(۲) اکھیں سوتک دیکھنا پرتریا پردھن روپ
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پور جاتے

جن (لوگوں) کی آنکھوں کو غیروں کا دھن اور غیر محرم عورتوں کی زینت دیکھنے کا سوتک (پلیدی) کی عادت ہے اے نانک وہ لوگ بظاہر ہنسوں کی طرح خوبصورت ہوں تو وہ بھی جکڑے ہوئے دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں۔ وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۲

---

(۳) پرتریا روپ نہ پیکھے نیتر
ایک سکھ کی آنکھیں غیر محرم عورت کو نہیں دیکھ سکتیں گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۷۴

---

(۴) پر تریا روپ نہ پیکھے نیتر

سکھی جیون ص۳۵

---

(۵) پر تریا روپ نہ پیکھے نیتر

غیر محرم عورت کی زینت تک بھی ان آنکھوں سے مت دیکھو۔ کیونکہ اس لئے کہ کہیں زینت دیکھکر دل نہ ڈھل جائے رسالہ گورمت امرتسر جنوری ۱۹۵۶ء

---

(۶) تکھے نار پرائیاں لُک اندر ٹھانی

عزائیل فرشتہ تل پیڑے گھانی

جو لوگ چھپ چھپ کر عمداً غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کریں گے انہیں عزائیل فرشتہ بہت سخت سزا دے گا۔ دار گوڑی محلہ ۵ ص۳۱۵

---

(۷) گورو امرداس جی کے دربار میں درشن کے لئے آیا تو گوروجی نے اس شرط پر اجازت دی کہ کسی غیر عورت کو نہ لائیں۔ مرد آسکتے ہیں۔ سکھوں نے راجہ کو بتایا کہ گوروجی کا یہ طریق ہے کہ وہ کسی بھی عورت کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت نہیں دیتے۔

گورو گوبند سنگھ جی کے دربار میں ایک عورت آئی تو گوروجی نے اکو دربار میں بیٹھنے نہ دیا اور کہا

سری گور کہیا جہاں ست سنگ ہو تہ ناری تے بگھن نشنگ

گوربلاس پاتشاہی دس ساکھی ص۱۵۲ مصنف بابا سمیر سنگھ

---

ایک سکھ ودوان نے کہا ہے۔

(۸) بھوجن۔ بھجن۔ خزانہ۔ ناری۔ چاروں پردے کے ادھیکاری

---

(۹) بھائی سنتوکھ جی کا بیان ہے کہ گورو امرداس جی عورتوں کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت

نہیں دیتے    گور پرتاپ سورج ہمپلون ص۱۲۵۵

(۱۰) (گورو گوبند سنگھ) نے جب امرت پرچار کیا اور پانچ پیارے منتخب کئے تھے کسی سکھ عورت کو ان میں شامل نہیں کیا۔ اس سے صاف واضح ہے کہ ان کے نزدیک عورتوں اور مردوں کے میدان عمل یکساں نہیں تھے۔ اور نہ ان دنوں عورتوں کا مردوں کی مجالس میں آنے کا رواج تھا۔

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب گورو گوبند سنگھ جی اپنے رشتہ کے بھائی گورو رام رائے جی کی بیوہ سے ملنے کے لئے ڈیرہ دون گئے تو اس نے آپ سے پردہ کیا تھا۔

گور پرتاپ سورج رت ۲ انسو ۹ ورت ۲۔ انسو ۹

(۱۱) مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بیویاں بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔

بہو مُتے اتہاسک لیکھ ۳۰۳ رسالہ پھلواڑی دا سکھ اتہاس نمبر جنوری ۱۹۳۰ء

(۱۲) مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کی رانی جنداں کو جب انگریزوں نے قید کیا تو وہ قید خانہ میں بھی پردہ کیا کرتی تھی۔    اخبار اکالی پترکا جالندھر ۱۲ مارچ ۱۹۶۴ء

## برقع

(۱۳) گورو گوبند سنگھ جی نے مستورات کے لئے برقع بھی تجویز کیا ہے۔ سکھ رہت مریادہ کی ایک پرانی کتاب پریم سمارگ گرنتھ میں مرقوم ہے کہ

برقع ٹوپی دار ہووے۔ اگے مونہہ دے جالی دار ہووے

ایسی طرح ہووے اگے تے جب چاہے جالی ڈار دیجئیے پشاد ہووے

جب چاہے جالی اٹھا دیجئے۔ منہ کھلے دا ایسطرح دا برقع ہووے

پریم سمارگ ص۳۸

(۱۴) افغانستان وغیرہ مقامات کی سکھ عورتیں اب بھی برقعہ پہنتی ہیں

افغانستان وچ اک مہینہ ص۲۲

---

(۱۵) سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھ نے کہا ہے۔

سب سے بڑی رہت یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ غیر محرم عورت
سے میل جول نہ رکھو اور عورت کسی غیر مرد کو نہ دیکھے۔

گورمت سدھاکر ص۲۷۶

---

گورونانک جی کو یہاں سے ہندومت سے نفرت ہوگئی۔ اس مذہب کی بت پرستی کے خلاف کہتے تھے تو آپ کی قوم کے لوگوں نے آپ سے میل ملاپ چھوڑ دیا آپ کو حق کی تلاش میں کئی برس تنہائی کے گزارنے پڑے کئی مہینہ تک خاموشی اختیار کی جب بیس برس کے ہوئے تب رائے بلار مالک ننکانہ صاحب نے بھائی کالوجی سے کہا آپ گوروجی کو ان کے بہنوئی جیرام جی پٹواری ہیں ان کے پاس روانہ کردیں آپ سلطان پور پہنچے دولت خاں لودھی نے آپ سے کہا جب آپ چھتری ہیں تو مودی خانہ (دکان) چلائیں آپ نے کچھ دن یہ بھی کیا مگر منزل اور آگے تھی اس کو چھوڑ کر آگے بڑھے آپ کے ساتھ ننکانہ صاحب سے آپ کی آخری عمر تک کا ساتھی مردانہ رہا نہ کوئی چھتری رہا نہ جاٹ گوروجی کی قوم یہ سمجھتی تھی کہ نانک ترک ہوگیا ہے۔

گوروجی سے نواب دولت خاں لودھی نے پوچھا اے نانک تم نے کیوں آنا چھوڑ دیا ہے تو گوروجی نے کہا ابتک تو آپ کا نوکر تھا اب ایشور کا نوکر ہوگیا ہوں۔ نواب صاحب نے کہا اگر ایسا ہے تو آج جمعہ کا دن نماز گزاریے گوروجی نے کہا چلیے سارا شہر خوش ہوگیا کہ گوروجی نے نواب صاحب کے ساتھ آج جمعہ ادا کیا۔

۱۵۵۲ء کو جوان بیوی اور بچے سرچند جی اور لکھمی داس کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ کر گھر سے نکلے مولا ر(سسر)، اور بیوی چندو نے کہا اے نانک کیا اسی لئے ویاہ کیا تھا کہ بچے اور بیوی کو چھوڑ کر فقیری اختیار کرے۔

گوروجی نے ڈھاکہ بنگال کشمیر سنگلدیپ کے سفر میں بہت سارے ہندو اور مسلمانوں سے ملاقات کی آخر مردانہ کی تمنا پر آپ نے مکہ مدینہ کا سفر بھی کیا مکہ میں قاضی رکن الدین اور حاجیوں سے بھی ملاقات ہوئی مکہ میں دو حج کئے پنج وقتہ نماز روزہ ادا کیا اس کے بعد واپس بغداد بہلول دانا کے مزار پر ان کے خلیفہ حضرت مراد کے ہاتھ پر چشتیہ سلسلہ میں بعیت کی ۱۵۱۹ء میں حضرت مراد کا وصال ہوا تو آپ نے ان کے مزار پر ایک عمارت بنوائی اور اپنے ہاتھ سے ترکی زبان میں ایک تحریر لکھی ہے۔

بنیرجی کلکتہ والا ایولیوشن آف خالصہ میں لکھا ہے کہ ست گرونانک دیوجی کا گورو ایک مسلمان فقیر تھا جس کا نام مراد تھا۔

گورونانک نے گنگا۔ متھرا۔ گیا۔ جگن ناتھ۔ اجودھیا اور ہندوؤں کے تمام مقدس مقامات کا سفر کیا مگر آپکو ہندوؤں کے کسی بھی معاملات سے نہ اعتقادات سے نہ ان کے ایمانیات سے نہ انکی تہذیب وتمدن سے کوئی تعلق رہا۔ بلکہ آپ کا خاندان پکا بت پرست اور آپ خدا پرست آپ کے خاندان والے براہمن پرست تو آپ اولیاء اللہ پرست آپ کا خاندان دھوتی پرست تو آپ سلوار پرست تھے ہندو تہذیب کو گمان سے بھی دور کر دیا۔ دنیا کے مختلف ممالک کا سفر کیا آپ کو ہدایت کی راہ ملی تو کاسی اور بنارس سے نہیں اگر ہدایت ملی تو مکہ معظمہ سے ملی مرشد ملا تو بغداد سے چولہ ملا تو بغداد ہی سے ملا جو آج تک سکھ قوم کے لئے نجات کا راستہ ہے یہ قرآنی آیتوں والا چولہ ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔

---

اس سفر کے بعد جب پنجاب واپس آئے تو آپ کے ساتھ کوئی ہندو یا چھتری کا بچہ نہ تھا بلکہ آپ کے ساتھی پیر جلال۔ میاں مٹھا۔ پیر عبدالرحمٰن۔ پیر سید حسن اور بابا بڈھن آپ کے خاص دوستوں میں سے شیخ ابراہیم برہم اور فرید ثانی جنکا کلام آجتک گورو گرنتھ صاحب میں ہے یہ صاحب طریقیت طبقہ آپ کے ساتھ تھا حضرت شیخ فرید ثانی آپ کے ساتھ دس سال تک مخلوق خدا کو خدا کا راستہ بتاتے رہے آپ کو علم۔ حکمت۔ رشد وہدایت نصیب ہوئی تو اسلام اور بانی اسلام سے ہوئی یہ کمال اور ولایت نظر آئی تو وقت کے مغل حکمرانوں نے پوری قوت کے ساتھ آپ کا ساتھ دیا یہ آپکی

فقرہ ۲۱ اثر تھا مغل شہنشاہیت آپ کی مددگار اور ہم مذہب رہی،

اس وقت ہندوستان میں بہت سے ہندو راجے تھے مگر کسی نے آپ کا اور آپ کی جماعت کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ہندو جہاں آپ اور فرید ثانی بیٹھتے تھے اٹھنے کے بعد گوبر سے زمین کو لیپ دیا کرتے تھے۔

سکھ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بابا نانک سے لے کر سکھوں کے جو تھے گورو رام داس جی تک مغل بادشاہوں کے تعلقات سکھ گورو صاحبان سے بڑے اچھے اور دوستانہ رہے اور وہ ہر موقع پر سکھ گوروں کا احترام اور ان کے حقوق کی حفاظت کرتے رہے۔

نومبر ۱۹۵۶ء رسالہ گورمت امرتسر نے لکھا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بابر، ہمایوں اور اکبر گورو صاحبان سے تعاون کرتے رہے۔

رسالہ جگ جیون نگر پورہ ص ۲۰۱۲ بکرمی نے لکھا ہے۔

کسی بھی مغل بادشاہ بابر۔ ہمایوں یا اکبر نے کسی بھی گورو صاحب اور گورو نانک سے لے کر گورو رامداس جی تک کسی کو کوئی تکلیف نہ بلکہ انہیں بہ نظر احترام دیکھتے رہے

سنت سپاہی دیر پرکاش ص ۳ پر یہ لکھا ہے۔

بابر کے بزرگ بابا کے خاندان کی ہمیشہ عزت اور احترام کرتے تھے جیساکہ تاریخ کی رو سے ظاہر ہے۔ ہمایوں کا گورو ارجن (گورو انگد) کے پاس جانا۔ اکبر بادشاہ کا گوئندوال گورو امرداس کی خدمت میں حاضر ہونا...... بارہ گاؤں جاگیر پیش کرنا ثابت ہے گورو صاحب نے اسی جاگیر میں امرتسر آباد کرنے کا حکم دیا......

الغرض بابا کی گدی کی وہ بہت عزت کرتے تھے۔

## مسلمانوں کی سکھ قوم سے اپیل

مندرجہ بالا گرنتھ صاحب اور جنم ساکھیوں اور سکھ مورخین کے حوالہ جات سے سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات بابا نانک سے چوتھے گورو رام داس تک ایک ہی رہے ہیں اس وقت بھی یہ تعلقات باقی رکھے جاسکتے ہیں۔ گورو نانک صاحب کے ماننے والوں سے یہ اپیل کی جاتی ہے کہ کم سے کم اس

موجودہ وقت میں ہندوستان کے اندر اس بت پرست اور لامذہبیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے معاہدات کئے جا سکتے ہیں۔

چونکہ سکھ اور مسلمان مذہبی جماعتیں ہیں کبھی لامذہبی بنکر کامیاب نہیں ہو سکتی ہیں۔ سکھ قوم کو معلوم ہے کہ گورو گوبند سنگھ کا شن یہ تھا۔

منم کشتنم کوہیاں پر فتن

کہ آں بت پرستند و من بت شکن

وسم گرنتھ صد ۱۲۵ دگورمت سدھاکر صد ۱۲۳

میں فساد سے بھرے ہوئے پہاڑیوں کے مارنے والا ہوں کیونکہ وہ بت پرست ہیں اور میں بت شکن ہوں اس چوبیس سالہ تجربہ نے یہ بتا دیا کہ سکھ اور ہندو نہ سیاسی نہ تمدنی نہ معاشرتی نہ مذہبی طور پر امن سے رہ سکتے ہیں یہ ہندو اپنے مذہب میں کسی کو لے سکتے ہیں نہ بت پرستی کو چھوڑ سکتے ہیں گورو نانک جی سکھوں کو بت پرستی سے چھڑا کر لایا تو ان بت پرستوں سے کیسے ملاپ ہوگا ہرگز نہیں سکھ اور مسلمان آپس میں جنگیں بھی کیں۔ ۱۹۴۷ء میں ان کا زبردست نقصان ہوا مگر پھر ایک تہذیب اور ایک عقیدہ اور ایک تو ہو سکتے ہیں آج وہ ہندو اپنی مطلب پرستی کے لئے سکھوں کو گلے سے لگا کر اور مسلمانوں سے جدا کیا اور آج ہندوستان میں جو سکھوں کی حالت ہے وہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب کی زبانی سنئے

---

## سکھوں کی بربادی ماسٹر صاحب کی زبانی

پہلے سکھ حکومت ختم ہوئی تھی اب سکھ وقار ختم ہو رہا ہے۔ . . . . . انگریز ہمیں استعمال کرنا چاہتا تھا۔ ختم کرنے کا خواہاں نہیں تھا۔ یہ پنجابی ہندو ہمیں ختم کرنا چاہتے ہیں۔

رسالہ سنت سپاہی مئی ۱۹۴۸ء

---

## ہند سرکار میں سکھوں کی تباہی

تقسیم اور نئے آئین نے ہماری مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ . . . . . اس سے قبل۔ . . . .
پنجاب کی تیرہ فی صدی سکھ آبادی کو بیس فی صدی حصہ نوکریوں میں اور اسمبلی میں ملا ہوا تھا پنجاب

اسمبلی میں پچاس فی صدی مسلمان ۲۹ فی صدی ہندو سیٹیں اور بیس فی صدی سکھوں کو پانگ۔ کی حیثیت حاصل تھی وہ بھی ختم ہو گئی

رسالہ سنت سپاہی جولائی ۱۹۵۰ء

---

## صرف یوپی صوبہ میں تیس لاکھ سکھ ہندو بن چکے ہیں

ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد اب تک صرف یوپی میں تیس لاکھ سکھ ہندو بن چکے ہیں

اخبار پنتھ سیوک ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء

---

## ہندسرکار میں سکھ اپنے ہاتھ سے کیس منڈواتے ہیں ماسٹر جی کی زبانی

اس وقت بھی متعدد سکھ افسر ایسے ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کے کیس (بال) محض اس لئے منڈوائے ہیں کہ کیس والوں کا مستقبل اچھا نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت جو خاص طور پر کیس منڈوانے کی رو چل رہی ہے اس کا باعث صرف یہ ہے کہ سکھ ملازموں کے ساتھ بُرا سلوک ہو رہا ہے۔ مجھے تو ایک مثال ایسی بھی معلوم ہے کہ جس میں ایک ہندو افسر نے اپنے ماتحت سکھ سے کہا تھا کہ اگر ترقی کی خواہش ہے تو کیس منڈوا دو اور اس طرح کی باتیں کہنے کا ان ہندو افسروں کو اس لئے حوصلہ ہو رہا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ اب ان کی حکومت ہے اس طرح ہندو حکومت میں خالصہ پنتھ کا قائم رہنا محال ہے

سنت سپاہی مئی ۱۹۵۲ء

---

## ہندسرکار میں دھرم چھوڑنے پر ترقی دی جاتی ہے

روزانہ یہ باتیں سننے میں آرہی ہیں کہ سکھ فوجی سکھ دھرم کو چھوڑ رہے ہیں اور سکھ دھرم کو چھوڑنے والوں کو ترقیاں دی جا رہی ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ یہ شکایت تیزی میں بہت زیادہ ہے ہمارا ایک عزیز بیان کرتا ہے کہ وہ ۲۳ کیس افراد بھرتی ہوئے جن میں سے ۱۲ افراد کیس منڈوا کر سکھی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اور ایک وہی باقی ہے اسے بھی روزانہ کیس منڈوانے کی تلقین کی جا رہی ہے

سنت سپاہی امرتسر جولائی ۱۹۵۹ء

---

## ہندو سکھوں کو پاکستان بھیجنے کا نعرہ لگا رہے ہیں

آج نابھ اور لدھیانہ کے شہروں میں جہاں سکھوں کا نقارہ بج رہا تھا اور جن شہروں میں آج بھی سکھوں کی اکثریت آباد ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے سرِ عام دل آزار نعرے لگائے جا رہے ہیں۔

کڑا۔ کچھا تے کرپان
بھیجو۔ انہیاں نوں پاکستان

سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۱ء

---

ہندی۔ ہندو ہندوستان
نہ رہے سکھ۔ نہ رہے مسلمان

سنت سپاہی امرتسر اکتوبر ۱۹۵۱ء

---

گورو نانک ہائے ہائے
گورو گوبند سنگھ ہائے ہائے

سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۱ء

---

## مسجد شہید گنج والے سکھ جذبات کی قدر کی

گوردوارہ شہید گنج لاہور کو اسی حالت میں دیکھ کر آپ نے ماسٹر تارا سنگھ، پاکستان کی حکومت کی رواداری کی تعریف کی مسلمان اس جگہ مسجد کہتے تھے اور سکھ گوردوارہ گوردوارہ ہونے کا فیصلہ انگریزوں کے زمانہ میں عدالت نے کیا تھا پاکستان کی حکومت نے اس فیصلہ کو تبدیل کر سکنے کے باوجود تبدیل نہیں کیا اور سکھ جذبات کی قدر کی ہے۔ رسالہ سنت سپاہی مئی ۱۹۶۰ء

---

ہم جب لاہور گئے تھے گوردوارہ شہید گنج کے نشان صاحب (جھنڈے) پر چولہ چڑھایا تھا جب ایک سکھ لوہے کے لمبے نشان صاحب پر چولہ چڑھی رہا تھا۔ تو ہزاروں مسلمانوں کی بھیڑ اس کی طرف

دیکھ رہی تھی۔ اس نظر میں غصہ نہیں تھا مگر برداشت تھی۔ گوردوارہ شہید گنج کا محفوظ رہنا بے شک وزنی بات ہے۔ اکالی پترکا جالندھر ۲۳ اپریل ۱۹۶۰ء

---

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا کہ قائد اعظم نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی سے بچا لیا۔

---

جناح اپنی قوم کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔ جناح اپنے مقصد میں کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔۔ جناح نے ایک نئی مملکت قائم کر لی ہے۔ ترجمہ پنتھک نشانہ ص ۳۷

---

## مسلم لیگ کی طرف سے سکھوں سے سمجھوتہ

۳ مارچ کو پنجاب اسمبلی کے پنتھک ٹکٹ پر کامیاب سکھ ممبروں کی میٹنگ سردار سورن سنگھ وزیر کی کوٹھی پر ہوئی اس میٹنگ میں مسلم لیگ کی طرف سے کئی قسم کے سمجھوتے کے پیغام آئے۔ مگر ہم کس طرح مسلم اکثریت کی حکومت تسلیم کر لیتے ہیں یہ بھی کہا گیا کہ چار وزیر مسلمان ہوں۔ تین سکھ اور ایک ہندو اور یہ ہندو بھی جاٹ ہو۔۔۔۔ میں تو اس بات کے ہی خلاف تھا کہ مسلم لیگ کا قبضہ پنجاب پر ہو جائے۔

ترجمہ سنت سپاہی ستمبر ۱۹۵۰ء

## دس لاکھ انسانی جانوں کے بعد بھی سکھ نقصان میں

اگر ماسٹر تارا سنگھ صاحب ان دنوں جب سکھوں کی منظوری بہت وزن رکھتی تھی پنجاب کی تقسیم قبول نہ کرتے تو آج ملک کی تاریخ بہت مختلف ہوتی۔ اس پر دس لاکھ انسانوں کے خون کے چھینٹے نہ پڑتے۔ ڈیڑھ کروڑ پنجابی سڑکوں پر بھٹکتے پھرتے اور نہ ملک کے دو ٹکڑے ایک دوسرے کی آنکھ پر کے دشمن بنے ہوتے۔ رسالہ پریت لڑی جون ۱۹۴۸ء

---

ترجمہ از پردھانگی ایڈریس ۱۸ء

پرتاپ اور ملاپ کے خلاف تو مجھے کوئی شکوہ نہیں یہ ان دونوں اخباروں کے مضامین تھے۔ جن کی پھیلائی ہوئی نفرت نے مسلمانوں کو جمع کیا۔ اور پاکستان بن سکا۔

---

رسالہ پریت لڑی مئی ۱۹۴۸ء

جو لوگ سچائی ظاہر ہونے پر سچائی سے انکار نہیں کرتے وہ تسلیم کریں گے کہ پاکستان کا موجد مسٹر جناح نہیں بلکہ راشٹریہ سنگھ اور اس کا بانی ہے۔

---

ترجمہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۴۸ء

ہندو مہاسبھا نے مسلم لیگ مضبوط کی راشٹریہ سنگھ نے مسلم نیشنل گارڈ بنائے اور ہندو راشٹریہ نے پاکستان بنایا۔

---

مئی ۱۹۴۸ء کا پریت لڑی کا بیان

ہندوستان ایک ہندو ملک ہے۔ اس کا مذہب اس کی زبان ہندی ہونی چاہیئے۔ ہماری زبان قوم ہندو ہے۔ ہندوستانی نہیں... ہندوستان ہندوؤں کا ملک ہے مسلمانوں کو اس میں شہری حقوق نہیں دیئے جا سکتے...... ہندو دھرم ہندو کلچر ہندو راشٹریہ کوئی دوسرا نہیں ہم اکھنڈ ہندوستان کے مالک ہیں۔

---

مسلمان سکھوں سے قطعاً الجھنا نہیں چاہتے تھے اور ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ سکھوں کے ساتھ مل کر حکومت کریں اور سکھوں کی حکومت میں ہر قسم کا تحفظ دیں۔

ایک سکھ ودوان نے کہا ہے۔

پنجاب میں وہ (مسلمان) خاموش تھے شاید وہ سکھوں سے بگاڑ نہیں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ترجمہ از انکھی سورما ع ۱۳۷

---

مسلمان قوم پاکستان بنا کر الگ اسلامی مملکت قائم کرنے کے درپے تھی اور ..... مسلم لیڈر بھی چاہتے تھے کہ پاکستان اور ہندو بھارت کے درمیان ایک سکھ اسٹیٹ بن جائے۔

ترجمہ سنت سپاہی نومبر ۱۹۵۹ء

---

ایک سکھ ودوان نے کہا ہے۔

مسٹر جناح تو جلدی بھانپ گئے کہ ہندوستان کی آزادی کا جو نقشہ ہے وہ ووٹوں کی حکومت ہوگی۔ ہندوستان میں اکثریت فرقہ پرست ہندوؤں کی ہے۔ ہندوؤں میں کٹر قسم کے فرقہ پرست لوگ بہت ہیں اس لئے فرقہ پرست ہندوؤں کی غلامی میں اسلام قائم نہیں رہ سکتا یہ غور فکر کرنے کے بعد مسٹر جناح نے تو پاکستان کا مطالبہ کر دیا۔ خواہ مہاتما گاندھی جی نے مسٹر جناح پر بہت ڈورے ڈالے مگر وہ لوہے کے لٹھ کی طرح اپنے مطالبہ پر مضبوطی سے قائم رہے اور آخر اس مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اکالی جودھا پٹیالہ ۲ مئی ۱۹۵۱ء

---

شیر پنجاب یکم مارچ ۱۹۵۳ء کا بیان ہے۔

پاکستان کی تحریک اور مطالبہ دراصل انہی حالات اور اسی زہریلی فضا کی تخلیق ہے جس کے ذمہ دار آریہ سماجی لیڈر اور اخبارات ہیں۔

---

## ماسٹر تارا سنگھ کا اعلان

۱۳ر جنوری ۱۹۶۶ء اخبار جنگ کراچی

(۱) سکھ اور مسلمان مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتے ہیں۔

(۲) ہندوؤں کی عیاری نے سکھوں کو اسلام سے دور کر دیا انہیں پھر اس مذہب کو گلے لگانا چاہیئے

---

(۳) انھوں نے بتایا کہ وہ پیدائشی سکھ نہیں بلکہ پہلے ہندو تھے پھر حق کی تلاش میں نکلے اور ہندوؤں کی بت پرستی چھوڑ کر سکھ مذہب اختیار کر لیا۔

ایران میں ممتاز علماء سے ملاقاتیں

---

## ہندوؤں کی فرقہ پرستی پر تارا سنگھ کا بیان

اکثر لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہندو تمام اہل وطن کی ایک قوم بنانا چاہتے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہندو کسی سے کم فرقہ پرست نہیں ہیں مسلمانوں کی فرقہ پرستی ہندوؤں کی فرقہ پرستی کی پیداوار ہے۔ چین میں مسلمان آباد ہیں اور دوسرے ممالک میں بھی ہیں وہاں وہ الگ قوم نہیں بناتے۔ یہاں ہندوستان میں مسلمان کیوں علیحدہ قوم بناتے ہیں اس کی وجہ صاف ہے کہ یہاں انہیں ایک ایسی قوم سے واسطہ ہے جس نے مذہبی فرقہ پرستی کے سبب مسلمانوں کو اچھوت بنا رکھا ہے۔

رسالہ سنت سپاہی امرتسر جون ۱۹۴۶ء

---

ماسٹر جی نے اپنی قوم کی بے بسی سے متعلق فرمایا تھا۔

سکھوں کے واحد لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے یہ کہا تھا کہ دربار صاحب امرتسر ایسے مقدس سکھ دھرم استھان کے تالاب میں سگریٹ کے ڈبے پھینکے جا رہے ہیں اور سکھ بے بس ہیں اور خون کے گھونٹ پی رہے ہیں۔ اکال جودھا ۱۳ر اپریل ۱۹۵۱ء

---

ماسٹر تارا سنگھ جو اس وقت سکھوں کے واحد لیڈر تھے انکو ہندوؤں نے اس قدر بھڑکایا ایک مرتبہ ان وفادار ہندوؤں کی امید پر یہ کہہ گئے۔

اکالیوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے تقسیم پنجاب سے قبل لاہور اسمبلی کے دروازے پر میان سے تلوار نکال کر ڈائریکٹ ایکشن کی دھمکی دی اور للکار کر کہا کہ پنجاب میں ایک بھی مسلمان نہ رہنے دیا جائے گا۔ مگر اس ڈائریکٹ ایکشن کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی زمین سکھوں کے خون سے رنگی گئی۔ از ریاست دہلی ۱۶ ستمبر ۱۹۴۷ء

## سکھوں کی لاشوں پر پاکستان بن سکتا ہے

۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے پاکستان مطالبہ پیش کیا۔ . . . . ماسٹر جی پہلے دن ہی بھانپ گئے کہ اس اسکیم پر ایک نہ ایک دن ضرور عمل ہوگا۔ اس لئے انھوں نے شروع ہی سے صاف الفاظ میں کہدیا سکھوں کی لاشوں پر پاکستان بن سکتا ہے۔

از نکھی سورما ص ۱۳۶

---

## ماسٹر جی اور سکھ قوم کو ہندوؤں کی جنت پر ۱۹۵۱ء تک بھروسہ تھا

اس کے بعد کا حال خود ماسٹر تارا سنگھ اور سکھوں کی سب سے بڑی سیاسی تنظیم شرومنی اکالی دل کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر جگجیت سنگھ۔ آزاد سکھ مملکت کی برطانیہ شرومنی اکالی دل تنظیم کے صدر، زور آور سنگھ سکھوں کی اعلیٰ اختیارات کی تنظیم اکال تخت کے جتھہ دار سادھو سنگھ بھنڈرا کے بیانات درجہ ذیل ہیں۔

## ماسٹر تارا سنگھ کا اعلان

۱۲ جنوری ۱۹۶۶ء اخبار جنگ کراچی

(۱) سکھ خود کو اسلامی فرقہ قرار دیں ماسٹر تارا سنگھ کی اپیل

(۲) ہندوؤں کی عیاری نے سکھوں کو اسلام سے دور کر دیا انہیں پھر اس مذہب کو گلے لگا لینا چاہئے۔

(۳) سکھ اور مسلمان مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتے ہیں۔

(۴) ایران میں ممتاز علماء سے ملاقاتیں۔

سکھوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ عنقریب ایک انقلابی اعلان کرنے والے ہیں جس کے نتیجہ میں بھارت اور ایشیا کی سیاست میں اہم تبدیلیاں ہوں گی۔ سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کے بہت قریب آجائیں گے۔ انھوں نے بتایا کہ وہ پیدائشی سکھ نہیں۔ بلکہ پہلے ہندو تھے پھر حق کی تلاش میں نکلے اور ہندوؤں کی بت پرستی چھوڑ کر سکھ مذہب اختیار کر لیا۔ انھوں نے مذکورہ ملاقاتوں میں بتایا کہ ہم سکھ گرنتھ صاحب کو مانتے ہیں اور اصلاً سکھ فرقہ اسلام سے زیادہ قریب اور ہندو مت کی شرک پرستی سے بہت دور ہے۔ فرقہ کے بانی گورو نانک صوفی مشرب بزرگ تھے اور اللہ کو واحد مانتے تھے اور حضرت محمد صاحب کو خدا کا نبی تصور کرتے تھے۔ لیکن بعض مسلمان بادشاہوں کے سیاسی اقدامات کی وجہ سے یہ فرقہ اسلام سے دور ہوتا چلا گیا۔ ہندوؤں نے بڑی چالاکی سے انہیں گلے لگا لیا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایرانی علماء سے مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ ایشیا میں مسلمانوں کا مستقبل بہت شاندار ہے افریقہ اور ایشیا کی سیاست میں مسلمان بہت اہم کردار —— ادا کرنے والے ہیں ..... سکھ بہادر اور بات کے دھنی اور سچائی پر مرمٹنے والے لوگ ہیں۔ مسلمان بھی انہیں اعلیٰ خصائل کے مالک ہیں، یہ دونوں قومیں مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتی ہیں۔ انھوں نے کہا مذہبی اعتبار سے بھی سکھ ایک واحد فرقہ ہے اور گورو نانک کا مکہ مدینہ بغداد کربلا اور نجف اشرف کا سفر اس بات کا ثبوت دیتا ہے وہ اسلام کے بزرگوں کو قابل تعظیم سمجھتے تھے۔ وہ بھی پہلے ہندو تھے۔ اور حق کی تلاش میں رہتے تھے، انھوں نے توحید کی تعلیم قرآن پاک سے حاصل کی۔ میں بھی قرآن پاک اور حدیثوں کو مانتا ہوں اور آج کل اسلام کا مطالعہ بڑے غور و فکر کے ساتھ کر رہا ہوں۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمان عالموں نے ہماری طرف توجہ نہیں دی ورنہ ہم بھی شاید مسلمانوں کا ایک فرقہ ہوتے۔ اور ہمارے نام بھی آغاخانی مسلمانوں کی طرح ہوتے۔ انھوں نے انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ میں عنقریب ایک تاریخی فیصلہ کرنے والا ہوں اور ساری سکھ قوم کو یہ مشورہ دوں گا۔ کہ جب وہ ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور حضرت محمد عربی کو مانتے ہیں تو یہ اعلان کریں کہ ہم اسلام کا ایک فرقہ ہیں اور ایشیا کے اتحاد کی خاطر مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔

———— — — — —

# ڈاکٹر جگجیت سنگھ کا بیان

(۱) سکھ اپنے آزاد وطن کے قیام کے لئے مسلح جدوجہد شروع کریں گے

(۲) سکھوں کا عالمی کنونشن لندن یا ننکانہ صاحب میں ہوگا۔

لندن ۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء (نمائندہ جنگ) سکھوں کی سب سے بڑی سیاسی تنظیم شرومنی اکالی دل کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے کل شام اعلان کیا ہے کہ سکھوں نے اپنا علیحدہ آزاد وطن حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہ اس کے حصول کے لئے مسلح جدوجہد شروع کرنے سے بھی نہیں ہچکچکیں گے ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے جو اپنے بین الاقوامی دورے کے سلسلہ میں برطانیہ میں ہیں اور آزاد سکھستان کی تحریک منظم کر رہے ہیں کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۰ ستمبر کو سکھوں کے آزاد وطن کے حق میں لندن میں مظاہرہ کیا جائے گا اور آئندہ ماہ سکھوں کا بین الاقوامی کنونشن طلب کیا جائے گا۔ یہ کنونشن یا تو لندن میں یا پاکستان میں ننکانہ صاحب کے مقام پر ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ابھی تک حکومت پاکستان سے کوئی درخواست نہیں کی گئی ہے۔ ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے کہا بھارتی حکومت نے سکھوں کے گردواروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لیکن اب سکھوں نے وردی گنگڑے سے راجستھان تک بحرہ عرب کے ساتھ ایک آزاد سکھ ریاست قائم کرنے کا عہد کر لیا ہے سکھوں کی آزاد ریاست دنیا میں اڑتیسویں ریاست ہوگی اسکی آبادی تقریباً دو کروڑ ہوگی۔ بھارتی حکومت نے نام نہاد بنگلہ دیش کی حمایت کرکے خود ہی برصغیر میں اس مسئلہ کو قبول کر لیا ہے۔

سکھوں کی ریاست پاکستان کے ساتھ مشترکہ دفاع کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہے۔ برصغیر کے موجودہ مسائل کا واحد حل سکھوں کی آزاد ریاست ہے کیونکہ یہ ریاست پاکستان اور بھارت کے درمیان محفوظ فوجی علاقہ کا کام کرے گی۔

انھوں نے کہا کہ اگر سکھ پرامن طریقے سے اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے تو وہ یقیناً مسلح جدوجہد شروع کریں گے اور ان کے پاس بھارتی حکومت کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے

۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

---

INTERNATIONAL COMMITTEE
FOR
KHALISTAN INDEPENDENCE




1. HOME LAND FOR THE SIKH. CREATION OF KHALISTAN.
2. THE BENGALI'S GOT BENGLADESH. THE SIKH WANT KHALISTAN.




# خود مختار خالصتان

نئی ریاست پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش اور راجستھان واتر پردیش کے بعض حصوں پر مشتمل ہوگی۔

جاری کردہ

## انٹرنیشنل کمیٹی متحدہ خالصتان

۷۳ء

کراچی ۳ جولائی (نمائندہ خصوصی) دنیا بھر کے سکھوں نے خود مختار خالصتان کے حصول کیلئے بین الاقوامی کمیٹی قائم کردی ہے جس کا صدر دفتر کینیڈا میں قائم کیا گیا ہے اس کمیٹی نے مجوزہ خالصتان کا نقشہ شائع کیا ہے جس میں بھارت کے شہر امرتسر، شملہ، چنڈی گڑھ، سہارنپور، میرٹھ، دہلی اور آگرہ شامل ہیں بین الاقوامی کمیٹی برائے خود مختار خالصتان نے اپنی تحریک کا مقصد سکھوں کے لیے علیحدہ وطن خالصتان کا حصول بتایا ہے اور کہا ہے کہ جب بنگالیوں نے بنگلہ دیش حاصل کرلیا تو سکھ خالصتان کیوں نہیں حاصل

کر سکتے۔ کمیٹی کے شائع کردہ ایک پمفلٹ میں کہا گیا ہے کہ مسز گاندھی حق خود اختیاری کے اصول پر یقین رکھتی ہیں یہ بات بنگلہ دیش کے بارے میں ان کے بیان سے بھی ثابت ہو چکی ہے اب اسی اصول کا اطلاق سکھوں کے وطن پر بھی ہوتا ہے۔ کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام سکھ سیاسی قیدیوں کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے اور انہیں عام معافی دیدی جائے۔ کانگریس کے تعاون سے عارضی حکومت خالصتان قائم کی جائے۔ بصورت دیگر خون خرابہ ہوگا۔ خالصتان، پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش اور راجستھان و اتر پردیش کے بعض حصوں پر مشتمل ہوگا۔ بھارت کا دارالحکومت نئی دہلی سے الہ آباد منتقل کر دیا جائے کیونکہ روایات اور تاریخ سے نئی دہلی، خالصتان کا حصہ ثابت ہوتی ہے۔ خالصتان بھارت اور پاکستان کے درمیان بفر اسٹیٹ ہوگی اور یہ نئی ریاست ایشیائی ممالک کیلئے امن کی ضمانت ہوگی۔

---

## سکھ جلاوطن حکومت قائم کرینگے

راولپنڈی ۱۰ رجون اپ پ، ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق آزاد سکھ ریاست کا مطالبہ کرنے والے سکھوں نے برطانیہ میں ایک جلاوطن حکومت قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ گذشتہ ہفتہ لیمنگٹن میں مسٹر پیارے سنگھ کی زیر صدارت ایک اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس میں ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے بھارت اور اندرا گاندھی کے خلاف سخت تقریر کی انھوں نے سکھوں کی سوشلسٹ جمہوریہ کے قیام کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ تقسیم کے وقت لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے سکھوں سے مطالبات پیش کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن انھوں نے مہاتما گاندھی جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل پر اعتماد کیا ڈاکٹر جگجیت نے کہا گذشتہ ۲۵ سال سے سکھوں کے ساتھ ہریجنوں جیسا سلوک کیا جارہا ہے اس لئے ہم جلاوطن سکھ ریاست کے قیام کا اعلان کرتے ہیں۔

---

## سکھ اور مسلمان مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتے ہیں

آج سکھوں کے ممتاز لیڈر مسلمانوں سے خصوصاً پاکستان سے اپیل کر رہے ہیں۔ اور ماسٹر تارا سنگھ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمان عالموں نے ہماری طرف توجہ نہیں دی ورنہ ہم بھی شاید مسلمانوں کا ایک فرقہ ہوتے۔ اور ہمارے نام بھی آغاخانی مسلمانوں کی طرح ہوتے۔ دوسری طرف ڈاکٹر جگجیت سنگھ

جی فرماتے ہیں۔

سکھوں کی ریاست پاکستان کے ساتھ مشترکہ دفاع کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہے۔ برصغیر کے موجودہ مسائل کا واحد حل سکھوں کی آزاد ریاست ہے کیونکہ یہ ریاست پاکستان اور بھارت کے درمیان محفوظ فوجی علاقہ کا کام کرے گی۔

موجودہ حالات میں مسلمان حسب سابقہ کی طرح سکھ قوم کی اپیل پر ان کے ساتھ تعاون اور امداد دے کر اپنے سابقہ روایات برقرار رکھیں۔

## سابقہ روایات

- جیرام جی (رہتوی) کی درخواست پر دولت خاں لودھی نے گورو نانک جی کو سلطان پور میں مودی خانہ لگا دیا۔ جنم ساکھی ص۸۵
- رائے بلار نے بابا نانک جی کو ننکانہ صاحب (تلونڈی) میں سات سو مربع زمین دے دی جس پر آج ننکانہ آباد ہے۔
- اکبر بادشاہ نے گورو امرداس جی کو بارہ گاؤں کی جاگیر دی جس پر آج امرتسر آباد ہے۔ سچ ویر پرکاش ص۳
- جہانگیر نے گورو ارجن جی کو کرتار پور کی زمین ۱۵۹۸ء میں معافی پٹہ پر دی جس کا رقبہ ۸۹۴۶ کھماؤ، ۲ کنال ۱۵ مربع درج ہیں۔ راگ مالا کھنڈ ص۲
- جہانگیر نے شہزادگی کے زمانے میں گوئندوال کے نام پر گیارہ سو روپیہ سالانہ کی جاگیر دی۔ انسائیکلوپیڈیا آف سکھ لٹریچر ص۲۴۸
- جہانگیر نے گورو ہرگوبند جی کو پانچ سو روپیہ یومیہ پر پنجاب کا حاکم بنایا تھا۔ تواریخ خالصہ ص۹۹
- جہانگیر نے گورو ارجن جی کی خدمت میں پانچ ہزاری خلعت اور کئی دوسری اشیا پیش کیں۔ تواریخ خالصہ ص۷۹
- گورو ہررائے جی کو عالمگیر نے ڈیرہ دون میں جاگیر دی جس پر آج گوردوارہ آباد ہے۔ تواریخ گورو خالصہ ص۸۱۱

# سکھ تمدن اسلامی تمدن کے مماثل ہے



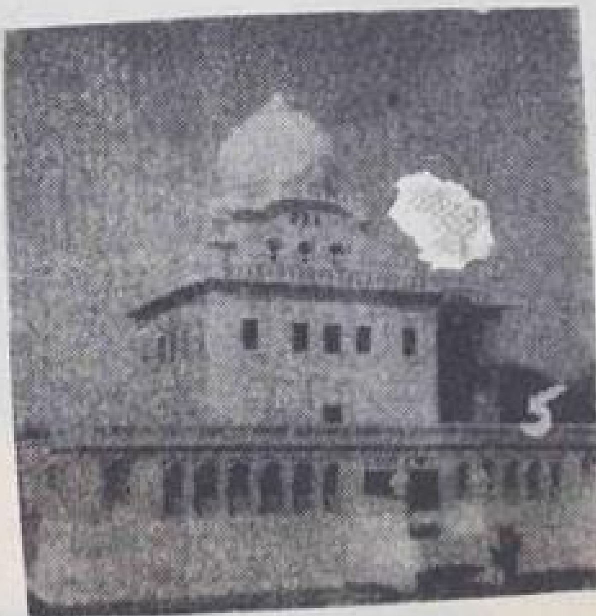

ڈیوڑھی صاحب



جنم ستھان کے ساتھ ۲۲۰ مربع زمین کی جاگیر



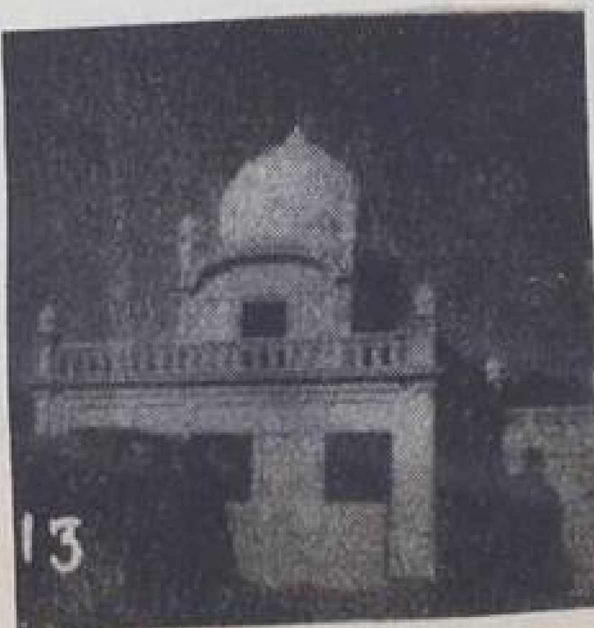

پٹی صاحب




بال لیلا کے ساتھ ۱۸ مربع زمین جاگیر ۱۳۰ روپے سالانہ

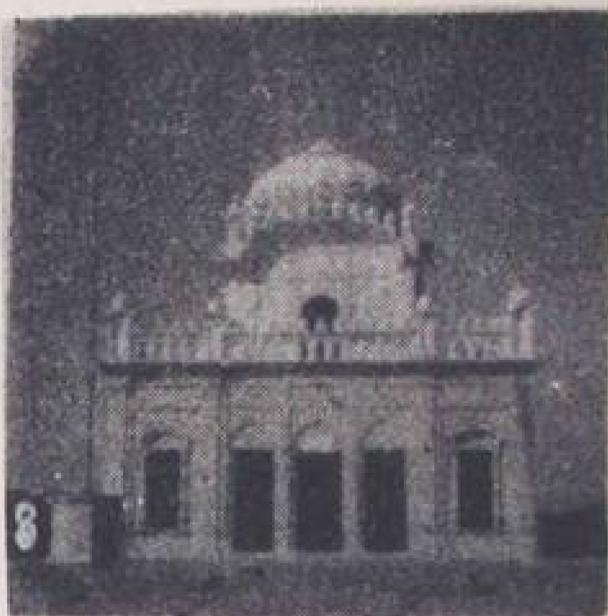



کیارہ صاحب کے ساتھ ۴۵ مربع زمین کی جاگیر



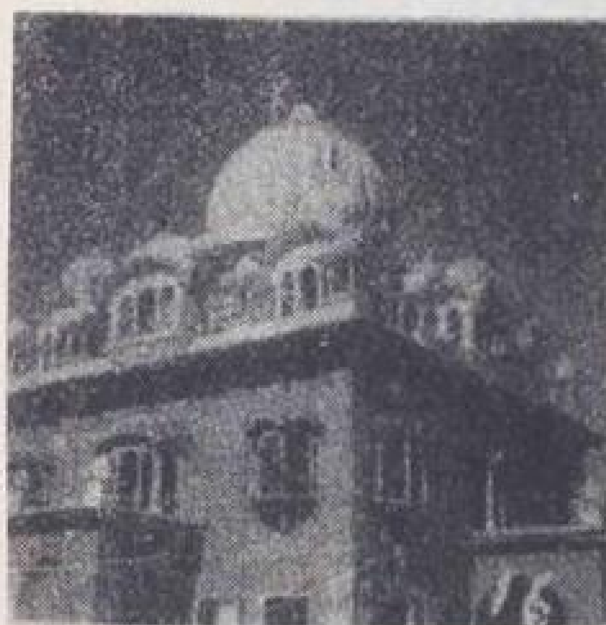

چھٹی پادشاہی

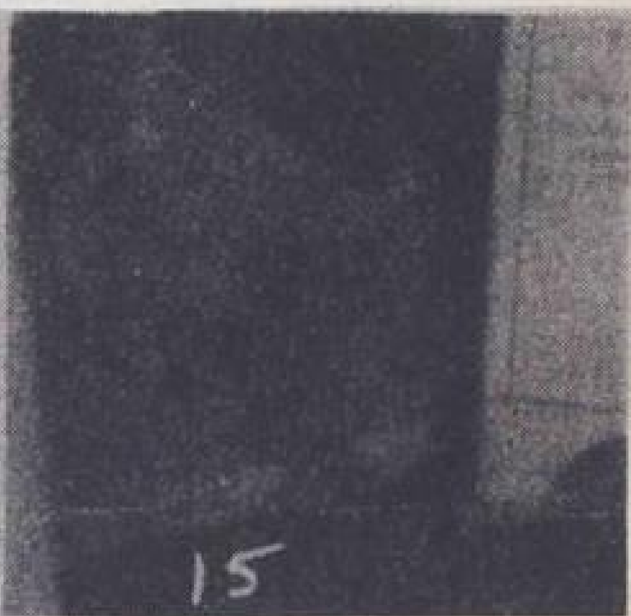


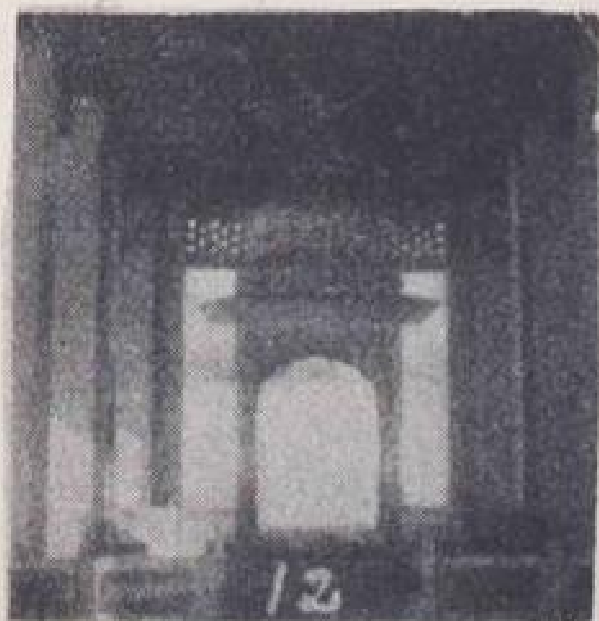

مال جی کی سمادھ ۱۵ مربع زمین جاگیر بجائے [illegible] سالانہ

تمبو صاحب




گوردوارہ پنجہ صاحب







شہید گنج

سرپہ چھایہ

- گولڈن ٹمپل کی پہلی اینٹ حضرت میاں میر صاحب نے رکھی۔ جنم ساکھی ص ۶۲۲
- گورو گوبند سنگھ کو ماچھی واڑہ کی جنگ میں غنی خاں و نبی خاں نے اپنے مکان میں چھپایا۔
جنم ساکھی ص ۳۹
- استاد قاضی میر محمد خاں نے گورو گوبند سنگھ کو غنی خاں کی معرفت نیلگوں لباس پہنا کر مالوہ کی طرف روانہ کردیا۔ جنم ساکھی ص ۳۹

## سکھوں اور مسلمانوں کے اختلاف کی وجہ کیا تھی

اس کتاب کے آخری باب میں اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ سکھوں اور مسلمانوں میں مذہبی و سیاسی و معاشی تعلقات ایک ہونے کے بعد اس کو کس چیز نے توڑا۔ کیا آئندہ بھی اسی طرح ٹوٹ جائیں گے۔ اس کا مختصر جواب گورو نانک کی زبانی

راج۔ مال۔ روپ۔ ذات۔ جوبن پنچ ٹھگ
انہیں ٹھگیں جگ ٹھگیا کنی نہ رکھی لج

## ننکانہ صاحب و پنجہ صاحب کی تاریخی حقیقت

ننکانہ صاحب (تلونڈی) کا مالک مسلمان راجپوت رائے بلار نے گورو نانک جی کی فقیری سے متاثر ہو کر ۷۰۰ مربع زمین جس پر آج ننکانہ صاحب آباد ہے گورو جی کو دی گئی۔ اس کے علاوہ دو تالاب ایک گردوارہ بال لیلا کے جانب مشرق ایک تالاب جو گورو صاحب کے نام پر رائے بلار نے بنوایا
مہان کوش ص ۲۷۶

دوسرا نانک سر کا تالاب جو رائے بلار نے گورو نانک کے نام پر بنوایا تھا۔
مہان کوش ص ۲۷۲ جنم ساکھی چھوٹی ص ۹۹

گردوارہ پنجہ صاحب کا حوض اور بارہ دری شمس الدین نے تعمیر کروائی۔
چاروں گردواروں کی کل جاگیر ۶۰۲ مربع گز زمین عطا کی

(۱) چنانچہ جنم استھان کے لئے ۲۴۷ مربع زمین رائے بلار نے لگائی (گورو دھام دیدار ص ۱۲۶

(۲) گوردوارہ بال لیلا کے ۱۲ مربع زمین ۱۳ روپے کی سالانہ جاگیر۔

(۳) گوردوارہ مال جی کے لئے ۱۹ مربع زمین اور پچاس روپے کی جاگیر

(۴) گوردوارہ کیارہ صاحب کے لئے ۴۵ مربع زمین رائے بلدر نے لگوائی

گورو دھام دیدار ص ۴۸ — ۱۲۷

یہ گنبدوں والا شہر اجمیر شریف یا بغداد نہیں یہ شہر ننکانہ صاحب و پنجہ صاحب ہے جو مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کی یاد تازہ کر رہا ہے۔

گورونانک کو گزرے ہوئے پانچسو سال ہوئے مگر آج تک کسی انگریز نے نہ ہندوؤں نے سکھوں کے مقدس مقامات کے نام پر پانچ پیسہ کی انعامی جاگیر نہیں دی اگر کسی نے دیا ہے تو وہ مسلمان نے دیا ہے۔

---

ترجمہ۔ حکومت دولت حسن ذات پات کی بڑائی کا خیال اور جوبن کا نشہ یہ پانچوں ٹھگ ہیں جو دنیا کو ٹھگ رہے ہیں ان کے دھوکے میں آنے والے لوگ عزت حاصل نہیں کر سکتے۔

اب تو آئندہ بھی تعلقات ٹوٹیں گے تو انہیں اسباب کی وجہ سے ٹوٹیں گے آئندہ کا قدم سوچ سمجھ کر اٹھائیں۔

چار گوروں تک یعنی گورونانک اور گورو انگد، گورو امرداس، گورو رامداس تک سکھ و مسلمان بڑے برادرانہ انداز سے گذارے پانچویں گورو ارجن سے یہ بات ہی دوسری ہو گئی۔

ایک دن اپنے باپ گورو امرداس جی کو چوکی پر بٹھا کر غسل کرا رہی تھی پاؤں میں کیل لگ گئی خون بہت بہا والد نے بیٹی بی بی بھانی جی سے کہا۔ جو کچھ تیرا جی چاہے مانگ۔ اس وقت انھوں نے درخواست کی کہ یہ مرتبہ گوریائی جو آپ نے میرے خاوند کو عطا کیا ہے میں چاہتی ہوں کہ میرے ہی خاندان میں چلتا رہے۔ گورو امرداس نے کہا مجبوراً قبول کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ اس رتبہ کا موروثی ہونا اچھا نہیں کیونکہ اس سے صدہا قسم کے جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ جنم ساکھی بھائی بالے والی ص ۴۲۵

---

واقعی فقیر سادھو کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے گورو رامداس اور بی بی بھانی جی کے بطن سے

تین بچے پیدا ہوئے سب سے بڑا لڑکا پرتھی چند۔ دوسرا مہادیو۔ تیسرے چھوٹے ارجن جی تھے۔ پرتھی چند گو سب سے بڑا تھا مگر عقل میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اپنے باپ کی نافرمانی کرتا دوسرے بھائیوں سے حسد رکھتا۔ چھوٹا مہادیو ایک لاپرواہ مست آدمی تھا ہمیشہ یاد الہٰی میں محو رہتا دنیاوی کاموں سے بالکل الگ تھا۔ اب ارجن جی جو سب سے چھوٹے تھے باپ کی فرمانبرداری میں دل وجان سے مشغول رہتے اسی وجہ سے گورو رام داس صاحب نے ان کو ہر طرح سے لائق سمجھ کر اپنا جانشین قرار دیا۔

جنم ساکھی بھائی بالے صفحہ ۶۳

## مسلمانوں کا اور سکھوں کا بگاڑ ارجن جی سے ہوا

پوری دنیا کے مسلمان اس بات سے حیران ہیں کہ جبکہ سکھوں اور مسلمانوں میں اس قدر قربت ہے یہ اختلاف کہاں سے پھوٹ پڑا گورو نانک نے کہا تھا۔

راج۔ مال۔ روپ۔ ذات جوبن پنج ٹھگ
انہیں ٹھگیں جگ ٹھگیا کنی نہ رکھی لج

گورو ارجن کے نانا گورو امرداس جی نے کہا تھا گدی کا مالک اللہ ہے اگر اس کو اپنی سمجھے تو جھگڑے فساد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ فساد نہ گورو نانک جی کے زمانہ میں رہا نہ گورو انگد جی کے زمانہ میں یہ فساد نہ گورو امرداس جی کے زمانہ میں نہ یہ فساد گورو رامداس جی کے زمانہ میں ہوا بلکہ یہ فساد صرف مسلمانوں سے نہیں بلکہ اپنے بڑے بھائی پرتھی چند سے شروع ہوا۔

آخر ش صلحی خاں نے پرتھی چند گورو ارجن صاحب کا باہمی فیصلہ اس طرح پر کرایا کہ تمام سکھی سیوکی کا مالک تو گورو ارجن صاحب کو بنا دیا اور باقی گورو چک کے کل زمینداره وغیرہ کی وراثت معہ کچھ حصہ سندھ کے جو اکبر بادشاہ سے ملا تھا۔ پرتھی چند کو دے دیا۔ اس سند میں چودہ ہزار بیگھہ غیر مزروعہ اراضی کنارہ ستلج چودہ ہزار بیگھہ غیر مزروعہ اراضی (مواضعات سہیرا کلیر) وقف بھی تھی۔

جنم ساکھی بھائی بالی صفحہ ۶۳

---

باوجودیکہ گورو رامداس صاحب کی اولاد میں باہم سند گورو یائی کے دیرینہ جھگڑے برطرف ہونے

رہنے ۔ مگر گورو ارجن صاحب کی فضیلت اور برکت اقبال سے سکھوں کے فرقہ کو دن بدن افزونی ہوتی رہی ۔ پوتھیوں میں ان کے دولت مند ہونے کی بابت یوں روایت ہے کہ دنیا کی دولت گورو نانک صاحب سے بارہ کوس کے فاصلہ پر رہتی تھی ۔ اور گورو انگد صاحب سے چھ کوس پرے ۔ اور گورو امر داس صاحب کے دروازے پر اور گورو رامداس صاحب کے قدموں میں اور گورو ارجن صاحب کے گویا گھر میں اور یہی خاص وجہ ہے کہ دولت امرتسر میں ہر مندر صاحب کے چاروں دروازوں سے آتی ہے

جنم ساکھی بھائی بالے ص۶۳۲

---

جہانگیر بادشاہ اور گورو ارجن جی کا ایک زمانہ تھا سکھ کتب کی روشنی میں یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ ابتدا میں ان دونوں کی چپقلش نہ تھی اور جہانگیر کے دل میں گورو صاحب کیلئے بہت عزت اور احترام تھا ۔

سکھ اسکالر سردار کاہن سنگھ جی بابھہ کا بیان :۔

اکبر کے زمانہ میں شہزادہ سلیم (جہانگیر) نے اس کرتار پور کی معافی کا پٹہ دھرمسالہ کے نام ۱۵۹۸ء میں دیا ۔ جس میں رقبہ ۸۹۴۶ کھاؤں ، ۷ کنال اور ۵ امرلے درج ہے ۔

راگ مالا کھنڈن ص۷ و مہان کوش ص۹۰۲

---

گورو ارجن جی نے اس زمین پر قبضہ کرکے کرتار پور آباد کیا تھا جو آج کل ضلع جالندھر (بھارت) میں واقع ہے جسکا ریلوے اسٹیشن بھی ہے ۔ جہانگیر بادشاہ کا گورو ارجن کو اتنی بڑی جاگیر دینا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ابتدا میں اس کے دل میں گورو صاحب کے لئے کوئی نفرت نہ تھی ۔

---

جہانگیر کے دربار میں چندو لال نام کا ایک درباری تھا یہ بھی گورو ارجن جی کا اشد ترین مخالف تھا اس کی مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ گورو ارجن جی نے اس کی لڑکی کا رشتہ اپنے اکلوتے بیٹے گورو گوبند جی کے لئے لینے سے انکار کر دیا تھا ۔

---

اسی طرح سکھ تاریخ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ جہانگیر کی جنم پتری گم ہو گئی۔ کافی تلاش کرنے پر بھی دستیاب نہ ہو سکی۔ چندو لال نے اس موقع کو غنیمت خیال کر کے کہا کہ

بادشاہ سلامت آپ کی جنم پتری گورو ارجن نے چوری کروائی ہے اس نے بڑے بڑے چور اور ڈاکو اپنے ارد گرد جمع کر رکھے ہیں وہ ان کے ذریعہ سے چوریاں کرواتا ہے مگر بادشاہ پر اس کی شکایت کا کوئی اثر نہ ہوا۔

---

اس پر جہانگیر نے چندو لال سے صرف اتنا ہی کہا کہ:۔

تمہاری طرف سے گورو صاحب کو لکھ دو اگر لنگر کے اخراجات زیادہ ہیں اور ہماری دی ہوئی جاگیر ان اخراجات کی متحمل نہیں ہو رہی ہے تو ہم مزید جاگیر دے دیں گے اس طرح لوٹ مار سے عزت نہیں ہوگی۔ ہمارے دل میں گورو نانک کی گدی کا بہت احترام ہے

(گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے کے وگور پرتاب سورج راس ۲ انسو ۲۴)

---

بادشاہ نے کہا! دیوان جی یہ بات قابل قبول نہیں میں اپنے والد اکبر بادشاہ سے گورو نانک پیر کا حال سن چکا ہوں۔۔۔۔ کہاں وہ پیر گدی کے مالک اور کہاں وہ چوریاں کروائیں۔ یہ نہیں ہو سکتا وہ قابل تعظیم ہیں۔۔۔۔۔ بادشاہ نے کہا۔ والد بزرگوار نے گدی کے نام کئی گاؤں لگائے ہیں صبح چل کر بنیہ کریں گے۔ اگر ان گاؤں کی آمدنی سے ان کے اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں تو مزید گاؤں دے دیں گے۔ سوڈھی چمید کار ص ۲۹۲

سکھ کتب کی ورق گردانی اور تزک جہانگیری سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گورو ارجن جی نے خود ہی جہانگیر کی حکومت کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا قول ہے کہ رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۲ء

گورو ارجن جہانگیر کے اسلامی شریعت پر حکومت کی بنیاد رکھنے کے خیال کا اشد ترین مخالف ہے۔

---

تزک جہانگیری سے واضح ہوتا ہے کہ گورو ارجن جی کی یہ مخالفت محض خیالات کی حد تک محدود

نہیں رہی تھی۔ بلکہ اس نے اسے عملی صورت میں بھی پیش کیا تھا۔ چنانچہ کھلے بندوں سیاسی معاملات میں دلچسپی لی تھی۔ اور حکومت کے خلاف بعض ایسی حرکات کی تھیں کہ جن کی بنا پر جہانگیر کو مجبوراً ایسا فرمان جاری کرنا پڑا تھا اور ان میں سے ایک بڑی بات جہانگیر کے بیٹے شہزادہ خسرو کی بغاوت میں مدد دینا تھا۔ اور اسے قشقہ لگاکر ایک رنگ میں اس کی تاجپوشی کی رسم ادا کرنا تھا۔ کیونکہ سکھ ودوانوں کو یہ علم ہے کہ گوردگھر میں قشقہ لگانا تاجپوشی کی رسم ہے۔ اور جہانگیر نے بھی اس تلک کو راج تلک ہی تسلیم کیا تھا۔ پراچین بیڑیاں صفحہ ۹۶

---

رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۳ء کا بیان ہے۔

شہزادہ خسرو اچھی طرح جانتا تھا کہ گورو ارجن جہانگیر کے اسلامی شریعت پر حکومت کی بنیاد رکھنے کے خیال کا اشد ترین مخالف ہے۔ نیز گورو ارجن ایسی عظیم اور بے خوف شخصیت کا مالک ہے کہ وہ ایسے وقت میں بھی جبکہ شہنشاہ خود شہزادہ پر فوج کشی کیلئے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے۔ خسرو کو تسلی اور مدد دینے سے دریغ نہیں کریگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔

---

تواریخ گورو خالصہ ایڈیشن دوم صفحہ ۹۲۶ کا بیان ہے۔

مشہور سکھ مورخ گیان گیان سنگھ جی کا بیان ہے کہ خسرو نے اپنی اس ملاقات میں یہ پیش کش بھی کی تھی کہ اگر وہ اپنی اس مہم میں کامیاب ہوگیا اور شہنشاہ ہند بن گیا تو پنجاب کی حکومت گورو ارجن کے حوالے کردی جائے گی۔

---

شہزادہ خسرو نے کسی کشتری کی بیٹی خوبصورت دیکھ کر زبردستی اپنے گھر میں ڈال لی۔ کشتریوں نے مل کر فریاد کی۔ جہانگیر نے خسرو کو گرفتار کرنے کے لئے فوج روانہ کی اس نے مقابلہ کیا اور آخر شکست کھاکر کابل کی طرف بھاگ گیا۔ جہلم کے پاس ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا ایک ملانے پکڑوا دیا۔ جہانگیر کے روبرو لایا گیا اس کے سنگھی میں میں گرواکر مروا دیئے گئے اور اسے قتل کر دیا گیا۔

تواریخ گورو خالصہ ایڈیشن دوم صفحہ

ایک ہندو ودوان نے لکھا ہے کہ

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سکھ گوروں کے دلوں میں اپنی طاقت بڑھانے اور جتھہ کو مضبوط کرنے کا خیال پہلے سے پیدا ہو چکا تھا۔ اور انھوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ مسلمان حکام کی نظروں میں خار کی طرح کھٹکنے لگے تھے۔ لیکن انکی تکلیف اور مصیبت کا آغاز گورو ارجن دیو سے شروع ہوا۔ جنہوں نے جہانگیر کے باغی لڑکے خسرو کی امداد کی۔

---

ایک اور مقام پر یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

اگر سکھوں کے گورو مسلمان حاکموں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتے یا شاہی باغیوں کو مدد نہ دیتے تو ان پر کسی قسم کی سختی کا نازل ہونا ایک ناممکن بات تھی۔ ہندو جاتی اور سکھ گورو صد ۵۰۲

---

جیون کتھا گورو گوبند سنگھ جی صد ۱۳۵

گورو ارجن جی نے اپنے دربار کی ٹھاٹ باٹھ شاہی دربار کی طرح بنائی اور جتھہ بندی کو ترقی دے کر ایک رنگ میں حکومت کا سلسلہ قائم کیا۔۔۔۔ جس کے مرتاج سچے بادشاہ خود تھے یہ حقیقت ہے کہ سکھوں نے اس وقت تک مغلیہ حکومت کے اندر ہی اندر سوراج کی تربیت حاصل کر لی تھی

---

رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۵۲ء

راجہ بیربل نے امرتسر کے ہندوؤں پر ایک۔۔۔ ٹیکس لگا دیا۔۔۔ گورو صاحب نے لوگوں کو یہ ٹیکس ادا کرنے سے روک دیا۔

---

پنجابی سورما صد ۴۵ بیان کرتا ہے۔

سکھوں نے گورو ارجن دیو کے زمانہ میں آہستہ آہستہ اپنی ریاست بنالی تھی اور اپنے گورو کو سچا بادشاہ کہنا شروع کر دیا تھا جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں گورو ارجن جی نے سوراج قائم کر لیا تھا۔

---

جہانگیر نے اس وقت تک گورو ارجن جی کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کی جب تک کہ کوئی ٹھوس اور واضح بات اس کے علم میں نہ لائی گئی۔ اسی دوران خسرو نے جہانگیر کے خلاف بغاوت کا علم بلند کر دیا اور گورو جی نے اس کی روپیہ سے امداد کی اور کچھ عرصہ اپنے پاس ٹھہرایا۔ یہ باتیں ایسی تھیں کہ جن سے گورو جی کے بارے میں پہلے سے پیدا شدہ شکوک و شبہات کو تقویت پہنچی۔ ایسے حالات میں کسی بھی حکومت کے لئے چپ رہنا ناممکن ہے۔

---

چونکہ حکومت کے اہل کاروں میں چندو لال ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں بقول سکھ مورخین کے گورو صاحب سے ذاتی عداوت تھی۔ انہوں نے اس وقت ناجائز فائدہ اٹھایا چنانچہ سکھ مورخین کا بیان ہے کہ چندو لال نے گورو صاحب کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اپنے گھر لے جا کر حکومت کی منشا اور حکم کے سراسر خلاف بہت تکالیف دیں یہاں تک کہ گورو صاحب کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

یہی وجہ ہے کہ جب جہانگیر کو اس کا علم ہوا کہ چندو نے محض اپنی ذاتی عداوت کی بنا پر گورو صاحب کی جان ضائع کی ہے اور گورو صاحب کو مارا گیا ہے وہ آئین جہانگیرا ور عدل جہانگیری کے سراسر خلاف ہے تو اس نے اسے اسی وقت معزول کر کے گورو صاحب کے حوالے کر دیا۔

---

## لالہ شوبرت ورمن کا بیان

یہ سری (گورو ارجن) گورو گھر کے پہلے شہید ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خالص ایک ناپاک دشمن ہند و کھشتری کے ہاتھوں ملکِ عدم کو رحلت کر گئے۔

پنجابی سورماص ۲۱۶

---

## ارجن جی کے فرزند ہر گوبند جی کی شہادت

ان کر یو دغا مم پتا سنگ
ات ظلم کبہں ان ہوئے نشنگ

ڈر راکھیو آپ [1] کا ذرا ناہیں
گور ہتے این دکھ دے بھائیں

پنتھ پرکاش نواس ۱۵ ص ۱۰۶

ترجمہ:۔ گورو صاحب سے یہ کہا تھا کہ چندو لال نے میرے باپ کے ساتھ بہت ظلم کیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کا بھی کوئی ڈر خوف نہیں کیا۔ یعنی آپ کے حکم اور منشا کو بھی مدِ نظر نہیں رکھا۔

## گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں

ات خوشی ہوئے کر واہ واہ — کردیو معاف دوئے لکھ واہ
جو گور پر تجم کے ہتو نام — جرمانہ خسرو ہت نکام

پنتھ پرکاش ص ۱۰۲ نواس ۱۵

## گیانی گیان سنگھ جی کا بیان

یعنی پرتھی چند (بڑے بھائی) چندو لال دیوان لاہور کے پاس گیا اور صلحی اور صلبی خاں سے بھی ملا۔ ان چاروں نے مل کر گورو ارجن کے خلاف بادشاہ سے کہا۔ گورو صاحب نے تمام ملک ویران کر دیا ہے۔ وہ اپنے متعدد چور، ڈاکو اور رہزن رکھتا ہے اور اس نے باغی خسرو کی روپیہ سے مدد کی تھی اور اس کے لئے دعا بھی کی تھی نیز اسے راج تلک بھی دیا تھا۔ گویا اس کی تاج پوشی کی رسم ادا کی تھی۔

## خالصہ پارلیمنٹ گزٹ جنوری ۱۹۵۸ء کا بیان ہے

سکھ تاریخ کے مصنفین اور ناظرین اور سکھوں کا یہ پختہ یقین تھا کہ گورو ارجن جی کو شہید کرنے کی ذمہ داری دیوان چندو شاہ پر ہے اور مغل حکومت کا اس سانحہ میں سیدھا یا الٹا کوئی ہاتھ نہ تھا۔

جہانگیر نے گوروارجن جی کو بغاوت کی سزا میں دو لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا تھا نہ کہ موت کی سزا۔ بڑے بھائی اور چندو لال نے اپنا انتقام لیا اور گورو جی کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا جہانگیر نے صرف یہ سزا تجویز کی تھی کہ دو لاکھ روپیہ خزانہ میں داخل کر دیں۔

---

## برہم گیانی ص ۲۳ کا بیان

گوروارجن جی پر الزام دے کر کہ انہوں نے خسرو کی عزت کی ہے دو لاکھ روپیہ جرمانہ کیا۔

---

## سنت سپاہی جون ۱۹۵۶ء

بادشاہ نے چغل خوروں کی شکایت کی بنا پر ۔۔۔ گورو جی کو دو لاکھ کی بھاری رقم جرمانہ کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا۔ لیکن جرمانہ ادا کرنا بھی جرم کا اقبال تھا اس لئے گورو جی نے انکار کر دیا۔

---

## سکھوں کے دس گوروان کی تعلیم ص ۳۷

جہانگیر نے کہا کہ آپ کو دو لاکھ روپیہ تاوان دینا پڑے گا ۔۔۔ تو گوروارجن نے جواب دیا کہ ۔۔۔ میں جرمانہ کے طور پر ایک کوڑی بھی دینے کو تیار نہیں ہوں ۔۔۔ جب لاہور میں سکھوں نے سُنا تو وہ فوراً روپیہ جمع کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور تاوان ادا کرنا چاہا مگر گورو صاحب نے روک دیا۔

---

جب بادشاہ نے گورو صاحب کو خسرو کی بغاوت میں امداد کرنے کے جرم میں دو لاکھ روپیہ جرمانہ کیا تو چندو لال نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ گورو صاحب کو میرے حوالے کر دیں میں انہیں ترغیب دلا کر ان سے جرمانہ وصول کر دوں گا۔ بادشاہ نے گورو صاحب کو اس کے سپرد کر دیا۔

گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۴۔ انسو ۳۴

---

بادشاہ نے گورو صاحب سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمن کو مبلغ پانچ ہزار روپے کی امداد دی ہے اس کے عوض دو لاکھ روپیہ خزانہ شاہی میں داخل کر دو۔ ورنہ جان سے جاؤ گے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم فقیروں کے پاس سوائے نام خدا کے اور کوئی دولت نہیں ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالے ص ۶۴۹

---

(گورو ارجن جی) نے اپنے سکھوں کو فرمایا کہ جب ہمارا جسم شانت ہو جائے (یعنی ہم وفات پا جائیں) تو اسے راوی کے پانی میں بہا دینا۔

تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۵۶-۴۵۵

(گورو جی نے کہا) اب ہم اشنان کر کے وفات پانے لگے ہیں۔ ہمارے مُردہ جسم کو دریا میں بہا دیا جائے۔ یہ کہہ کر گورو جی نے اشنان کیا اور چادر تان کر وفات پا گئے ۔۔۔ سکھوں نے ست نام کہہ کر گورو جی کو دریا میں بہا دیا۔

گورومت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۱۸-۱۱۷

## سکھوں اور مسلمانوں کا اختلاف مذہبی نہیں تھا

بلکہ چار گوروں کے بعد پانچویں گرو سے دسویں گرو تک ملکی اور سیاسی معاملات سے اختلافات پیدا ہو گئے ان اختلافات میں بڑے تین اختلافات ہیں۔ پہلا اختلاف گورو ارجن جی کا قتل، دوسرا اختلاف گورو تیغ بہادر اور اورنگ زیب، تیسرا اختلاف گورو گوبند جی کے بچوں کا مسئلہ ہے۔

ہم نے اپنے علم و دانست سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جیسے اور حکومتوں یا اور لیڈروں میں ملکی جھگڑے ہوتے جس میں سے کبھی زید غالب تو کبھی بکر غالب کا قصہ ہے۔

آزاد مصنف مسٹر نکولاس منوچی جو شاہجہاں سے لے کر شاہ عالم کے زمانہ تک مغلیہ دربار میں رہا اور جس نے اورنگ زیب کی ہر ایک حرکت اور چھوٹے بڑے ظلم کو بھی قلمبند کیا ہے اس کی کتاب میں بھی اس واقعہ کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔ اورنگ زیب پنجاب، بنگال، بہار، یوپی اور دکن کے باشندوں کو جبراً مسلمان ہونے کے لئے نہیں کہتا۔

## انگریز سیاح مسٹر فارسٹر کا بیان

گورو تیغ بہادر کے قتل سے متعلق یہی خیال ظاہر کیا ہے کہ اورنگ زیب اس قسم کا کوئی حکم

نہیں دے سکتا تھا۔ یہ قصہ ایک مسلمان بادشاہ کو بدنام کرنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔

## گورومت لیکچر صـ ۳۲۱ کا بیان ہے

گورو نانک کا آٹھواں گدی نشین جن کا نام گورو تیغ بہادر تھا بہت سے سکھ جمع کر کے طاقتور ہو گیا اور کئی ہزار آدمی اس کے ساتھ پھرا کرتے۔ ۔ ۔ ۔ یہ دونوں (حافظ اور گورو تیغ بہادر) مل کر بہت سختی اور مظالم ڈھاتے تھے اور تمام ملک پنجاب میں چکر لگاتے تھے۔ گورو تیغ بہادر ہندوؤں سے روپیہ وصول کرتا اور حافظ مسلمانوں سے۔

## سکھ ہسٹری صـ ۱۳۱ کا بیان ہے

یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ گورو تیغ بہادر نے اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہانسی اور ستلج کے درمیانی جنگلوں میں آزاد زندگی بسر کرنا شروع کر دی اور آپ کے سکھ اس طریق سے مار دھاڑ کرتے کہ اپنی بہادری سے کسانوں کے دل جیت لیتے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ جوشیلے مسلمان آدم حافظ سے جا ملے تھے۔ گورو جی نے مالدار ہندوؤں پر ٹیکس لگایا ہوا تھا۔

## سردار لال سنگھ پرنسپل سکھ شہید مشنری امرتسر کا بیان

(ٹرمپ) گورو تیغ بہادر سے متعلق بیان کرتا ہے کہ گورو کوئی بے خطر روحانی تعلیم دینے والا ہی نہ تھا بلکہ مسلح سکھوں کی پیشوائی گھوڑے پر سوار ہو کر کرتا تھا۔ زمینداروں کی آبادی سے زبردستی روپے چھین لیتا تھا اور مسلمان آبادیوں میں لوٹ مار کرتا تھا۔

رسالہ سنت سپاہی امرتسر جولائی ۱۹۴۶ء

پس ان حوالہ جات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ گورو تیغ بہادر نے بھی سیاسیات میں خوب حصہ لیا اور اپنے پاس فوج وغیرہ رکھ کر اپنی طاقت بڑھانے کی کوشش کی اور گورو صاحب کے اس رویہ کی بادشاہ کے پاس رپورٹیں بھی ہوتی رہیں۔

راج، مال، روپ، ذات، جوبن پنج ٹھگ
اینہیں ٹھگیں جگ ٹھگیا کسی نہ رکھی لج

جب راج آگیا تو اورنگ زیب ہی سے کیا خود گورو تیغ بہادر کے سکھوں نے دھیر مل کا ڈیرہ بھی لوٹ لیا۔

---

## چچا کے خلاف بھتیجے نے حکومت میں رپورٹ لکھوائی

دھیر مل نے حکام کے پاس جالندھر جاکر رپورٹ لکھوائی کہ میرے چچا تیغ بہادر نے ہمارے گھر میں ڈاکہ ڈالا اور ہمارے آدمیوں کو مار پیٹ کرکے ہمارا گرنتھ اور دیگر مال و متاع بھی لوٹ لیا ہے۔

پراچین بیڑان ص ۱۰۷

---

## اصل گرنتھ کے نسخہ کو گورو جی نے دریا میں بہادیا

گورو تیغ بہادر اور دھیر مل کے باہمی فسادات کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورو گرنتھ صاحب کا وہ اصل نسخہ جو گورو ارجن جی نے بھائی گورداس سے تیار کروایا تھا ضائع ہو گیا۔ بقول سردار جی بی سنگھ جی گورو تیغ بہادر نے خود ہی اس گرنتھ کو دریا میں بہاکر تلف کر دیا تھا کیونکہ دھیر مل کی گدی کی زینت یہی گرنتھ تھا۔

پراچین بیڑاں ص ۱۸۹

---

## گورو تیغ بہادر کا قتل مذہبی نہیں بلکہ سیاسی تھا

اورنگ زیب نے ہندوؤں پر پھر جزیہ لگا دیا تھا اور ہندوؤں کو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ جب گورو صاحب نے اورنگ زیب کی اس سیاست کے خلاف علی الاعلان ناراضگی ظاہر کی تو آپ کو دہلی طلب کیا گیا اور حکومت کی مخالفت کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔

گولڈن ٹمپل ہندو اتہاس ص ۱۰۰

---

# بھائی کیسر سنگھ چھبر کا بیان

پراچین زمانے کے سکھ اس بات کے قائل نہیں تھے کہ گورو تیغ بہادر کو اورنگ زیب نے اسلام قبول نہ کرنے کے جرم میں قتل کروایا تھا۔ گور پرنامی قلمی ورق۔

# مصنفین خود بخود سر کاکٹ جانا بیان کرتے ہیں

اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر سے کوئی کرامت طلب کی تھی اور گورو صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ آپ میری گردن پر تلوار چلائیں میرا سر تن سے جدا نہ ہوگا مگر جب اس کی آزمائش کے لئے تلوار چلائی گئی تو آپ کی گردن کٹ گئی۔

دوسری روایت ہے کہ گورو صاحب نے اپنے سکھ سے کہا تھا کہ ہم اپنی گردن جھکاتے ہیں تم تلوار سے ہمارا سر تن سے جدا کر دو۔ پہلے تو اس سکھ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا مگر بعد میں گورو صاحب کے سمجھانے پر وہ تیار ہوگیا۔ چنانچہ گورو صاحب نے گردن جھکا دی اور اس سکھ نے تلوار چلا کر اسے کاٹ دیا۔ اس طرح گورو صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

رسالہ گورمت امرت سر دسمبر ۱۹۵۷ء

# گیانی سردول سنگھ جی نے تیغ بہادر کے قتل کو بیان کیا

دوسرے دن کوتوالی میں بلا کر بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم نے تیغ کی بہادری کون سی دکھائی ہے جس کی وجہ سے آپ کو تیغ بہادر کہا جاتا ہے۔ گورو صاحب نے جواب دیا کہ کاغذ پر تیغ بہادر کا نام لکھ کر تلوار کی دھار پر باندھ دیا جائے اور وہ تلوار ہماری گردن پر چلائی جائے۔ بادشاہ کے حکم سے کاغذ پر نام لکھ کر تلوار کی دھار پر باندھ دیا گیا اور مغل سپاہی نے تلوار چلائی وہ ابھی لگنے بھی نہ پائی تھی کہ گورو صاحب کا سر خود بخود تن سے جدا ہو گیا۔ ۵۲ لیکچر ص ۱۸۲

جنم ساکھی گورو گوبند سنگھ میں لکھا ہے ص ۱۰۳

تلوار ابھی گردن تک نہیں پہنچی تھی کہ پہلے سر ڈر کر سکھ کے دامن میں آگیا وہ دو سالے۔

اس سر کو لے کر بھاگ گیا۔ کسی نے اسے دیکھا تک بھی نہیں۔

---

## کنگھم کی روایات

اورنگ زیب نے گورو صاحب سے معجزہ طلب کیا۔ گورو صاحب نے کہا کہ انسان کا کام صرف یہ ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے جب بادشاہ نے اصرار کیا تو گورو صاحب نے کہا کہ میں ایک کاغذ کا پرزہ لکھ کر اپنی گردن میں باندھ لیتا ہوں۔ میری گردن پر تلوار چلاؤ۔ مگر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا جب اس کی آزمائش کی گئی تو گورو صاحب کا سر قلم ہو گیا اور جب وہ کاغذ پڑھا گیا تو اس پر یہ مرقوم تھا کہ "سر دیا پر بھید نہ دیا"۔ اس طرح گورو صاحب کی موت واقع ہو گئی۔

گورو تیغ بہادر کے قتل سے متعلق ہم سکھ کتب اور دوسری تاریخی کتب سے مختلف روایات اوپر بیان کر چکے ہیں یہ روایتیں بعد میں سکھ کتب میں داخل کی گئی ہیں تاہم روایتوں سے سکھوں کے ان الزام کی تغلیط ہو جاتی ہے کہ اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر کو قتل کروایا تھا۔

ان روائیوں کے علاوہ اور بھی بہت سی ہیں چنانچہ گورو صاحب نے اپنے سکھ سے کہا تھا کہ میں اپنا سر جھکاتا ہوں تم تلوار سے تن سے جدا کر دو۔ اس سکھ نے پہلے تو ... انکار کیا تھا مگر بعد میں گورو جی کے سمجھانے سے تیار ہو گیا تھا اور اس نے گورو صاحب کے حکم کی تعمیل میں تلوار سے ان کی گردن کاٹ دی تھی۔ ان روایت کے بیان کرنے والے وہ لوگ ہیں جو گورو تیغ بہادر اور گورو گوبند سنگھ نے زمانے میں ہوئے ہیں۔

---

## بھائی منی سنگھ کا بیان ہے

بادشاہ نے دریافت کیا کہ آپ کا نام تیغ بہادر کیوں ہے آپ نے کس جگہ تیغ کی بہادری دکھلائی ہے ؟ گورو صاحب نے کہا تیغ بہادر اب ظاہر ہو گیا ہے۔ ایسی تیغ کی بہادری دکھلاؤں گا کہ گائے اور براہمن کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ تیرے عدل کی جگہ بد امنی پھیلا دوں گا۔ تیرے صوفیا کی جگہ نشہ پینے والے مامور کر دوں گا۔ آپ کے مذہب کی گھوڑی پر سواری کروں گا۔ اس وقت تم پچھتاؤ گے۔ تب بادشاہ نے کہا کہ ان کو حوالات میں دے دو۔ جب معجزہ دکھلائے گا تو چھوڑیں گے ... ۔ پھر ایک اور سکھ

گوروصاحب کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ عزیب نواز مجھے حکم دیجئے میں لاہور اور دہلی کو ٹکرا دوں گا۔ بچن کیا کہ ان کو جھوٹا کرکے ان سے چیز واپس لینی ہے۔ تجھے سمندر سے ایک قطرہ حاصل ہوا ہے۔ تم اسے یاد رکھو۔ کسی کو دکھ نہیں دینا جو کچھ ہونا ہے وہ خدا کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔ گورو گھر میں سب کچھ ہے۔ انہوں نے بھنگ پلاکر بابا نانک سے راج لیا ہے۔ ہم اب سر دے کر واپس لیں گے پھر گورو صاحب نے یہ شلوک لکھ کر گورو گوبند سنگھ جی کے پاس بھیجا۔

پل چھنیکو بند حن پرے　　　کچھ نہ ہوت اپائے

کہہ نانک اب اوٹ　　　ہر گج ہوئے سہائے

ترجمہ:۔ میری تمام طاقت سلب ہو گئی ہے۔ اب میں جکڑا گیا ہوں اب مجھے رہائی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی اب نانک کے قول کے مطابق صرف خدا سہارا ہے۔

پھر ایک سراجپوت کو حکم دیا کہ ہم پر تلوار چلاؤ۔ تب اس نے تلوار چلائی اور گورو صاحب کا سرتن سے جدا ہو گیا۔　　　بھگت رتناولی مطبوعہ ۱۸۹۳ء ص ۱۶۵ - ۱۶۶

۱۔ بھائی منی سنگھ جی سکھوں کے ایک مسلم بزرگ اور مشہور ودوان گزرے ہیں۔

۲۔ آپ گوبند سنگھ جی کے کاتب تھے۔

۳۔ آپ کی عمر پانچ سال تھی۔ گورو جی کی خدمت میں آپ کو نذر کیا گیا تھا۔

۴۔ آپ نے کلغی دھر سے امرت چھک کر سنگھ کا لقب پایا۔

انسائیکلوپیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۲۸۳۶

الغرض بھائی منی سنگھ سے بڑھ کر سکھوں کے نزدیک گورو تیغ بہادر کے حالات سے اور کوئی واقف نہیں ہو سکتا۔ آپ نے گورو تیغ بہادر کے قتل کی جو تفصیل بیان کی ہے وہ ہم نقل کر چکے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تیغ بہادر کا قتل اورنگ زیب کے حکم سے یا ایما سے نہیں ہوا۔ اور نہ اورنگ زیب کی خواہش گورو صاحب کو قتل کرنے کی تھی بلکہ وہ معجزہ دیکھنا چاہتا تھا۔

## گور بلاس پاتشاہی

بھگت رتناولی کے بعد اس سلسلہ میں دوسری کتاب گور بلاس پاتشاہی چھ میں گورو تیغ بہادر

نے تنائی کی تفصیل مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

یعنی گورو صاحب کے باقی تمام ساتھی بھاگ گئے۔ صرف ایک سکھ ہی آپ کے پاس رہ گیا۔ آپ نے کہا کہ میرے تمام ساتھی میرا ساتھ چھوڑ گئے ہیں اب صرف خدا تعالیٰ کا ہی بھروسہ ہے وہی مجھے اس مصیبت سے رہائی دلا سکتا ہے۔ اس کے بعد گورو صاحب نے یہ شلوک اچارن کیا کہ میری تمام طاقت سلب ہو گئی ہے۔ اور میں جکڑا گیا ہوں اب مجھے رہائی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی آخر گورو صاحب نے کچھ اور شلوک اچارن کئے اور اپنے ساتھی سکھ سے کہا کہ جب ہم اپنا سر جھکائیں گے آپ بے دھڑک ہو کر تلوار چلا دیں۔ اس نے جواباً عرض کیا کہ گورو کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے میں اس گناہ کا کیونکر مرتکب ہو سکتا ہوں گورو صاحب نے اسے تسلی دی اور کہا کہ چونکہ یہ کام آپ میرے حکم کی تعمیل میں کریں گے اس لئے آپ پر اس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ بلکہ آپ کا یہ فعل آپ کو ہمارے اور بھی قریب کر دے گا۔ تب اس نے پہریداروں کی تلوار چھین لی۔ اور اس سے گورو صاحب کا سر بھی تن سے جدا کر دیا اور خود بھی ختم ہو گیا۔

گورو تیر تھ سنگرہ صفحہ ۱۰۵

دہلی شہر سیس گنج ۲ سمہ ۳۔ اس مکان میں کوتوالی ہے جس نے بہت تنگ کرنے سے بھی جب گورو کے قہرمان کرامت دکھانا پسند نہ کیا تب اورنگ زیب نے سر قلم کرنے کا حکم دیا یہ سنکر گورو صاحب نے ایک سکھ کو حکم دیا کہ تو تلوار کھینچ سر ہم خود سرمد کی طرح اتار دیں گے۔ یہ سنکر سکھ نے تلوار کھینچی، ۱۷۳۲ بکرمی مگھر شدی پنچمی کو دو پہر دو گھڑی سر جدا ہو گیا۔

## گیانی ٹھاکر سنگھ کی تحریر

آگرہ سے چل کر گورو صاحب شہر دہلی بازار چاندنی چوک کی کوتوالی میں آئے اور بہت دن گورو صاحب کو تکالیف دی گئیں۔ گورو جی سے بادشاہ کرامت مانگتا تھا۔ مہاراجہ نے کہا کہ کرامت قہر ہے آخر حکم دیا کہ قتل کردو۔ یہ حکم سنکر گورو صاحب نے سنان کیا اور بڑ کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور جپ جی پاٹھ کر کے اپنے ساتھی سکھ سے کہا کہ تلوار چلا کر ہمارا سر قلم کر دو یہ جانا برتا کر اس دنیا سے چل دیئے۔

گورو دوارے درشن صفحہ ۲۹۹

# ڈاکٹر ٹرمپ کا بیان

ڈاکٹر ٹرمپ ایک جرمن دودان تھے۔ آپ سے ۱۸۰۱ء میں گرنتھ صاحب کا انگریزی ترجمہ وائسرائے ہند نے کروایا تھا۔ اس نے گورو تیغ بہادر کے حالات لکھے ہیں۔

ڈاکٹر ٹرمپ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ گورو تیغ بہادر اپنے سکھ کو یہ تلقین کی تھی کہ وہ انہیں تلوار سے قتل کر دے۔ پہلے اس نے انکار کر دیا تھا بعد میں جب گورو صاحب نے گردن جھکائی اور اس نے تلوار سے گورو صاحب کا سر تن سے جدا کر دیا۔

یہ روایات اس زمانہ کی ہیں جبکہ انگریز سیاستدانوں نے ابھی سکھ تاریخ میں کوئی دخل دینا شروع نہیں کیا تھا یعنی اس وقت تاریخ میں انگریزوں کا دخل اور اس کے کارندوں کا دخل نہیں ہوا تھا۔ اب نیچے انگریزوں کا دخل لیجئے۔

---

# سکھوں کی تاریخ میں انگریز کا عمل دخل

ہمارے تاریخی گوردواروں کو حکومت نے اپنی پختگی کے لئے استعمال کیا۔ برٹش حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سکھ تاریخ کو محرف مبدل کیا گیا۔

رسالہ پریت لڑی مارچ ۱۹۴۵ء

---

اور جونہی سکھ تاریخ مرتب کروائی گئی اس میں انگریز سیاستدانوں نے اپنی سیاسی ضرورتوں اور مصلحتوں کو خاص طور پر مد نظر رکھا۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے۔

کمپنی کے ارکان اور سب سیڈیری سکھ سرداروں نے زمانہ کی سیاسی ضروریات کے پیش نظر تاریخ مرتب کروائی جو سکھوں میں رائج ہو گئی اور جاہل سکھوں نے اس تاریخ کو مستند اور مذہبی تاریخ تسلیم کر لیا۔

سکھ اتہاس درشٹ کوبی ہو یا ص ۴۴

---

انگریزوں کی یہ سیاسی چال رہی ہے کہ ہندوستانی بادشاہوں، راجاؤں اور نوابوں کو بری شکل میں پیش کیا جائے تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انگریزوں

کی حکومت کو اچھا نیال کریں۔ اتہاس لیکچر ص۳۱۶

سکھ پہلے ہی اپنی حکومت قائم کرنے کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ مسلمانوں سے دور ہو رہے تھے اور ان کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور عناد پیدا ہو رہا تھا۔ انگریز سیاستدانوں کی اس قسم کی حرکت نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ انگریزوں نے اپنے ابتدائی دور میں سکھ دھرم اور سکھ اتہاس پر اپنا پورا پورا تسلط جمایا تھا اور سکھ اس حد تک بے بس ہو کر رہ گئے تھے ان دنوں گوردواروں میں اور گھروں میں ان کی روزمرہ کی دعا میں پڑھا جاتا تھا۔

نام دھاری اتہاس حصہ اول وست جگ اساڑھ ص۱

---

## جگ جگ راج سوایا ٹوپی والے دا

یہ روایت کہ گورو تیغ بہادر کو اورنگ زیب نے اسلام قبول نہ کرنے کے جرم میں قتل کروا دیا تھا سب سے بعد کی ہے جو محض سیاسی اغراض کے ماتحت سکھ کتب میں داخل کی گئی ہے۔ اس کا مقصد اورنگ زیب کو بدنام کرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اس روایت کے موجد اور بانیوں میں مسٹر میکالف بھی شامل ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس روایت کو شہرت دینے والوں میں آپ صف اول پر ہیں۔ آپ نے سکھ مذہب کے موضوع پر ایک کتاب چھ جلدوں میں ۱۸۹۳ء میں تصنیف کی ہے۔ اس میں گورو تیغ بہادر کا قتل شہنشاہ اورنگ زیب کے ذمہ میں لگایا گیا ہے۔ اس کتاب کی غرض آپ کی زبانی سنیئے۔

میں نے سکھوں سے اقرار کیا تھا کہ میں یہ کتاب سچے سکھوں کے اصولوں کے مطابق تصنیف کروں گا۔ میکالف اتہاس حصہ اول دیباچہ ص۱۳

---

سکھ لوگ عموماً اورنگ زیب کو گورو تیغ بہادر کا قاتل گردانتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے گورو صاحب کو مسلمان نہ ہونے کے جرم میں چاندنی چوک میں قتل کروا دیا تھا اس غلط اور بے بنیاد الزام کی بنا پر وہ اورنگ زیب کو گندی گالیاں دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ حالانکہ اس بادشاہ نے کسی بھی سکھ گورو پر کوئی زیادتی یا ظلم نہیں کیا۔ اس کے عہد میں چار سکھ گورو صاحبان گورو ہرائے گورو ہرکشن گورو تیغ بہادر گورو گوبند سنگھ ہوئے ہیں۔ گورو ہرکشن نے تو اسے یہ دعا دی۔

بہ رضی رکھے خدا ے

ہے گورد تر کیب

گورو جی نے فرمایا کہ اے مسلمان بادشاہ خدا تجھے راضی رکھے۔

## گورو گوبند سنگھ نے اورنگ زیب کو ملائک صفت روشن ضمیر کہا ہے

گورو گوبند سنگھ کے نزدیک اپنے باپ گورو تیغ بہادر کا قتل اورنگ زیب کے کسی حکم کے تحت ہوا تھا تو یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے باپ کے قاتل اور ظالم بادشاہ کو ملائک صفت روشن ضمیر القاب سے یاد کرتا۔ آخر گورو گوبند سنگھ سے بڑھ کر اپنے باپ گورو تیغ بہادر کا درد کسی اور کو ہو سکتا تھا۔

## گورو صاحب نے کہا کہ وہ کعبہ میں حاضر ہو کر نماز ادا کرتا تھا

گورو گوبند سنگھ جی اورنگ زیب کو صرف ایک بادشاہ ہی تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو ایک روحانی اور صاحب کشف انسان تصور کرتے تھے۔ انہوں نے اورنگ زیب کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ روزانہ بحالت کشف بیت اللہ کی زیارت کرتا تھا اور کعبہ میں حاضر ہو کر نماز ادا کرتا تھا۔

گور پرتاب سورج گرنتھ رت ۳    ۴۷

## بھائی دیا سنگھ کے ہاتھ سے ظفرنامہ عالمگیر کی خدمت میں

آنند پور کی شکست کے بعد آپ دینا پہنچے وہاں بھائی دیا سنگھ کے ساتھ پانچ اور سکھوں کے ہاتھ اس ظفرنامہ کو دے کر شہنشاہ اورنگ زیب کی خدمت میں بھیجے۔ ظفرنامہ یہ ہے

خوشش شاہ شاہان اورنگ زیب
کہ چالاک دست است چابک رکیب

---

چہ حسن جمال است روشن ضمیر
خداوند ملک است و صاحب امیر

تو زیب دانش بتدبیر تیغ
خداوند تیغ و خداوند دیگ

---

کہ روشن ضمیر است و حسن اجال
خداوند بخشندہ ملک و مال
کہ بخشش کبیر است در جنگ کوہ
ملائک صفت چوں ثریا شکوہ
شہنشاہ اورنگ زیب عالمیں
کہ دارے دوراست دور است دیں

---

## اورنگ زیب کا خط گورو ہر رائے کے نام

نانک شاہ کے گھرانے کو ہم دوسرے بت پرست ہندو کافروں کی طرح نہیں سمجھتے کیونکہ نانک شاہ بچے فقیر نذر رسیدہ صلح کل تھے۔ ان کے اندر ہندوؤں والا ہٹ نہیں تھا انہوں نے مکہ معظمہ کا حج کیا تھا اور خود چلے بھی کاٹے تھے اور اسلامی ممالک میں پھر کر مسلمانوں سے محبت پیدا کی تھی۔

تواریخ گورو خالصہ ص ۶۲

---

آج پچیس سال کے اندر گورو نانک جیسے موحد انسان اور ان کی جماعت کے متعلق ہندوستان میں چھپے ہوئے کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ گورو گوبند سنگھ نے پنڈت کالیداس کے کہنے پر آٹھ بازوؤں والی دیوی ظاہر ہو سکتی ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالے اردو ص ۲

---

اس روایت کے متعلق سکھوں کی دو رائیں ہیں ایک تو وہ جو دیوی اور دیوتاؤں کے معتقد اور بت پرستوں کے ہم صحبت ہیں کہتے ہیں کہ گورو صاحب نے دیوی کی پرستش کی چنانچہ دیوی نے پرگٹ ہو کر پنتھ خالصہ چلنے کا ور (طاقت) دیا۔

جنم ساکھی بھائی بالے اردو ص ۹

---

بعضوں کا خیال ہے کہ اگر دیوی کے اوپاسک نہ ہوتے تو چنڈی چرتر میں دیوی کی تو لیف کیوں کرتے۔

جنم ساکھی ص ۱۹

آئندہ زمانے کے حالات پر پیش بینی کرکے اور اپنے اصلی پرانے ہندو دھرم کو قائم رکھنے کے

علاج میں ان خالصہ پنتھ ایک نیا مذہب ایجاد کرنے کی ضرورت پڑی۔

جنم ساکھی اُردو ص ۵۹

گورو جی اور دس گوروں کی تعلیم یہ تھی۔

منم کشتنم کوہیاں بت پرست

کہ اوست پرستند دمن بت شکن

میں نس دے کھڑے ہوئے پہاڑیوں کا مارنے والا ہوں کیونکہ وہ بت پرست ہیں اور میں بت شکن ہوں۔

الغرض سکھوں کے چار گوروں تک مسلمان اور سکھ ایک جان دو قالب تھے پانچویں گورو کے بعد

سکھوں اور مسلمانوں میں جو ان بن گئی وہ صرف زن۔ زر۔ زمین کے خاطر تھی ہے۔ یہ قدرتی بات ہے جہاں دو

مالدار جمع ہوتے ہیں وہاں بعض بعض کا حال ہوتا ہے۔

## ٹی ایل وسوانی نے کہا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ گورو نانک جی کا مذہب ملاپ اور ایکتا تھا۔ انہوں نے

اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم نظر آتا تھا گورو جی کو

مسلمانوں سے میل پیدا کرتے تھے نیز خوشی ہوتی تھی شیخ فرید دس سال تک گورو کے

ساتھ مل کر لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی راہ بتاتے رہے۔

اخبار امرت سر ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء

بعضوں گورو نانک جی کے "جن نانک دھوڑ منگے تس گورو سکھ کی جو آپ جپے اور انام جپاوے" نانک جی

کہتے ہیں کہ میں ایسے سکھ کے پاؤں کی خاک کا متلاشی ہوں جو خود یاد الٰہی کرتا ہے اور دوسروں کو تلقین کرتا

ہے۔ اس کو مسلم سکھ اور مسلمان گورو نانک جی اور فرید ثانی کی طرح پورے ہندوستان میں دھرم پرچار

کر سکتے ہیں۔ یہی ایک چیز ہے جس میں سکھوں اور مسلمانوں کا اتحاد باقی رہے گا۔ جہاں جہانگیر اور گورو ارجن جی کی دو لتیں جمع ہوں تو پھر اتحاد کہاں باقی رہے۔ ہم دیندار انجمن والے سکھ قوم کو اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ فرید ثانی کی طرح سکھ قوم کا ضرور ساتھ دیں گے۔ ہم اور سکھ مل کر ہندوستان کی بت پرستی کا خاتمہ کر دیں گے۔ اسی کام کے لئے سری رام جی و سری کرشن نے اوتار لیا تھا۔ اگر سکھ قوم کے سرداروں نے اس پیش کش کو نظر انداز کر دیا تو گورو نانک جی کے پاس وہ جواب دہ ہوں گے۔

---

ماسٹر تارا سنگھ جی نے کہا ہے کہ" سکھ اور مسلمان مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتے ہیں۔

اخبار جنگ کراچی ۱۳ر جنوری ۱۹۶۶ء

---

اس وقت اللہ والے بھگت پیدا ہو کر لانبے بال اور داڑھی والے ہو کر ویدک دھرم کی تبلیغ کریں گے۔

پونلورو پر بربھیا صہ ۱۱ — ۲۱

---

## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی

محمود حسین خاں صاحب معرفت نوید ایم خان اسٹیل رولنگ مل پوسٹ بکس ۱۸۲۶ جدہ،

۹ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کی شب میں محمود حسین خاں صاحب نے خواب دیکھا کہ نہایت سخت جنگ ہو رہی ہے۔ محاذ جنگ کے قریب سرحد پر حضور تشریف فرما ہیں۔ میں بھی حاضر ہوں۔ حضور بے حد متفکر اور پریشان ہیں اور اسی فکر و تردد کے عالم میں میدان جنگ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک سکھ سویلین لباس میں حاضر ہوتا ہے اور بڑے ادب مگر قدرے مسکراہٹ کے ساتھ فتح کی خوشخبری حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

اخبار جنگ ۶ر مارچ ۱۹۷۲ء
شائع کردہ رئیس امروہوی کراچی

---

## سکھ مسلم اتحاد

سکھ دھرم اور اسلام کے تعلقات ایک سے ہیں اس اتحاد کو نفاق کے رنگ میں پیش کرنے والے سب سے پہلے انگریز تھے اپنے جھگڑے گاڑنے میں پچھلی مغل حکومتوں کو دل کھول کر بدنام کیا تاکہ

نور کا عیب ڈھب جائے۔ مقدرہ کا خون ناحق ڈھل جائے۔ اندھا کی بیگمات نا ملے نہ ٹہوئے نا ... انوں پر مظالم کی داستانیں ہندوستانیوں کے دلوں سے محو ہو جائیں جس کے لئے مسلمان بادشاہ ہل اور مسلمانوں کے خلاف دل کھول کر زہر اگلا۔ اور سکھ جیسی بہادر قوم کو مسلمانوں سے لڑا دیا۔ سکھوں اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک۔ ابدائیات ایک۔ تہذیب تمدن ایک۔ سکھ قوم مسلمان صوفیوں کی عزت کرنے والی ان کو اپنا مرشد سمجھنے والی قوم ہندو کا کفر چھوڑ کر اسلام کی توحید کے ماننے والے مکہ اور مدینہ کی دو سالہ زندگی اور بغداد کی چھ سالہ زندگی، شیخ بہرام فرید ثانی کے ساتھ۔ اسالہ کل ۱۸ سالہ زندگی میں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والے ہمارے قبلہ کو قبلہ سمجھنے والے اور ہمارے ہاتھ کا حلال کیا ہوا کھانے والے ہمیشہ ہمیشہ اسلام اور بانی اسلام اور ان کی کتاب کی عزت کرنے والے۔ حتیٰ کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستانی سپاہیوں کی ایک لاری پوری کی پوری شہید ہو جاتی ہے اور لاری جل جاتی ہے۔ اس لاری کی چھت میں دو بیلٹ میں والے قرآن کریم بچ جاتے ہیں ان قرآنوں کو پاکستانی افسر کے پاس لایا جاتا ہے اس میں ایک قرآن کریم خود پڑھنے کے لئے مانگ کر لے جاتا ہے دوسرا قرآن کریم بطور شہادت کے آج بھی لاہور کے شاہی مسجد کے دروازہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے تبرکات میں یہ قرآن موجود ہے اور تحریر لینے والے افسر کے دستخط موجود ہیں۔ نا بائے چھپ جوڑیاں کا محاذ ہوگا۔ عبارت یہ ہے۔

ہدیہ منجانب ۱۱ بلوچ رجمنٹ جون ۱۹۶۶ء

اس قرآن قرآن کریم کو جیب کی آخری کتاب ماننے والے ہمارے نبی کو نبیوں کا سردار (سرمنزل ہوں مت) ماننے والے ہمارے از حد تا کل کا ساتھ دینے والے سکھوں کے دلوں میں بدی پیدا کرنے والے پہلے انگریز اور دوسرے نمبر پر کشمیری براہمن تھے۔ سکھ قوم جانتی ہے کہ انگریز کتنے مطلب پرست تھے انگریزی حکومت کے وقت سکھوں کی عبادتوں میں انگریز کے لئے اس طرح دعا کرائی جاتی تھی۔

جگ جگ راج سوایا ٹوپی والے دا

ٹوپی والے (انگریز) کا راج ساری دنیا میں ہو جائے۔ یہ ٹوپی والے تقسیم ہند کے وقت سکھوں کو بے یار و مددگار چھوڑ کر چل دیئے۔ انگریز جب تک رہے سکھوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف غیض و غضب پیدا کرتے رہے۔

چنانچہ اکال تخت کے جتھدار بھائی پرتاب سنگھ جی گیانی فرماتے ہیں۔

انگریز مستشرقین کی یہ سیاسی چال رہی کہ وہ ہندوستانی بادشاہوں، راجاؤں اور نوابوں کو گھناؤنی شکل میں پیش کریں۔ تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انگریزوں کی حکومت کو اپنا نیک خیال کریں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے سربراہوں نے سکھوں سے کس قسم کی تاریخ مرتب کروائی تھی اس بارے ہم پنڈت بدھا سنگھ جی کا بیان ہے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی اور سب سینڈ بیڑی سکھ سرداروں نے سیاسی ضروریات کے پیش نظر سکھ تاریخ مرتب کروائی جو سکھوں میں رائج ہو گئی۔ اور بے پڑھے لکھے سکھوں نے اس تاریخ کو مستند مذہبی تاریخ خیال کر لیا۔

سکھ اتہاس درشٹ کوئیں ہو یا صـ۴۴

سکھ تاریخ اس بات سے بھری پڑی ہے کہ بابا نانک صاحب سے لے کر سکھوں کے چوتھے گورو رام داس جی تک مغل بادشاہوں کے تعلقات سکھ گورو صاحبان سے بڑے اچھے اور دوستانہ رہے اور وہ ہر موقع پر سکھ گورو صاحبان کا احترام اور ان کے حقوق کی حفاظت کرتے رہے۔ ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بابر ہمایوں اور اکبر گورو صاحبان سے تعاون کرتے رہے۔

رسالہ گورومت امرتسر نومبر ۱۹۵۰ء

اور ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ

کسی بھی مغل بادشاہ بابر ہمایوں یا اکبر نے کسی بھی گورو صاحب، گورونانک سے لے کر گورو رام داس جی تک کسی کو کوئی تکلیف نہیں دی بلکہ انہیں بہ نظر احترام دیکھتے رہے۔ رسالہ ست جگ جیون نگر جوہ صـ۲۰۱۳ بکرمی

اور ایک سکھ ودوان نے کہا۔

بابر کے بزرگ بابا کے خاندان کی ہمیشہ عزت و احترام کرتے تھے۔ جیسا کہ تاریخ کی رُو سے ظاہر ہے۔ ہمایوں کا گورو انگد جی (گورو انگد نانک ثانی) پاس جانا۔ اکبر بادشاہ کا گوبند وال گورو امر داس کی خدمت میں حاضر ہونا۔۔۔۔ بارہ گاؤں کی جاگیر پیش

گرنا ثابت ہے گورو صاحب نے اسی جاگیر میں امرت سر آباد کرنے کا حکم دیا۔۔۔۔۔
الغرض بابا کی گدی کی وہ بہت عزت کرتے تھے۔

سچ دا پرکاش صہ ۳

یہ وقت بقول گورو نانک جی کے ارشاد کے مطابق آیا ہے

آدھ پورکھ کو اللہ کہے — شیخاں آئی واری
دیول دیوتیاں کرلاگا — ایسی کیرت چلائی
کوزہ بانگ نماز مصلی — نیل روپ بنواری
گھر گھر میاں سبھناں جیاں — بولی اور تمہاری
جے تو میر مہیپت صاحب — قدرت کون ہماری
چارے کونٹ سلام کریں گے — گھر گھر میں صفت تمہاری
تیرتھ سمرت پن دان — کچھ لاہا ملے دھاڑی
نانک نام ملے وڈیائی — میکا گھڑی سمائی

گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ا صہ ۱۸۹۸

گورو نانک جی کی بات پوری ہو کر رہے گی۔

گورو نانک جی کی بات پوری ہو کر رہے گی۔

گورو نانک جی کی بات پوری ہو کر رہے گی۔